باب ۳۰

ایک قصعہ یا بڑا پیالہ جو آسمان سے اُترتا تھا

اور اس میں آثار نبوت کا ظاہر ہونا

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران عدل نے بغداد میں، ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو محمد بن عبدالملک نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو سلیمان تیمی نے، ابوالعلاء سے اس نے سمرہ بن جندب سے، یہ کہ رسول اللہ ﷺ ایک قصعہ لائے اس میں طعام تھا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم صبح سے لے کر ظہر تک باری باری اس پر آتے رہے (اور کھانا کھاتے رہے) اس پر ایک گروہ بیٹھتا اور اگر گروہ اُٹھتا۔ ایک آدمی نے سمرہ سے کہا کیا وہ دراز ہو جاتا تھا سمرہ نے کہا تم کس بات پر تعجب کر رہے ہو نہیں تھا دراز ہونا مگر یہاں سے یہ کہہ کر انہوں نے اُوپر آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ اور یزید بن ہارون نے بھی اشارہ آسمان کی جانب کیا تھا۔

یہ اسناد صحیح ہے۔ (مسند احمد میں ۵/ ۱۸)

(۲) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوعمرو بن مطر نے، ان کو احمد بن حسین بن نصر حذاء نے، ان کو عبدالاعلی بن حماد نرسی نے، ان کو معتمر بن سلیمان نے، اپنے والد سے اس نے ابوالعلاء سے اس نے سمرہ بن جندب سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک قصعہ تھا لوگ جس سے کھایا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ جب ایک قوم پیٹ بھر لیتی تو وہ لوگ اُٹھ جاتے تھے۔ اور ان کی جگہ دوسرے لوگ آ کر بیٹھ جاتے تھے فرمایا کہ اسی طرح ہوتا تھا ظہر کی نماز تک۔

کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا کیا وہ کسی شئی کے ساتھ لمبا کر دیا جاتا تھا۔ حضرت سمرہ نے فرمایا: بس تم کسی چیز سے تعجب کرتے ہو اگر وہ کسی شئی کے ساتھ دراز ہو جائے تو تم تعجب نہیں کرو گے نہیں دراز ہوتا تھا وہ مگر وہاں سے (یہ کہہ کر انہوں نے) اشارہ کیا آسمان کی طرف یا جیسے بھی انہوں نے کہا۔ (مسند احمد ۵/۱۲)

باب ۳۱

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ کو

کھانے کی دعوت کرنا اور ان کے طعام میں رسول اللہ ﷺ کی برکت

آثار نبوت میں سے ہے

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحق اسفرائنی نے، ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے، ان کو محمد بن ابوبکر نے، ان کو عبدالاعلی نے، جریری سے اس نے ابوالورد سے اس نے ابومحمد حضرمی سے اس نے ابوایوب سے وہ کہتے ہیں۔

کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے لئے کھانا تیار کرایا اور ابوبکر صدیق کے لئے اس قدر جوان دونوں کو کفایت کر جائے لہٰذا میں ان دونوں کو لے کر بھی آ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ جاؤ تم اشراف قریش میں سے تیس افراد کو بلا کر لے آؤ میرے پاس۔ یہ بات مجھ پر مشکل گذری لہٰذا میں نے عرض کی کہ میرے پاس اس کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے جو میں زیادہ انتظام کرلوں۔ گویا کہ میں حیران پریشان ہو گیا (کہ اب میں کیا کروں) آپ نے فرمایا کہ جاؤ تم میرے پاس تیس افراد اشراف انصار بلا کر لے آؤ۔

میں نے جا کر دعوت دے دی وہ آ بھی گئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کھانا کھلاؤ ان سب نے کھایا اور خوب سیر ہو گئے۔ پھر انہوں نے شہادت دی کہ آپ ﷺ واقعی اللہ کے رسول ہیں اور انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی بیعت کر لی اس سے پہلے کہ وہ کھا کر باہر جاتے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ مزید ساٹھ افراد لے آؤ کہتے ہیں کہ راوی نے حدیث ذکر کی۔ حضرت ابوایوب کہتے ہیں کہ میرے اس طعام میں سے ایک سو اسی آدمی نے کھانا کھایا تھا وہ سب کے سب انصاری تھے۔ (تاریخ ابن کثیر ۶/۱۱۱)

باب ۳۲

اس برکت کا ظہور جو اس بکری میں واقع ہوئی تھی جس کو حضور اکرم ﷺ نے ایک اعرابی سے خریدا تھا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے، ان کو احمد بن نضر بن عبدالوہاب نے، ان کو عبداللہ بن معاذ نے، ان کو معتمر بن سلیمان نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو ابوعثمان نے، انہوں نے یہ بھی بیان کی تھی عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے انہوں نے کہا ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سو تیس افراد تھے۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس طعام ہے؟ تو معلوم ہوا کہ ایک آدمی کے پاس ان میں ایک صاع (تقریباً دو کلو کے قریب آٹا ہے) یا اس کے قریب قریب لہٰذا وہ گوندھا گیا۔

اس کے بعد ایک آدمی آیا (بال اُکھڑنے والا) طویل القامت ایک بکری کو چلا کر لایا نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ کیا یہ فروخت کرنی ہے یا عطیہ دینی ہے؟ یا یوں کہا کہ ہبہ ہے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ فروخت کرنی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس سے وہ بکری خرید لی۔ حضور اکرم ﷺ کے حکم سے وہ بکری بنائی گئی اور حضور کے حکم سے اس کی کلیجی بھون لی گئی۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ایک سو تیس افراد میں سے حضور ﷺ نے سب کو کلیجی کھلائی اگر بندہ موجود تھا تو آپ نے خود اس کو دی اور اگر موجود نہیں تھا تو اس کا حصہ چھپا کر اس کے لئے رکھا۔ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اسی میں دو قصعے بنائے ایک قصعہ سے ہم سب نے کھایا اور خوب پیٹ بھر لیا اور دونوں قصعوں میں بچ گیا جسے ہم نے اُونٹ پر لاد لیا یا جیسے کہا تھا۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن معاذ سے۔

(مسلم نے عبیداللہ بن معاذ سے روایت کی ہے کتاب الاشربہ۔ حدیث ۱۷۵ ص ۱۶۲۔۱۶۳)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عارم سے اس نے معتمر بن سلیمان سے۔ (بخاری۔ الہبہ۔ فتح الباری ۵/۲۳۹)

☆☆☆

باب ۳۳

ان کھجور کے درختوں میں آثار نبوت کا ظہور جن کے حضور اکرم ﷺ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لئے پودے لگائے تھے اور وہ اسی سال پھل دینے لگے تھے یہ آثار نبوت ہیں

(۱)　ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے، ان کو موسیٰ بن اسحٰق قاضی نے، ان کو عبداللہ بن ابوشیبہ نے، ان کو زید بن حباب نے، ان کو حسین بن واقد نے، ان کو عبداللہ بن بریدہ نے، ان کو ان کے والد نے یہ کہ جب حضرت سلیمان فارسی مدینے میں آئے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک تھال میں ہدیہ لائے تھے لاکر حضور کے آگے رکھ دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ کیا ہدایا میں سلمان کے؟ اس نے جواب دیا یہ صدقہ ہے آپ کے لئے اور آپ کے اصحاب کے لئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فوراً فرمایا کہ میں صدقہ نہیں کھاتا ہوں۔ لہٰذا اس نے اس وقت وہ اُٹھالیا۔ اس کے بعد اگلی صبح وہ اسی کی مثل لے کر آیا اور حضور کے سامنے رکھ دیا آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ ہدیہ ہے جناب کے لئے۔

حضور اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھاؤ۔ صحابہ نے پوچھا کہ تم کس کے نوکر ہو؟ بولے کہ قوم کے حضور ﷺ نے فرمایا۔ ان سے کہو تمہیں مکاتب غلام کر دیں (یعنی کچھ مال طے کرلیں تم سے تم ادا کر دو تو تم آزاد ہو جاؤ گے) سلمان نے بتایا کہ ان لوگوں نے مجھے اتنے اتنے کھجور ادا کرنے پر مکاتب کیا ہوا ہے۔ کہ میں ان کو کھجور کے درخت لگا دوں گا اور ان کی نگرانی کروں گا جب وہ پھل دیں گے تو میں آزاد ہو جاؤں گا۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم تشریف لائے اور انہوں نے ساری کھجور اس کو خود لگا کر دیں ایک کھجور عمر نے لگائی۔

لہٰذا سب درختوں نے اسی سال پھل دینا شروع کر دیا سوائے اس ایک کے جو عمر نے لگائی تھی۔ حضور نے پوچھا کس نے لگائی تھی؟ بتایا گیا کہ عمر نے لہٰذا حضور اکرم ﷺ نے خود ہی اس کو بھی دوبارہ لگا دیا لہٰذا وہ بھی اسی سال باردار ہوئی۔ (مجمع الزوائد ۹/۳۳۶-۳۳۷)

ہم نے روایت کی ہے ابن عثمان سے اس نے سلمان سے کہ اس نے کہا کہ سب کھجور پھل دینے لگیں سوائے ایک کے جس کو میں نے ایک ہاتھ سے لگایا تھا۔ سب بوجھ سے لٹک گئیں سوائے اس ایک کے۔ اور ہم نے روایت کیا قصہ اسلام سلمان۔ اور وہ جو اس نے سنا تھا احبار و رہبان سے نبی کریم ﷺ کی صفت کے بارے میں اصل اس کتاب میں۔

(۲)　ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سُلمی رحمۃ اللہ نے۔ اپنی اصل کتاب میں سے ان کو خبر دی ابوالحسن محمد بن محمود مروزی نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی حافظ نے، ان کو ابوموسیٰ محمد بن مثنی نے، ان کو عبداللہ بن رجاء غدانی نے، ان کو اسرائیل نے، ابواسحٰق سے ان کو ابوقرہ کندی نے، سلمان سے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد ابناء اساورہ میں سے تھے اور میں اہل کتاب کے پاس آتا جاتا تھا۔ میرے ساتھ دولڑکے اور تھے جب وہ الکتاب سے واپس آئے تو ایک عیسائی عالم و پادری کے پاس جاتے تھے ایک دن میں بھی ان کے ساتھ چلا گیا اس نے ان دونوں سے کہا کہ میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ تم میرے پاس کسی کو لے کر نہ آنا؟ کہتے ہیں کہ اسی طرح میں بھی اس عالم کے پاس آنے جانے لگ گیا حتی کہ میں اس کو ان دونوں سے زیادہ اچھا لگنے لگا۔ ایک دن اس نے کہا اے سلمان! جب تیرے گھر والے پوچھیں کہ دیر کیوں ہوگئی ہے تو کہہ دینا کہ میرے استاد نے روک لیا تھا۔ اور جب تیرا استاد پوچھے کہ کیوں دیر ہوئی ہے تو کہہ دینا کہ گھر میں دیر ہوگئی تھی۔

ایک دن اس نے کہا اے سلمان! میں یہاں سے نقل مکانی کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔ کہتے ہیں کہ اس نے نقل مکانی کی اور ایک اور بستی میں جا کر اُترے وہاں پر ایک عورت تھی جو اس کے پاس آتی جاتی تھی۔ جب وہ مرنے لگا تو اس نے کہا اے سلمان! اس جگہ پر کھڈہ کھودو میں نے کھڈہ کھودا اور میں نے دراہم کا ایک مٹکا نکالا اس نے کہا کہ یہ میرے سینے میں انڈیل دو میں نے انڈیل دیا وہ ان دراھم کو اپنے سینے پا اُلٹ پلٹ کرنے لگا اور وہ یہ کہہ رہا تھا ہلاکت ہے قس کے لئے (عیسائی عالم کے لئے) بس یہ کہتے کہتے مرگیا۔ سلمان کہتے ہیں کہ میں نے ان کے نرد میں پھونک ماردی (یعنی موت کا بگل بجادیا) لہٰذا تمام قسیسین تمام راہب جمع ہوگئے کہتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں وہ مال اُٹھالوں پھر اللہ نے مجھے اس سے پھیر دیا۔ جب قسیسون جمع ہوگئے تو میں نے کہا کہ کافی مال چھوڑ کر مرا ہے۔ چنانچہ بستی کے نوجوان کودپڑے انہوں نے وہ مال لے لیا جب وہ دفن ہوگیا تو میں نے کہا اے قسیسین کی جماعت مجھ کو ایسا عالم بتاؤ میں جس کے پاس جا کر رہوں انہوں نے کہا کہ ہم دھرتی پر اس سے بڑا عالم کوئی نہیں جانتے جو وہ تو بیت المقدس میں جاتا تھا۔

لہٰذا میں اسی وقت روانہ ہوگیا جب میں بیت المقدس پہنچا تو میں نے بیت المقدس کے دروازے پر اس کی سواری کا گدھا باندھا ہوا دیکھا۔ لہٰذا میں جا کر اس گدھے کے پاس ہی بیٹھ گیا۔ حتیٰ کہ وہ باہر آیا میں نے اس پر سارا قصہ بیان کیا اس نے کہا یہیں بیٹھے رہو میں تمہارے پاس واپس آؤں گا۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو سال بھر تک نہیں دیکھا۔ حالانکہ وہ ہر سال بیت المقدس میں اسی مہینے میں آتا تھا۔ ہر سال۔ وہ جب آیا تو میں نے پوچھا کہ آپ نے میرے لئے کیا کیا ہے؟ اس نے کہا ارے تم ابھی تک یہاں ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ اس نے کہا کہ میں نے دھرتی پر کوئی نہیں دیکھا جو زیادہ عالم ہو اس یتیم سے جو ارض تمامہ میں ظاہر ہوا ہے اگر تم اسی وقت چلے جاؤ تو تم اس کو مل سکو گے اس میں تین صفات ہوں گی۔ وہ ہدیہ کھائے گا اور صدقہ نہیں کھائے گا اور اس کی کندھے کی نرم ہڈی کے پاس مہر نبوت ہوگی مثل انڈے کی۔ اس کا رنگ اس کی جلد کا رنگ ہوگا اگر تم ابھی چلے جاتے ہو تو تم اس کو مل لوگے۔ لہٰذا میں چل پڑا مجھے ایک زمین اٹھاتی تو دوسری نیچا کر دیتی حتیٰ کہ مجھے کچھ لوگ ملے عرب کے دیہاتیوں میں سے مجھے لے گئے انہوں نے لے جا کر مجھے فروخت کر دیا حتیٰ کہ میں مدینہ جا پہنچا میں نے ان لوگوں سے سُنا وہ نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے تھے۔

زندگی مشکل تھی میں نے اپنے گھر والوں سے کہا (یعنی جس عورت نے ان کو خریدا تھا) کہ ایک دن مجھے کوئی ہدیہ ہبہ کریں انہوں نے دے دیا یعنی ایک دن کی چھٹی دے دی میں نے جا کر لکڑیاں کاٹیں اور میں نے ان کو تھوڑے سے پیسوں کے بدلے فروخت کر کے کوئی چیز خرید کر لی اور لے جا کر حضور ﷺ کے سامنے رکھ دی انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے میں نے بتایا کہ یہ صدقہ ہے انہوں نے اپنے اصحاب سے کہا کھاؤ اور خود کھانے سے انکار کر دیا میں نے دل میں سوچا کہ ایک نشانی تو پوری ہوگئی ہے (جو بڑے عالم اور پادری نے تین نشانیاں بتائی تھیں) پھر میں کچھ دن ٹھہر گیا پھر میں نے ان سے ایک دن کی چھٹی مانگی انہوں نے دے دی پھر میں نے جا کر لکڑیاں کاٹیں اور پہلے سے بہتر پیسوں میں فروخت کیں اور میں نے اس کے ساتھ کھانا تیار کیا اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جا کر پیش کیا انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے بتایا کہ یہ ہدیہ ہے حضور اکرم ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کیا بسم اللہ کرو یعنی کھاؤ حضور اکرم ﷺ نے خود کھایا اور انہوں نے بھی ساتھ کھایا اب میں اُٹھ کر ان کے پیچھے جا کھڑا ہوا آپ نے چادر ہٹائی تو میری نظر مہر نبوت پر پڑ گئی گویا کہ وہ انڈا ہے۔ میں نے کہا۔ اشھد ان لاالٰہ الا اللّٰہ وانک رسول اللّٰہ۔ آپ نے فرمایا کیا دیکھا ہے تم نے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا قس عیسائی عالم جنت میں داخل ہوگا؟ اس نے یہ دعویٰ کیا تھا آپ نبی ہیں فرمایا نہیں داخل ہوگا مگر نفس مسلمہ میں نے کہا یا نبی اللہ! اس نے مجھے خبر دی تھی کہ آپ نبی ہیں آپ نے فرمایا ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر نفس مسلمہ۔ (مجمع الزوائد ۹/۳۳۶)

☆☆☆

باب ۳۴

نبی کریم ﷺ کا اہل صفہ کو تھوڑے سے دودھ پر دعوت دینا
اور اس بارے میں آثار نبوت ظاہر ہونا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحٰق بن محمد بن یوسف سوسی نے، بایں صورت کہ قراءت انہوں نے کی تھی اپنی اصل کتاب سے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے، ان کو علی بن عبدالعزیز نے، ان کو ابونعیم نے، ان کو عمر بن ذر نے، ان کو مجاہد نے، یہ کہ ابوہریرہ فرمایا کرتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ میں البتہ اپنے جگر کو زمین پر رکھ دیتا تھا بھوک کی وجہ سے اور یہ کہ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا اور البتہ تحقیق میں کسی دن اس راستے پر بیٹھ جاتا تھا جس سے لوگ نکلتے تھے چنانچہ حضرت ابوبکر میرے پاس سے گذرے تو میں نے اس سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا میں نے اس لئے پوچھا تھا کہ وہ مجھ سے پوچھیں گے مگر وہ گذر گئے انہوں نے نہ پوچھا۔

اس کے بعد میرے پاس ابوالقاسم گذرے آپ مسکرادیئے جب مجھے دیکھا سمجھے میرے دل میں جو کچھ بات تھی اور جو کچھ میرے چہرے سے عیاں تھی پھر فرمایا اے ابوہریرہ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ میرے پیچھے پیچھے آیئے اور آپ خود آگے چلے گئے میں آپکے پیچھے پیچھے گیا آپ اندر داخل ہو گئے میں نے اجازت مانگی انہوں نے مجھے اجازت دی میں داخل ہوا انہوں نے دودھ رکھا ہوا پایا پیالے میں آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا؟ گھر والوں نے بتایا کہ فلاں آدمی فلاں عورت نے آپ کے لئے ہدیہ کیا تھا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم چلو اہل صفہ میں جا کر ان کو میرے پاس بلا لاؤ کہتے ہیں اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے نہیں ٹھکانہ پاتے تھے اہل کا نہ مال کا جب حضور کے پاس صدقہ کا مال جاتا تو حضور وہ ان کے پاس بھیج دیتے اور اس میں سے آپ کچھ نہیں اُٹھاتے تھے۔ اور جب آپ کے پاس کوئی ہدیہ آجاتا تو آپ اس میں سے کچھ لے لیتے تھے مگر اصحاب صفہ کو بھی اس میں شریک کر لیتے تھے۔

مجھے وہ بات اچھی نہ لگی میں نے دل میں کہا کس قدر ہے یہ دودھ اہل صفہ میں تقسیم کریں گے میں تو اُمید کر رہا تھا کہ یہ دودھ مجھے مل جائے گا پینے کے لئے میں اس سے تقویت پاؤں گا۔ بہر حال میں تو قاصد تھا۔ جب وہ پہنچیں گے تو آپ نے فرمایا میں بھی ان کو پہلے دوں۔ ممکن ہی نہیں تھا کہ مجھ تک بھی وہ دودھ پہنچے۔ مگر کیا کرتا اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت کے سوا کوئی اور چارہ بھی تو نہیں تھا۔ میں آیا ان لوگوں کو بلایا وہ لوگ پہنچے انہوں نے اجازت چاہی ان کو اجازت مل گئی گھر میں وہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ! میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ لیجئے ان کو دیجئے میں نے وہ پیالہ لیا میں نے ایک ایک آدمی کو دینا شروع کیا وہ پیتا اور خوب شکم سیر ہو جاتا۔ پھر وہ مجھے پیالہ واپس کر دیتا میں وہ دوسرے کو دے دیتا حتی کہ وہ بھی شکم سیر ہوتا پھر وہ پیالہ مجھے واپس کر دیتا حتی کہ میں پلاتے پلاتے رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گیا اس وقت تک سارے لوگ پیٹ بھر کر پی چکے تھے۔

پھر آپ نے پیالہ لیا اور اپنے ہاتھ پر رکھتے ہوئے میری طرف خاص انداز سے دیکھا اور پھر مسکرا دیئے اور بولے ابو ہریرہ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ!

آپ ﷺ نے فرمایا میں اور تم باقی رہ گئے ہیں میں نے عرض کی سچ فرمایا آپ نے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اچھا بیٹھئے اور پی جیئے میں بیٹھ گیا اور پینا شروع کیا فرمایا اور پی جیئے میں نے پیا پھر فرمایا اور پی جیئے میں نے پیا پھر فرمایا کہ پی جیئے آپ کہتے رہے اور میں پیتا گیا حتی کہ میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب خود آگے جانے کا راستہ بھی نہیں رہا۔ کہتے ہیں میں نے پیالہ حضور ﷺ کو دے دیا آپ نے اللہ کی حمد کی اور بسم اللہ کہی اور سب کا بچا (پس خوردہ) پی لیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابونعیم سے۔ (بخاری۔ کتاب الرقاق۔ حدیث ۶۴۵۲۔ فتح الباری ۱۱/۲۸۱)

باب ۳۵

اس طعام کے اندر برکت کا ظاہر ہونا جو دار ابوبکر صدیق میں ان کے مہمانوں کے پاس لایا گیا نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں

(۱)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابونصر فقیہ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن نصر نے، ان کو عبداللہ بن معاذ نے، ان کو معتمر نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو ابوعثمان نے، ان کو حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے، وہ کہتے ہیں کہ اصحاب صفہ فقراء لوگ تھے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس گھر میں دو آدمی کا کھانا ہو وہ تیسرا آدمی اصحاب صفہ میں سے ساتھ لے جائے جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچواں اور چھٹا آدمی ساتھ لے جائیں یا جیسے آپ نے فرمایا تھا۔ ابوبکر صدیق تین افراد کو ساتھ لے گئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ خود دس آدمیوں کو لے گئے تھے۔ وہ میں تھا اور میرے والد تھے اور میری ماں تھی میں نہیں جانتا کہ کیا ہے یہ بھی کہا تھا کہ میری بیوی اور وہ خادم ہمارے گھر اور والد کے گھر میں رہتا تھا۔ بیشک ابوبکر صدیق نے عشاء کا کھانا رسول اللہ ﷺ کے ہاں کھایا تھا پھر وہ ٹھہر گئے تھے حتی کہ عشاء کی نماز ہوگئی حتی کہ رسول اللہ ﷺ سو گئے۔

وہ رات کو کافی دیر کے بعد آئے تھے۔ ان کی اہلیہ نے ان سے کہا آپ کو کس چیز نے روک لیا تھا کہ آپ اپنے مہمانوں کے پاس نہ آسکے یا لفظ مہمان کہا تھا؟ انہوں نے کہا کیا آپ نے ان کو عشاء کا کھانا نہیں دیا؟ ابوبکر صدیق کی اہلیہ نے کہا کہ مہمانوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا تھا آپ کے بغیر کہ آپ آجائیں پھر کھائیں گے۔ گھر والوں نے ان پر کھانا پیش کیا تھا مگر وہ انکار کرنے میں ان پر غالب آگئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں چلا گیا اور جا کر چھپ گیا تھا انہوں نے اپنی اہلیہ کو سخت سست کہا۔ اور مہمانوں سے کہا کہ کھاؤ اللہ کی قسم میں کبھی بھی اس کو نہیں کھاؤں گا ورنہ۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں اللہ کی قسم ہم جو بھی لقمہ اُٹھاتے تھے نیچے سے اس سے زیادہ اور بڑھ جاتا تھا۔

کہتے ہیں کہ ہم لوگ خوب شکم سیر ہوگئے اور کھانا اس سے زیادہ ہوگیا جس قدر پہلے تھا۔ اچانک ابوبکر صدیق نے دیکھا تو وہ اس سے زیادہ تھا یا ویسے ہی تھا۔ انہوں نے اپنی بیوی سے کہا اے بنو فراس کی بہن یہ کیا ہوا؟ وہ بولی نہیں کم ہوا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک یہ تو بالکل اسی طرح باقی ہے جیسے پہلے تھا یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ تین بار یہی جملہ کہا۔ پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھایا اور کہا کہ سوائے اس کے نہیں

کہ اس میں تو یعنی حق ہوگیا ہے برکت ہوگئی ہے پھر اس میں سے ایک لقمہ کھایا پھر اس کو اُٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور وہ وہیں رہ گیا۔ فرمایا کہ ہمارے اور قوم کے درمیان عہد تھا وہ مدت گذر گئی ہے۔ ہم نے بارہ آدمیوں کو منتخب کیا تھا ہر آدمی کے ساتھ ان میں سے کچھ لوگ تھے اللہ بہتر جانتا ہے کہتے تھے ایک آدمی کے ساتھ بس اتنی بات ہے کہ انہوں نے بھیجے تھے ان لوگوں کے ساتھ چنانچہ ان سب نے اس میں سے کھایا۔ یا جیسے کہا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں موسیٰ بن اسماعیل سے اس نے معتمر سے

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے عبیداللہ بن معاذ سے۔ (بخاری۔ کتاب المناقب۔ مسلم۔ الاشربہ۔ حدیث ۱۷۶ ص ۱۶۲۷)

باب ۳۶

نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت کا رزق کی دعا کرنا اور دوسرے کا گم شدہ اُونٹ اور بیٹے کی واپسی کی دعا کرنا

اور فرمان باری تعالیٰ :

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجاً وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

(سورۃ الطلاق : آیت ۳)

(۱) ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو خبر دی ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن عیاش نے، ہشام یعنی بن حسان سے اس نے ابن سیرین سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے گھر میں آیا اس نے گھر والوں کی ضرورت دیکھی اور وہ جنگل کی طرف نکل گیا۔ اس کی عورت نے دعا کی اے اللہ ہمیں رزق دے اس کا جو ہم گوندھیں اور روٹی پکالیں۔ کہتے ہیں اچانک ایک تھال بھر گیا خمیر کا اور چکی آٹا پینے لگی اور تندور روٹیوں سے بھر گیا اور بھونا گوشت (یہ سب کچھ مہیا ہوگیا) شوہر جب واپس آیا تو پوچھا کہ ہمارے پاس کھانے کے لئے کوئی چیز ہے؟ وہ بولی جی ہاں رزق ہے اس نے چکی کے اُوپر سے پردہ ہٹادیا اور اس کے اردگرد کو صاف کردیا۔ اس شخص نے نبی کریم ﷺ کو اس کا ذکر کردیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو اس کو اس کی حالت پر چھوڑ دیتا تو وہ جس کی قیامت تک گھومتی رہتی۔ (تاریخ ابن کثیر ۱۱۹/۶)

(۲) اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو ابواسماعیل ترمذی نے، ان کو ابوصالح نے، عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث بن سعد نے، سعید بن ابوسعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے کہ انصار میں سے ایک آدمی صاحب حاجت تھا ایک دن گھر سے جنگل میں نکل گیا کہ اس کے گھر والوں کے پاس کوئی چیز نہیں تھی اس کی بیوی نے سوچا کہ اگر میں چکی چلانا شروع کردوں اور اپنے تندور میں آگ جلادوں میرے پڑوسی چکی کی آواز سنیں گے اور دھواں دیکھیں گے تو وہ گمان کریں گے کہ ہمارے گھر میں کھانا پک رہا ہے ہم بھوکے نہیں ہیں لہٰذا وہ تندور کے پاس گئی اس کو گرم کیا اور ادھر سے چکی چلنے لگی اس کے شوہر بھی آ گئے انہوں نے چکی کی آواز سنی بیوی نے جا کر دروازہ کھولا شوہر نے پوچھا تم کیا پیس رہی ہو؟ اس نے ساری بات بتادی وہ اندر آیا دیکھا تو چکی خود بخود چل رہی ہے اور آٹا بھی پیس رہی ہے

گھر میں جتنے برتن تھے سارے بھر لئے پھر تندور پر گئی دیکھا تو وہ روٹیوں سے بھرا ہوا ہے۔اس کا شوہر آیا اس نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو ذکر کی حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ چکی کا کیا ہوا؟ اس نے بتایا کہ میں اس کو اُٹھا کر جھاڑ لیا تھا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اس کو اسی حالت پر چھوڑ دیتے تو وہ تمہارے لئے ساری زندگی تک اسی طرح چلتی رہتی۔(تاریخ ابن کثیر ۱۱۹/۶)

(۳) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ،ان کو ابو العباس محمد بن احمد محبوبی نے ،ان کو عبدالعزیز بن حاتم نے ،ان کو مصب محمد بن مزاحم نے ، ان کو سفیان بن عیینہ نے ،ان کو سعد نے ،علی بن بذیمہ سے اس نے ابوعبیدہ سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں۔ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں سمجھتا ہوں کہ وہ عوف بن مالک تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ بیشک بنوفلاں نے مجھ پر غارت ڈالی (حملہ کیا ہے) وہ میرا بیٹا اغوا کر کے لے گئے ہیں اور اونٹ بھی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا بیشک ال محمد فلاں فلاں اہل بیت ہیں میرا خیال ہے کہ فرمایا کہ نو گھرانے ہیں ان میں نہ تو ایک صاع طعام ہے نہ ہی ایک مُد طعام ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔

کہتے ہیں کہ وہ اپنی بیوی کے پاس واپس لوٹ گیا اس نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کیا جواب دیا؟ اس نے بیوی کو حضور اکرم ﷺ کے جواب کی خبر دی۔ کہتے ہیں کہ وہ آدمی زیادہ دیر نہیں ٹھہرا تھا کہ اللہ نے اس پر اس کا بیٹا بھی واپس کر دیا اور اس کا اونٹ بھی۔ پہلے سے زیادہ عزت کے ساتھ۔ وہ شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی حضور اکرم ﷺ ممبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثناء کی اور ان لوگوں کو اللہ سے مانگنے کی تلقین کی اور اسی کی طرف رغبت کرنے کی اور ان پر یہ آیت پڑھی۔

ومن يتق الله يجعل له مخرجاً ويرزقه من حيث لا يحتسب

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ضرور کوئی راستہ بناتا ہے ایسی جگہ سے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

(۴) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ،ان کو حسین بن صفوان نے ،ان کو خبر دی ابوبکر بن ابوالدنیا نے ،ان کو اسحٰق بن اسماعیل نے ، ان کو سفیان نے ،مسعر سے اس نے علی بن بذیمہ سے اس نے ابوعبیدہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ بیشک بنوفلاں نے مجھ پر حملہ کر دیا ہے اور وہ میرا بیٹا بھی لے گئے ہیں اور میرا اونٹ بھی لے گئے ہیں۔اس نے آگے حدیث ذکر کی ہے مذکور کی مثل۔ مگر اس میں عبداللہ بن مسعود کا ذکر نہیں ہے۔اس کی اسناد میں اور یہ بھی اس میں نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ عوف بن مالک تھے۔نیز اس میں انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ بس کہا کہ بہت اچھا جواب دیا ہے آپ کو۔

باب ۴۷

حضور اکرم ﷺ کا اپنی صاحبزادی
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں دعا کرنا
اور دعا کی قبولیت کا ظاہر ہونا

(۱) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ،ان کو خبر دی ابوجعفر احمد بن عبداللہ حافظ نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین کیسانی نے ،ان کو عمرو بن حماد بن طلحہ قناد نے ،ان کو مسہر بن عبدالملک بن سلع ہمدانی نے ،ان کو عتبہ ابومعاذ بصری نے ،عکرمہ سے ،اس نے عمران بن حصین سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ تھا اچانک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی اور حضور اکرم ﷺ کے سامنے آ کر رک گئیں حضور اکرم ﷺ نے

ان کی طرف دیکھا تو حالت یہ تھی کہ سیدہ کے چہرے سے خون ختم ہو چکا تھا اور شدت بھوک کی وجہ سے ان کے چہرے پر پیلا پن غالب آچکا تھا حضور اکرم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا (تو سمجھ گئے) فرمایا کہ میرے قریب آؤ اے فاطمہ۔ وہ قریب ہوئی۔ تو فرمایا اور قریب آیئے فاطمہ۔ وہ اور قریب آ کر کھڑی ہوئیں حضور اکرم ﷺ کے آگے۔

حضور اکرم ﷺ نے ہاتھ اُٹھایا اور سیدہ کے سینے پر رکھا ہار کی جگہ پر اور پھر انگلیوں کو پھیلا دیا۔ پھر دعا کی اے اللہ بھوکے کو سیر کرنے والے۔ اور پست کو بالا کرنے والے۔ فاطمہ کو بلند کردے بنت محمد کو۔ عمران کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہ کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے سے صُفرت (پیلاہٹ) ختم ہو چکی تھی۔ اور خون چہرے پر غالب آچکا تھا جیسے صفرت غالب آچکی تھی خون پر۔ عمران کہتے ہیں کہ میں سیدہ سے بعد میں ملا میں نے اس سے پوچھا۔ تو سیدہ نے بتایا کہ میں اس کے بعد بھوکی نہیں ہوئی اے عمران۔ (مجمع الزوائد ۹/۲۰۳)

اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ انہوں نے اس کو دیکھا تھا آیت حجاب کے نزول سے پہلے۔ واللہ اعلم

باب ۳۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے تھیلے میں

نبی کریم ﷺ کی دعا سے برکت ظاہر ہونا آثار نبوت میں سے ہے

(۱) ہمیں خبر دی ابو الحسین محمد بن ابو المعروف اسفرائینی فقیہ نے، ان کو خبر دی بشر بن احمد بن بشر نے، ان کو احمد بن حسین بن نصر حذاء نے، ان کو علی بن مدینی نے، ان کو حماد بن زید نے، ان کو مہاجر مولیٰ ال ابی بکرہ نے، ابو العالیہ سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس چند کھجوریں لے کر آیا میں نے عرض کی ان میں آپ برکت کی دعا فرمادیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے وہ لے لیں اور ان میں برکت کی دعا کی۔ پھر فرمایا لے لیجئے ان کو ان کو اپنے بیگ میں رکھ لیجئے اور جب تم اس میں سے لینا چاہو تو اس میں ہاتھ ڈال کر لے لیا کریں اور ان کو پھیلایا نہ کریں ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کھجور سے اتنے اتنے وسق کھجوریں اللہ کی راہ میں اٹھائی تھیں۔ ہم لوگ خود بھی کھاتے اس میں سے اور دوسروں کو بھی کھلاتے تھے اور وہ بیگ میری کمر سے معلق رہتا تھا وہ میری کمر سے بندھا رہتا تھا جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو وہ ٹوٹ گیا تھا۔ (لفظ مِزْوَد استعمال ہوا ہے بیگ کے لئے یہ چمڑے کا ایک برتن ہوتا تھا جس کے اندر زاد سفر رکھا جاتا تھا)۔ (ترمذی ۵/۵۸۵)

(۲) ہمیں خبر دی ابو الفتح ہلال بن محمد بن جعفر حفار نے، ان کو حسین بن یحییٰ بن عباس قطان نے، ان کو حفص بن عمرو نے، ان کو سہیل بن زیادہ ابو زیاد نے، ان کو ایوب سختیانی نے، محمد بن سیرین سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوے میں تھے۔ حضور اکرم ﷺ کو کھانے کی شدید بھوک لگی۔ آپ نے پوچھا کہ ابو ہریرہ تیرے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے بتایا کہ میرے توشہ دان میں تھوڑی سی کھجوریں ہیں۔ فرمایا کہ آپ لے آیئے ان کو۔ میں لے آیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دستر خوان (چمڑے کا) بھی لے آیئے میں لے کر آ گیا اور میں نے اس کو پھیلا دیا آپ نے توشہ دان کے اندر خود اپنا دست مبارک ڈال کر کچھ کھجوریں نکالیں۔ وہ اکیس کھجور کے دانے تھے۔ پھر آپ نے بسم اللہ پڑھ کر ایک ایک کھجور رکھی ہر کھجور پر بسم اللہ پڑھتے رہے۔ اور رکھتے رہے حتیٰ کہ وہ آخری کھجور پر آگئے۔ پھر ان سب کو جمع کر لیا۔ پھر فرمایا کہ فلاں کو اور اس کے ساتھیوں کو بلاؤ۔

چنانچہ ان لوگوں نے آکر کھایا حتی کہ شکم سیر ہو گئے۔ اور باہر چلے گئے۔ اس کے بعد فرمایا کہ فلاں کو بلاؤ اور ان کے ساتھیوں کو بلاؤ۔ انہوں نے کھایا اور پیٹ بھر لیا۔ وہ بھی باہر چلے گئے۔ اس کے بعد فرمایا کہ فلاں کو بلاؤ اور اس کے ساتھیوں کو وہ آئے انہوں نے پیٹ بھر کر کھایا اور باہر چلے گئے مگر کھجوریں بچ گئیں۔ کہتے ہیں کہ پھر حضور اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ تم بیٹھو اب حضور اکرم ﷺ نے کھایا۔ کہتے ہیں کہ کھجوریں بچ گئیں حضور اکرم ﷺ نے ان کو اُٹھا کر میرے توشہ دان میں ڈال دیا۔ کہ اے ابو ہریرہ جب تم لینا چاہو ہاتھ اندر ڈال کر لے لیا کرنا اور خالی نہیں کرنا ورنہ اور مجھے فرمایا ختم کر دی جائیں گی تیرے لئے۔ لہذا جب بھی میں چاہتا کھجوریں ہاتھ ڈال کر نکال لیتا تھا میں نے اس میں سے پچاس وسق اللہ کی راہ میں کھجوریں لی تھیں وہ بیگ معلق رہتا تھا میرے پیر کے پیچھے عثمان بن عفان کے عہد میں وہ گر گیا تھا لہذا ختم ہو گیا۔ (تاریخ ابن کثیر ۶/۱۱۷)

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو خبر دی ابو سہل بن زیاد قطان نے، ان کو اسماعیل بن اسحق قاضی نے، ان کو احمد بن عبدة نے سہل بن اسلم سے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحاق سے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے، ان کو ابن خطاب نے، ان کو سہیل بن اسلم عذری نے، زید بن منصور سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ اسلام میں آنے کے بعد مجھ پر تین بار مصیبت آئی کہ ان جیسی مصیبت کبھی نہ آئی۔ ایک نبی کریم کی ﷺ صورت دوسری حضرت عثمان کی شہادت۔ تیسری مِزْوَد (بیگ والی) لوگوں نے پوچھا کہ وہ مِـــزْوَد والی کیا ہے؟ اے ابو ہریرہ! انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ ابو ہریرہ کیا تیرے پاس کوئی چیز (کھانے کی) ہے؟ میں نے کہا مزود میں (بیگ) کھجوریں ہیں میرے پاس فرمایا لے آیئے میں نے اس میں سے کچھ کھجوریں نکالیں اور حضور اکرم ﷺ کے پاس لے آیا حضور نے ان پر ہاتھ پھیرا اور ان میں دعا کی۔ پھر فرمایا دس بندوں کو بلاؤ میں نے بلایا انہوں نے کھایا اور شکم سیر ہو گئے۔

اس کے بعد پھر اسی طرح کیا حتی کہ دس دس کر کے پورا لشکر کھا گیا مگر بیگ میں کھجوریں باقی تھیں انہوں نے فرمایا اے ابو ہریرہ! تم جب چاہو ان میں سے لے لیا کرو اندر ہاتھ لے جا کر مگر اس کو اُلٹانہ کرنا لہذا میں نبی کریم کی حیات میں اس میں سے کیا اور ابو بکر کی حیات میں اس میں سے کھایا پوری زندگی اور میں نے اس میں سے عمر کی پوری حیات میں کھایا اور میں نے اس میں سے عثمان کی پوری حیات میں کھایا جب عثمان قتل ہو گئے تو میرے گھر میں جو کچھ تھا وہ لوٹ لیا گیا اور وہ مزود (بیگ) بھی لوٹ لیا گیا۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ میں نے اس میں سے کتنا کھایا میں نے اس میں سے دو سو وسق سے زیادہ کھایا۔

حدیث مقری کے الفاظ ہیں۔ (تاریخ ابن کثیر ۶/۱۱۷)

باب ۳۹

گھی کی کپی کا بھر جانا جس کے اندر سے گھی گر گیا تھا

(۱) ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابوبکر محمد بن حسین بن قطان نے، ان کو علی بن حسین ہلالی نے، ان کو یعقوب بن حمید نے، ان کو سفیان بن حمزہ نے، ان کو کثیر بن زید نے، ان کو محمد بن زید نے، ان کو محمد بن حمزہ بن عمرو نے، اسلمی نے، اپنے والد سے وہ کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا کھانا آپ کے اصحاب پر گردش کرتا رہتا تھا ایک رات اس کے لئے تو دوسری رات اُس کے لئے ۔ ایک رات میرے پاس پہنچا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کا کھانا بنایا پھر میں اس کپی کو لے گیا جونہی وہ ہاتھ سے لڑھک کر گرگئی اوراس میں جو کچھ گھی وغیرہ تھا وہ سارا ضائع ہوگیا۔ میں نے سوچا کہ حضور اکرم ﷺ کے کھانے کی چیز مجھ سے گرگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ تم بیٹھ جاؤ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نہیں بیٹھ سکتا میں واپس چلا گیا اچانک سنتا ہوں کہ کپی سے آواز آئی ہے قب قب میں نے کہا کہ کچھ گھی بچا ہوا ہوگا شاید یہ وہی ہے۔ میں جلدی سے اس کو کھینچ کر دیکھا تو وہ بدستور بھری ہوئی ہے۔ میرے ہاتھ تک لہٰذا میں نے اس کا تسمہ کس کر باندھ دیا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے یہ بات ان سے ذکر کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خبردار اگر تم اس کو چھوڑ دیتے تو وہ منہ تک بھر جاتی پھر تم اس کو باندھ دیتے ۔ (متدرک حاکم ۵۲/۳)

باب ۴۰

نبوت شریفہ کے متعدد آثار وعظیم دلائل

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت تھوڑے سے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں چھوڑ گئے تھے ان میں برکت ہونا آثار نبوت کا ظہور ہونا

(۱) ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ، ان کو خبر دی ابوسعید بن اعرابی نے ، ان کو حسن بن علی نے (ح)۔اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے ، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ، اُن کو حسن بن علی بن عفان نے ، ان کو ابواسامہ نے ، ھشام بن عروہ سے ۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید بن ابوعمرو نے ، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عباس بن محمد بن یعقوب نے ، ان کو احمد بن عبدالجبار نے ، ان کو یونس بن بکیر نے ، ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ۔

وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انتقال فرما گئے مگر میرے گھر میں کچھ باقی نہیں تھا مگر تھوڑے سے جو تھے میں اس میں سے کھاتی رہی حتی کہ کافی دن گذر گئے پھر میں نے ان کو نکال کر ماپ کر لی لہٰذا وہ ختم ہوگئے ۔ کاش کہ میں ان کو نہ ماپتی ۔

ابواسامہ کی ایک روایت میں اس طرح ہے ۔

البتہ تحقیق رسول اللہ ﷺ وفات کر گئے مگر میرے گھر میں کوئی چیز نہیں تھی جس کو کوئی ذی روح کھائے سوائے معمولی مقدار جَو کے جو کہ میرے بیگ یا تھیلی میں پڑے تھے۔ میں اسی میں سے کھاتی رہی حتی کہ مجھ پر لمبا ٹائم گذر گیا اس کے بعد میں نے ان کو ماپ لیا لہٰذا وہ ختم ہوگئے ۔

بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ابواسامہ سے ۔

(بخاری ۔ کتاب الرقاق ۔ فتح الباری ۲۷۴/۱۱ ۔ مسلم ۔ کتاب الزہد ۔ حدیث ۲۷ ص ۲۲۸۲/۴ ۔ ۲۲۸۳)

نبی کریم ﷺ کا ایک آدمی کو جو دینا اور ان میں برکت پیدا ہونا

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حدیث بیان کی محمد بن صالح بن ھانی نے، ان کو ابراہیم بن محمد صیدلانی نے، ان کو سلمہ بن شبیب نے، ان کو حسن بن محمد بن ایمن نے، ان کو معقل نے، ابوالزبیر سے اس نے جابر ﷺ سے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کچھ غلہ وغیرہ طلب کیا حضور اکرم ﷺ نے تھوڑے سے جو اس کو عطا کئے وہ آدمی ہمیشہ ان کو کھاتا رہا اور اس کی بیوی بھی اور ان کے مہمان بھی جو ہوئے یہاں تک کہ اس نے اس کو وزن کر لیا پھر حضور کے پاس آیا حضور اکرم ﷺ نے اس کو فرمایا اگر تم اس کو نہ تولتے تو تم اس کو کھاتے رہتے اور وہ تمہارے لئے قائم رہتے۔

اُم مالک جس برتن سے حضور اکرم ﷺ کو گھی دیتی تھی
اس میں برکت ہونا

(۳) اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے جابر سے کہ اُم مالک نبی کریم ﷺ کو گھی ہدیہ کرتی تھی گھی کے ایک کُپی سے۔ اس کے بیٹے اس کے پاس آ کر پوچھتے تھے کہ کھانے کے ساتھ کھانے کے لئے ہے تو ان کے پاس کچھ نہ ہوتا تھا۔ لہٰذا اسی برتن کو دیکھتی جس میں نبی کریم ﷺ کو گھی ہدیہ کرتی تھی۔ تو اس میں گھی رکھا ہوتا تھا۔ وہ ہمیشہ اس کے لئے سالن کا کام دیتا رہا حتی کہ ایک دن اس برتن کو نچوڑ لیا۔ پھر حضور اکرم ﷺ کے پاس آئی اور بتایا کہ اس برتن سے گھی ختم ہو گیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم نے اسے نچوڑ لیا تھا؟ اس نے بتایا کہ جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اس کو نہ نچوڑتی تو اس میں گھی ہمیشہ قائم رہتا۔

دونوں کو مسلم نے روایت کیا ہے سلمہ بن شبیب سے۔

اس عورت کے رزق میں برکت ہونا جو کُپی میں گھی ہدیہ بھیجتی تھی
اور تیس صاع جو میں برکت اگر نہ تولتے

(۴) ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوجعفر بغدادی نے، ان کو یحیٰ بن عثمان بن صالح بن حسان بن عبداللہ نے ان کو ابن لہیعہ نے۔ ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابواسحٰق نے، سعید بن حارث بن عکرمہ سے اس نے اپنے دادا نوفل بن حارث بن عبدالمطلب سے کہ اس نے مدد چاہی تھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی شادی کرانے میں۔ حضور اکرم ﷺ نے ایک عورت سے اس کا نکاح کروا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کوئی چیز ہے تیرے پاس مگر اس کے پاس تو آپ ﷺ نے کچھ بھی نہ پایا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے ابورافع کو بھیجا اور ابوایوب کو اپنی زرہ دے کر کے ان دونوں نے وہ زرہ ایک یہودی آدمی کے پاس رہن رکھوائی تھی تیس صاع جو کے بدلے میں حضور اکرم ﷺ نے وہ جو اس شخص کو دے دیئے تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم میاں بیوی اس میں سے کھاتے رہے۔ آدھا سال پھر ہم نے ان کو تول لیا ہم نے اس کو ایسے پایا جیسے ہم نے داخل کئے تھے۔ نوفل کہتے ہیں کہ میں نے بات رسول اللہ ﷺ سے ذکر کی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم ان کو نہ تولتے تو ساری زندگی اسی میں سے کھاتے رہتے۔ (البدایۃ والنہایۃ ۱۱۹/۲)

اُم اوس بہزیہ کے گھی میں برکت ہو گئی وہ خلافت عثمان تک اس کو کھاتے رہے

(۵) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد عباس بن محمد دوری نے، ان کو علی بن نجیح قطان نے، ان کو حالف بن خلیفہ نے، ابوہاشم رمانی سے، اس نے یوسف بن خالد سے اس نے اولیس بن خالد سے اس نے اُم اوس بہزیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنا گھی گرم کر کے ایک کُپی میں ڈالا اور اس کو نبی کریم ﷺ کے پاس ہدیہ کر دیا حضور اکرم ﷺ نے ہدیہ قبول کر لیا مگر تھوڑا سا گھی کُپی میں باقی چھوڑ دیا

اوراسی میں پھونک ماردی تھی۔اوردعا کردی تھی برکت کی پھر فرمایا کہ اس کی کُپی واپس کردو۔ چنانچہ لوگوں نے وہ واپس کردی مگر وہ گھی سے بھر چکی تھی میں نے سوچا کہ نبی کریم ﷺ نے شاید ہدیہ قبول نہیں کیا وہ آئی تو چیخ رہی تھی۔ یارسول اللہ (ﷺ) میں نے تو گھی تیار کیا تھا کہ آپ کھائیں گے۔ مگر پھر وہ سمجھ گئی کہ آپ نے ہدیہ اس کا قبول کرلیا ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لے جاؤ اس کو کہو کہ وہ بھی اپنا گھی کھائے اور برکت کے لئے دعا کرے اس نے اس وقت تک کھایا جتنی عمر نبی کریم ﷺ کی باقی تھی نیز عہد ابوبکر میں عہد عمر میں اور عہد عثمان میں کھاتی رہی حتی کہ علی اور معاویہ کے مابین واقعہ پیش آیا جو آنا تھا۔ (خصائص کبریٰ ۲/۵۴)

ابوحباش کو عطیہ کی جانی والی بکری کے گوشت میں حضور اکرم ﷺ کی دعا سے برکت ظاہر ہونا

(۶) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، اور ابوعلی بن شاذان نے، بغداد میں ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو سلیمان بن عثمان بن ولید بن عبداللہ بن مسعود بن خالد بن عبدالعزیز بن سلامہ احد بنی حسن کعبی نے، ان کو حدیث بیان کی ان کے چچا ابومصرف سعید بن ولید نے، مسعود ابن خالد سے اس نے خالد بن عبدالعزیز بن سلامہ سے بیشک حال یہ ہے کہ اس کو نبی کریم ﷺ نے بکری ذبح کردی کیونکہ خالد کا عیال زیادہ تھا ایک بکری ذبح کرتے تھے اس کے عیال کو ایک ہڈی ہی ملتی تھی۔ اور نبی کریم ﷺ نے اس میں سے کھایا پھر فرمایا: آپ اپنا ڈول مجھے دکھائیے اے ابوحباش آپ نے بکری کا بچا ہوا گوشت اس کے اندر ڈال دیا پھر فرمایا اے اللہ! ابوحباش کے لئے برکت عطا کر۔ وہ اس کو لے کر لوٹے اور اس کو گھر والوں کے لئے انہوں نے نکالا اور کہا کہ اس میں ایک دوسرے کی غمخواری کرو چنانچہ اس میں سے اس کے عیال نے کھایا اور لوگوں کو بھی کھلایا۔ (اصابہ ۱/۴۰۹)

ابونھلہ کے لئے دودھ میں برکت ظاہر ہونا نیز مؤمن ایک آنت میں کافر سات آنتوں میں پیتا ہے

(۷) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے، ان کو محمد بن اسحٰق بلخی نے، ان کو محمد بن معن بن محمد بن معن بن نھلہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن معن نے، اپنے دادا نھلہ بن عمرو سے (ح) اور ہمیں خبر دی علی نے، ان کو خبر دی احمد نے، ان کو محمد بن فضل بن جابر نے، ان کو حامد نے، ان کو محمد بن معن نے، ان کو خبر دی ان کے دادا محمد بن معن بن نھلہ نے، اپنے والد سے اس نے نھلہ سے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے ملا اس نے رسول اللہ ﷺ کے لئے دودھ دوہا ایک برتن میں آپ ﷺ نے پیا اس کے بعد برتن کا بچا ہوا پھر اس نے پیا کہتے ہیں کہ وہ برتن بھر گیا تو اس نے کہا یارسول اللہ! میں پیتا تھا تو یہ زیادہ ہوجاتا تھا۔ اور حامد کی ایک روایت میں۔ ہے۔ میں اس جیسے سات پی جاتا تھا مگر میرا پیٹ نہیں بھرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن البتہ پیتا ہے ایک آنت سے۔ اور ایک خاص حد تک۔ اور کافر پیتا ہے سات آنتوں میں۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو علی بن مدینی نے روایت کیا ہے محمد سے۔ اس نے اپنے والد سے اس نے معن سے اس نے پینے والے سے یعنی نھلہ بن عمرو غفاری سے۔ (مسند احمد ۲/۲۱)

حضور اکرم ﷺ کے پاس کافر کا مہمان ہونا اور سات بکریوں کا پی جانا صبح کو مسلمان ہوکر ایک بکری کا دودھ پینا

(۸) ہمیں خبر دی ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے، ان کو ابوبکر بن جعفر مزکی نے، ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے، ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے سہیل بن ابوصالح سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ ﷺ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک کافر شخص رسول اللہ ﷺ کا مہمان بنا

حضور اکرم ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ منگوایا وہ اسے پی گیا پھر دوسری کا نکالا وہ بھی پی گیا اس طرح ایک ایک کر کے سات بکریاں پی گیا صبح کو وہ مسلمان ہو گیا حضور اکرم ﷺ ایک بکری کا دودھ لائے تو وہ پی کر سیر ہو گئے آپ نے دوسری بکری منگوائی تو وہ نہ پی سکے۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک مسلمان ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے حدیث مالک سے۔

(۹) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو محمد بن فضل بن جابر نے، ان کو حسن بن عبدالاول نے، ان کو حفص بن غیاث نے، ان کو اعمش نے، ابو صالح سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کا مہمان بنا آپ نے اس کے لئے کچھ منگوایا تو کوئی چیز موجود نہ پائی سوائے روٹی کے سوکے ٹکڑے کے جو ایک آلہ میں پڑا تھا حضور اکرم ﷺ نے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس پر دعا کی اور فرمایا کہ کھالو اس نے کھایا اور وہ بچ گیا۔ اس نے کہا اے محمد! آپ صالح شخص ہو۔ نبی کریم ﷺ نے اس کو فرمایا کہ تم مسلمان ہو جاؤ تم صالح آدمی ہو۔

حضور اکرم ﷺ کا اعرابی کو سوکھے ٹکڑے صاف کر کے اسلام کی دعوت دینا

(۱۰) اور حدیث بیان کی ہے ابو سعید عبدالملک بن ابو عثمان زاہد نے، ان کو ابو عمر بن مطر نے، ان کو سہل بن مردویہ نے، ان کو سہل بن عثمان نے، ان کو حفص بن غیاث نے، اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی آیا نبی کریم ﷺ کے پاس اس نے ان سے سوال کیا حضور اندر گئے مگر کچھ بھی نہ پایا سوائے ایک ٹکڑے کے جو کہ سوکھ چکا تھا کسی سوراخ میں پڑا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کو نکالا اور اس کو توڑ کر ٹکڑے کیا پھر اس کے اُوپر ہاتھ رکھ دیا پھر دعا کی پھر فرمایا کھایئے اے اعرابی، اعرابی کھانے لگا حتی کہ وہ شکم سیر ہو گیا اور اس سے بچ گیا اعرابی سر اُٹھا کر حضور کی شکل دیکھنے لگا اور کہنے لگا آپ نیک آدمی ہو حضور اکرم ﷺ نے اس کو اسلام کی دعوت دینا شروع کی اور یہ کہا کہ تم نیک آدمی یا اچھے آدمی ہو مسلمان ہو جاؤ۔

باب ۴۱

ان لوگوں کا گروہ جو کبھی شکم سیر نہیں ہوتے تھے

حضور اکرم ﷺ کا ان کو اجتماعی کھانا کھانے اور بسم اللہ پڑھنے کا حکم دینا اور ان کا ایسا کرنے پر شکم سیر ہو جانا

(۱) ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے، ان کو ابو بکر بن داسہ نے، ان کو ابو داود نے، ان کو ابراہیم بن موسیٰ رازی نے، ان کو ولید بن مسلم نے اس کو وحشی بن حرب نے اپنے والد سے اس نے دردے،

یہ کہ اصحاب نبی کریم ﷺ نے فرمایا یا رسول اللہ ہم کھاتے ہیں مگر ہم شکم سیر نہیں ہوتے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو (افتراق کا شکار ہو) انہوں نے بتایا کہ جی ہاں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اکھٹے ہو جاؤ اپنے کھانے پر اور اللہ کا نام ذکر کرو اسی پر تمہارے لئے اس میں برکت دے دی جائے گی۔

☆☆☆

باب ۴۲

کچھ لوگوں کے بقیہ زادِ سفر میں برکت کا ظہور ہونا حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے یہ آثار نبوت میں سے ہے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابویعلی موصلی نے، اور ابراہیم بن اسحٰق انماطی اور محمد بن اسحٰق ثقفی نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن ابونضر نے، ان کو ابونضر ہاشم بن قاسم نے، ان کو عبداللہ بن اشجعی نے، مالک بن مغول سے اس نے طلحہ بن مصرف سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک سفر میں کہ لوگوں کا کھانا ختم ہوگیا حتی کہ بعض لوگوں نے اپنی سواریاں ذبح کرنے کا ارادہ کرلیا تھا۔ (یعنی اُونٹ وغیرہ) حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ! اگر آپ لوگوں کے پاس بچے کھچے کھانے کے سامان کو جمع کرکے دعا کرلیں اللہ سے اس پر (تو برکت ہوجائے گی۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا چنانچہ جس کے پاس گندم تھی گندم لے آیا کھجور والا کھجور لایا مجاھد کہتا ہے گھٹلی والا گھٹلیاں لایا۔ سائل نے پوچھا کہ گھٹلیوں کو کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ ان کو چوستے تھے پھر اوپر سے پانی پی لیتے تھے۔

کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اس پر دعا فرمائی حتی کہ سب لوگوں نے اپنے اپنے توشہ دان سامان سے بھر لئے ابوہریرہ نے اس موقع پر روایت بیان کرتے ہوئے کہا اشهدان لا اله الا الله وانی رسول الله۔ ان دوشہادتوں کے ساتھ جو شخص بھی اللہ سے ملے گا درانحالیکہ ان میں شک کرنے والا نہ ہو بلکہ یقینی شہادت تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن نضر بن ابونضر سے۔ (مسلم۔ کتاب الایمان۔ حدیث ۴۴ ص ۱/۵۵۔۵۶)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوعبداللہ اسحٰق بن محمد بن یوسف سوسی اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عیسیٰ لخمی نے، تنیسی نے، ان کو عمرو بن ابوسلمہ نے، اوزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مطلب بن عبداللہ حطب مخزومی نے، ان کو عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری نے، ان کو ان کے والد نے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے لوگوں کو شدید بھوک لگی بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی سواریوں کے اُونٹ ذبح کرنے کی اجازت مانگی اور کہنے لگے کہ اللہ نے ہمیں ان کے ذبح کرنے پر مجبور کردیا ہے۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کو ان کی سواریاں ذبح کرنے کی اجازت دینے کا ارادہ کرلیا ہے تو عرض کی یارسول اللہ! ہماری کیا حالت ہوگی جب ہم صبح اپنے دشمنوں سے ٹکرائیں گے بھوکے بھی اور بغیر سواریوں کے بھی ہوں گے۔ بلکہ میرا مشورہ ہے کہ آپ لوگوں کو بلائیں بقایا خوراک کے ساتھ آپ اس کو جمع کرکے دعا فرمائیں گے اللہ تعالیٰ سے برکت کی اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے گا آپ کی دعا سے یا کہا تھا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ ہمارے لئے برکت دے گا آپ کی دعا کے اندر لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا بقایا سامان کے ساتھ لہٰذا لوگ اپنی اپنی پلیٹوں میں سے لے کر آنے لگے بعض مٹھی بھر دانے لائے بعض ایک صاع کھجوریں لایا آپ نے جمع کرلیا پھر آپ کھڑے ہوگئے۔ اور اس پر دعا کی جس قدر اللہ نے چاہا کہ دعا کریں گے اس کے بعد آپ نے لشکر کو بلایا وہ اپنے اپنے برتن اور توشہ دان لائے

سب بھر بھر کر لے گئے لہٰذا لشکر میں کوئی برتن خالی نہ رہا سب نے بھرے اور اس قدر سامان باقی بھی بچ گیا رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے حتیٰ کہ آپ کی آخری داڑھیں ظاہر ہوگئیں اور فرمایا:

اشهدان لااله الاالله واشهد انی رسول الله

جو بھی مومن ان دو شہادتوں کے ساتھ اللہ کو ملے گا وہ آگ سے بچا لیا جائے گا۔

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران عبدل نے، بغداد میں ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے، ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے، ان کو ابن رجاء نے، ان کو سعید بن ابوسلمہ نے، ان کو ابوبکر بن عمرو بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر بن خطاب ﷺ نے انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوربیعہ سے اس نے سنا ابوخنیس غفاری سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا تھا غزوہ تہامہ میں حتیٰ کہ جب ہم مقام عسفان میں پہنچے آپ کے اصحاب آپ کے پاس آئے اور بولے یارسول اللہ! ہمیں انتہائی شدید بھوک لگی ہے ہمیں اجازت دیں کہ ہم اپنی سواری کے اُونٹ کھا جائیں۔ آپ نے فرمایا اچھا اس بات کی خبر عمر کو دی گئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور بولے اے اللہ کے نبی آپ نے کیا کہا ہے؟ آپ نے حکم دے دیا کہ وہ سواریوں کو کھائیں (ذبح کر کے) پھر کس چیز پر سواری کریں گے؟ آپ نے فرمایا تم کیا مشورہ دیتے ہو اے ابن خطاب؟ عرض کیا میں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ آپ ان کو حکم کریں ویسے آپ کی رائے افضل ہوگی کہ وہ اپنے بچے ہوئے زاد کو ایک کپڑے پر جمع کریں پھر آپ اس میں برکت کی دعا کریں۔ بیشک اللہ تعالیٰ آپ کی دعا قبول کریں گے۔

لہٰذا حضور اکرم ﷺ نے عمر کے مشورے پر سب کو حکم دیا سب بچا ہوا زادِ سفر لے آئے ایک کپڑے میں جمع کیا حضور اکرم ﷺ نے اس پر دعا فرمائی۔ پھر فرمایا کہ اسے اپنے توشہ دان لے آؤ۔ لہٰذا ہر ایک نے اپنے اپنے برتن بھر لئے اس کے بعد نبی کریم نے کوچ کرنے کا حکم دیا جب کوچ کیا تو بارش ہوگئی حضور اکرم ﷺ اُترے اور تمام صحابہ اُترے اور بارش کا پانی پیا۔ وہ مقام کراع میں تھے۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے ان کو اس مقام پر خطبہ ارشاد فرمایا تین آدمی آئے حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ گئے دو حضور کے ساتھ اور ایک منہ پھیر کر چلے گئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر دوں تینوں کفر کے بارے میں بہر حال ایک نے تو اللہ سے شرم کی اللہ نے بھی اس سے حیا کر لی بہر حال دوسرا اللہ کی طرف توبہ کرنے والا آیا تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کر لی اور ایک نے منہ پھیرا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

(تحفۃ الاشراف ۹/۱۳۶۔ مسلم۔ کتاب الایمان۔ حدیث ۴۵ ص ۱/۵۶)

باب ۴۳

بی بی اُم شریک کے ہاتھ پر کرامت کا ظاہر ہونا

جب وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کر کے آرہی تھیں اور دلائل نبوت کا ظہور گھی کی کُپی کے بارے میں جس کو اس نے ہدیہ کیا تھا نبی کریم ﷺ کے لئے جو دراصل آثار نبوت میں سے ہے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکیر نے، عبدالاعلیٰ سے اس نے ابوالمساور قرشی سے، اس نے محمد بن عمرو بن عطاء سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت تھی قبیلہ دوس سے اسے اُم شریک کہا جاتا تھا وہ رمضان میں مسلمان ہوئی تھی وہ آئی ایسا آدمی تلاش کر رہی تھی جو رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کے لئے اس کے

ساتھ چل سکے سفر میں (مگر اسے بروقت کوئی مسلمان نہ مل سکا) وہ ایک یہودی سے ملی اس نے پوچھا کہ کیا بات ہے اے اُم شریک؟ بولی میں ایسے شخص کی تلاش میں ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کے لئے میرا ہم سفر ہو جائے۔ اس نے کہا کہ آ جاؤ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ وہ بولی میرا انتظار کر وتا کہ میں اپنی پانی کی مشک بھی لوں اس نے کہا میرے پاس پانی ہے آپ پانی کا نہ سوچیں وہ ان لوگوں کے ساتھ ہی روانہ ہوگئی وہ اسی دن چلے حتی کہ شام ہوگئی یہودی اترا اس نے دستر خوان بچھایا رات کا کھانا کھایا۔ اور کہا اُم شریک آ جایئے آپ بھی رات کا کھانا کھایئے اُم شریک نے کہا کہ آپ مجھے پانی پلا دیجئے مجھے شدید پیاس لگی ہے میں کچھ نہیں کھا سکتی پہلے پانی پیوں گی۔ اس نے کہا کہ پہلے تو یہودی بن پھر میں تجھے پانی پلاؤں گا۔

اُم شریک نے کہا اللہ تجھے خیر کی جزا نہ دے تم نے مجھے مسافر بنایا اور مجھے منع کیا تھا کہ میں پانی بھی نہ اُٹھاؤں۔ وہ بولا کوئی ضرورت نہیں ہے میں تجھے ایک قطرہ پانی نہیں دوں گا پہلے تم یہودن بنو وہ بولی نہیں اللہ کی قسم میں ہرگز یہودی نہیں بنوں گی اس کے بعد جبکہ اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت بخشی ہے وہ اُٹھ کر اپنے اُونٹ کے پاس گئی اس کے پیروں میں رسی ڈالی اور اسے بیٹھا کر اس کے گھٹنے پر سر رکھا اور سوئی۔ کہتی ہے کہ مجھے نہ جگایا نیند سے مگر ڈول کی ٹھنڈک نے جو میرے ماتھے پر پڑ رہی تھی میں نے سر اُٹھایا اور دیکھا پانی کی طرف، جو دودھ سے زیادہ سفید تھا شہد سے زیادہ میٹھا تھا میں نے پیا حتی کہ میں خوب سیر ہوگئی پھر میں نے اپنی سوکھی مشک پر پانی کے چھینٹے دیئے حتی کہ وہ تر ہوگئی پھر میں نے اس کو بھر لیا اس کے بعد وہ میرے سامنے سے وہ ڈول اُٹھ گیا جب کہ میں اس کو دیکھ رہی تھی حتی کہ وہ مجھ سے چھپ گیا آسمان میں جب صبح ہوئی تو وہ یہودی آیا اور بولا اے اُم شریک کیا حال ہے؟ اس نے کہا میں کہتی ہوں کہ اللہ کی قسم مجھے اللہ نے پلایا ہے یہودی بولا کہاں سے اللہ نے اُتارا تمہارے اُوپر کیا آسمان سے؟ میں نے بتایا جی ہاں اللہ نے مجھے آسمان سے اُتارا پھر وہ میرے سامنے اُٹھ گیا ہے حتی کہ وہ مجھ سے اوجھل ہو گیا ہے آسمان میں سے۔

پھر وہ روانہ ہوئی حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئی اور آپ کے سامنے قصہ بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اس کے نفس کے لئے نکاح کا پیغام دیا وہ بولی یارسول اللہ! میں آپ کے لئے تو راضی نہیں ہوں اپنے نفس کے لئے (بعض امور کی وجہ سے) مگر میری عزت آپ کے حوالے ہے بایں صورت کہ آپ جس سے چاہیں میرا نکاح کر دیں لہٰذا حضور اکرم ﷺ نے اس کا نکاح حضرت زید کے ساتھ کر دیا اور آپ ﷺ نے تیس صاع جَو بھی عطا کئے تھے (شاید وہ بطور مہر کے تھے یا بطور ہدیہ جو آپ نے اپنی زرہ یہودی کے پاس رہن رکھوا کر لئے تھے) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کو کھاتے رہنا اور ناپنا یا تولنا نہیں۔ اُم شریک کے ساتھ گھی کا برتن تھا رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ کرنے کے لئے اُم شریک نے اپنی لڑکی سے کہا یہ گھی کا کُپہ رسول اللہ ﷺ کو پہنچا کر آؤ۔ کہنا کہ اُم شریک آپ کے اوپر سلام پڑھتی ہے اور کہنا کہ یہ گھی کا بھرا ہوا برتن ہے یہ ہم لوگوں نے آپ کے لئے ہدیہ کیا ہے۔ لڑکی لے کر گئی گھر والوں نے وہ لے کر خالی کر کے برتن واپس کر دیا۔

مگر رسول اللہ ﷺ نے اس لڑکی سے کہا تھا کہ اس برتن کو لٹکا دینا اس کا منہ بند نہیں کرنا انہوں نے اس کو اس کی جگہ پر لٹکا دیا۔ اُم شریک جیسے داخل ہوئی تو دیکھا کہ وہ برتن بدستور گھی سے بھرا ہوا ہے بولی اے لڑکی ادھر آؤ میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ تم جا کر یہ کُپہ گھی کا رسول اللہ کو دے کر آؤ۔ وہ بولی اللہ کی قسم وہ تو میں لے گئی تھی۔ جیسے ہی آپ نے کہا تھا۔ پھر میں واپس برتن لائی تھی تو میں نے اس کو انڈیل کر دیکھا تھا اس میں سے کوئی چیز ایک قطرہ بھی نہیں ٹپک رہا تھا۔ ہاں مگر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس کو لٹکا دینا اور اس کا منہ نہیں باندھنا۔ میں نے اس کو الگ جگہ پر لٹکا دیا تھا۔ اور اُم شریک نے جب اس کو گھی سے بھرا ہوا پایا تو اس کا منہ بند کر دیا باندھ کر وہ اس سے کھاتے رہے حتی کہ ختم ہو گیا پھر انہوں نے جو ماپ لئے یا تول لیا تو انہوں نے ان کو تیس صاع ہی پایا (جتنے حضور اکرم ﷺ نے دلوائے تھے) اس میں سے کچھ بھی کم نہ ہوا تھا۔ (تاریخ ابن کثیر ۶/۱۰۴)

امام بیہقی فرماتے ہیں :

کہ میں کہتا ہوں یہ روایت ایک اور طریق سے بھی مروی ہے اور اس کی حدیث میں گھی کے عُکَّہ کے بارے میں شاہد ہے جو صحیح ہے وہ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے وہ اُم مالک کے بارے میں ہے اور اس کا ذکر گذشتہ صفحات میں گذر چکا ہے۔ واللہ اعلم

باب ۴۴

بی بی اُم ایمن جو رسول اللہ ﷺ کی مولات
اور آپ کی دودھ پلانے والی تھی ان کی ہجرت کے موقع پر کرامات کا ظہور جو دراصل آثار نبوت میں سے ہے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو ابومحمد بن زیاد سمذی نے، ان کو ابوالعباس سراج نے، ان کو محمد بن حارث نے، ان کو سنان نے، ان کو جعفر نے، ان کو ثابت نے ان کو ابوعمران جونی اور ہشام بن حسان نے، انہوں نے کہا۔

کہ اُم ایمن نے مکہ سے ہجرت کی تھی مدینہ کی طرف جب کہ اس کے پاس زادِ سفر بالکل نہیں تھا جب وہ مقام روحاء تک پہنچی یہ سورج غروب ہونے کا وقت تھا شدید پیاسی ہوئی کہتی ہیں کہ میں نے اپنے سر کے اوپر شدید کھڑکھڑاہٹ سُنی کہتے ہیں کہ میں نے اپنا سر اُوپر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک پانی کا ڈول لٹک رہا ہے آسمان سے سفید رسی کے ساتھ اس نے اپنے ہاتھ سے اس کو تھام لیا حتی کہ میں نے اس کو دونوں ہاتھوں سے مضبوط پکڑ لیا۔

کہتی ہیں کہ میں نے اس میں سے پیا حتی کہ خوب شکم سیر ہوگئی کہتے ہیں کہ البتہ تحقیق اس کے بعد میں شدید گرمی میں روزہ رکھتی تھی اور شدید دھوپ میں پھرتی تھی تا کہ مجھے پیاس لگے لہٰذا میں اس کے بعد کبھی بھی پیاسی نہیں ہوئی۔ واللہ اعلم (اصابہ ۴/۴۳۲)

باب ۴۵

ابوامامہ پر کرامات کا ظہور جب وہ اپنی قوم کے پاس نمائندہ بنا کر بھیجے گئے تھے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے، مقام مرو میں ان کو ابراہیم بن ہلال بوزنجردی نے، ان کو علی بن حسن بن شقیق نے، ان کو حسین بن واقد نے، ان کو غالب نے، ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا (میرا خیال ہے کہ اس نے یوں کہا تھا) کہ میرے گھر والوں کے پاس بھیجا تھا (یعنی اپنی قوم کی طرف) میں ان کے پاس پہنچا تو وہ کھانے پر جمع تھے دسترخوان پر خون کھا رہے تھے انہوں نے مجھ سے کہا کہ کھایئے میں نے کہا میں تمہیں منع کرتا ہوں اس طعام سے میں رسول اللہ ﷺ کا نمائندہ ہوں تمہاری طرف۔ انہوں نے میری تکذیب کی اور مجھ پر غالب آ گئے۔ میں وہاں سے چلا گیا حالانکہ میں اس وقت بھوکا تھا۔ مجھ پر انتہائی مشقت واقع ہوئی تھی۔

لہٰذا میں سو گیا۔ مگر نیند میں مجھے پینے کے لئے دودھ پیش کیا گیا میں نے پیٹ بھر کر پیا جس سے میرا پیٹ بھر کر بڑا ہو گیا بس قوم نے کہا تمہارے پاس تمہارا پسندیدہ اور چنیدہ شخص آیا ہے تم لوگوں نے اس کو رد کر دیا ہے اب جاؤ اس کے پاس اس کو کھانا کھلاؤ اور پلاؤ جو وہ پسند کرے

چنانچہ وہ میرے پاس کھانا لائے کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ مجھے اب ضرورت نہیں ہے تمہارے کھانے پینے کی بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے کھلایا بھی ہے اور پلایا بھی ہے۔ میری حالت دیکھو میں اس وقت جس حالت پر ہوں لہٰذا وہ ایمان لے آئے میرے ساتھ اور اس پیغام کے ساتھ جو میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے لے کر گیا تھا

اس کو روایت کیا ہے صدقہ بن ہرمز نے ابو غالب سے، اس کے مفہوم کے ساتھ اور اس کے آخر میں کہا ہے کہ میں نے کہا بیشک اللہ عزوجل نے مجھے کھلا بھی دیا ہے اور پلا بھی دیا ہے۔ اور میں نے ان کو اپنا پیٹ دکھا دیا لہٰذا وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

(۲) ہمیں خبر دی عبداللہ حافظ اور ابو صادق عطار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبداللہ منادی نے، ان کو یونس بن مؤدب نے، ان کو صدقہ بن ہرمز نے، ابو غالب سے، اس نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے میری قوم کے پاس بھیجا میں ان کے پاس پہنچا تو مجھے شدید بھوک لگی ہوئی تھی اور وہ لوگ کھا رہے تھے (خون پکا کر) انہوں نے مجھے کہا کہ تم بھی آجاؤ۔ میں نے کہا نہیں میں تمہیں اس چیز سے منع کرتا ہوں (خون حرام ہے اس کو مت کھایئے) کہتے ہیں کہ انہوں نے میرا خوب مذاق اُڑایا۔ حالانکہ میں شدید مشقت میں واقع تھا۔

لہٰذا اس نے ان سے سنا وہ ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے یار تمہارے پاس تمہاری قوم کا سردار آیا ہے تمہارے لئے اس سے کوئی چارہ نہیں ہے کہ تم اس کو کھانا کھلاتے۔ اور نہیں تو دودھ کا گلاس ہی سہی کہتے ہیں کہ میں سو گیا خواب میں کوئی آنے والا آیا اس نے مجھے ایک برتن تھما دیا میں نے اس سے لے کر پیا جس سے مجھے ہمت آگئی جس سے میرا پیٹ خوب بھر گیا۔ انہوں نے (لوگوں نے) ایک برتن لا کر دیا۔ مگر اس نے کہا یہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے انہوں نے کہا تم نے دیکھا تھا کہ آپ بہت تھک کر آئے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے کھلایا بھی ہے اور پلایا بھی ہے میں نے ان کو اپنا پیٹ دکھایا چنانچہ یہ دیکھ کر وہ سارے مسلمان ہو گئے۔

(مستدرک حاکم ۳/۶۴۱۔ مجمع الزوائد ۹/۳۸۶۔۳۸۷)

باب ۴۶

اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ ﷺ کی دعا قبول کرنا

جس وقت ان کے پاس ایک مہمان آیا اور آپ کے ہاں کوئی چیز نہیں تھی

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد مقری نے، بغداد میں ہمیں حدیث بیان کی عبدالباقی بن قانع قاضی نے، ان کو عبدان اہوازی نے، ان کو محمد بن عامر نے، اسی طرح ہے میری کتاب میں ہمیں حدیث بیان کی عبیداللہ بن موسیٰ نے۔ (ح) اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوعلی حسین بن علی حافظ نے، وہ کہتے ہیں کہ اس روایت میں جو ذکر کی ہے عبدان اہوازی نے، ان کو محمد بن زیاد برجمی نے، ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے، ان کو مسعر نے زبید سے اس نے مُرّہ سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک مہمان کی ضیافت کا ارادہ کیا لہٰذا آپ نے ازواج مطہرات سے معلوم کیا مگر آپ ﷺ نے ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی کچھ نہیں پایا لہٰذا حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی۔

اللھم انی اسئلك من فضلك ورحمتك فانه لا یملکھا الاانت

اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل ورحمت مانگتا ہوں بیشک نہیں مالک اس کا مگر صرف تو ہی ہے۔

کہتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں بھونی ہوئی بکری ہدیہ کی گئی۔ مقریٔ کی روایت میں ہے کہ آپ کی طرف بھونی ہوئی بکری پہنچی آپ نے فرمایا یہ محض اللہ کے فضل سے ہے اور ہم اس کے فضل کے منتظر ہیں۔ ابوعلی کہتے ہیں کہ مجھے اس کی حدیث بیان کی محمد بن عبدان اہوازی نے، حسن سے اور صحیح زبید سے یوں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ضیافت کی۔ جو کہ بطور مرسل روایت کے ہے قول زبید سے۔

(۲) ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن عبدان اہوازی نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو حسن بن حارث اہوازی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے، مسعر سے اس نے زبید سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم نے ضیافت فرمائی۔ اور رازی نے مذکورہ حدیث کو ذکر کر دیا ہے۔

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سُلمی نے، ان کو خبر دی ابوعمرو بن حمدان نے، ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے، ان کو اسحٰق بن منصور نے، ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے، ان کو عمرو بن بشر بن سرح نے، ان کو ولید بن سلیمان بن ابوسائب نے، ان کو واثلہ بن خطاب نے، اپنے والد سے اس نے اپنے دادا واثلہ بن اسقع سے وہ کہتے ہیں کہ رمضان شریف آیا اور ہم لوگ اہل صفہ میں تھے ہم لوگوں نے روزے رکھے ہم لوگ جب افطار کرتے تھے تو ہم میں سے ہر آدمی اہل صفہ کے آدمیوں کے پاس آتا اور ایک کو اپنے ساتھ لے جاتا رات کے کھانے کے لئے اور اس کو عشاء کا کھانا کھلایا۔

ایک رات ہمارے اوپر ایسی آئی کہ ہم لوگوں کو لینے کے لئے کوئی بھی نہ آیا۔ صبح ہم نے روزہ رکھ لیا (بھوکے پیٹ)۔ پھر دوپہر میں بھی ہمارے پاس کوئی لینے والا نہ آیا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے ہم نے جا کر ان کو پوری صورت حال بتلائی حضور اکرم ﷺ نے بھی تمام بیویوں کے پاس بندہ بھیج کر پوچھا کیا ہمارے ہاں گھر میں کوئی چیز ہے۔ ان میں سے کوئی ایک عورت بھی باقی نہ تھی مگر اس نے بھیجا تھا کہ تقسیم کر دیا جائے کسی ایک کے گھر میں کوئی چیز باقی نہ رہی تھی جو کوئی جاندار کھالیتا لہٰذا حضور اکرم ﷺ نے اہل صفہ سے کہا کہ تم لوگ اکٹھے ہو جاؤ۔ حضور اکرم ﷺ نے دعا کری۔ اللهم انی اسئلك من فضلك ورحمتك فانهٗ لايملكها الاانت۔ بس پھر کیا تھا آپ نے اعلان کر دیا اچانک بھونی ہوئی بکری اور روٹیاں اتر گئیں۔ حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا وہ ہمارے آگے رکھی پھر ہم نے کھایا اور پیٹ بھر گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم نے اللہ سے اس کا فضل اور رحمت مانگی ہے یہ اس کا فضل ہے اور اس نے رحمت ہمارے لئے جمع کر دی ہے۔

باب ۴۷

رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت سے عورت کی پانی کی مشکوں میں اضافہ ظاہر ہو گیا اور آثار نبوت ظاہر ہوئے

(اس حدیث کے بعض طرق غزوۂ خیبر کے آخر میں گذر چکے ہیں)

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے بطور املاء کے ۳۳۳ھ میں، ہمیں خبر دی محمد بن ایوب نے، ان کو ابوولید نے، ان کو حدیث بیان کی مسلم بن زریر نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابورجاء سے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عمران بن حصین نے کہ وہ سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا وہ لوگ رات بھر سفر کرتے رہے حتیٰ کہ جب صبح کا وقت قریب ہوا تو رسول اللہ ﷺ (تھک کر) سو گئے ان پر نیند غالب آگئی حتیٰ کہ سورج اُونچا آ گیا۔ پہلا شخص جو بیدار ہوا وہ ابوبکر صدیق ؓ تھے۔ طریقہ یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو نیند سے کوئی بھی نہیں جگاتا تھا حضرت عمر ؓ گئے وہ حضور اکرم ﷺ کے سر کے قریب بیٹھ گئے اور زور زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا شروع کیا۔

حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ جاگ گئے۔ جب وہ جاگ گئے تو سورج اس وقت کافی بلند ہو چکا تھا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کوچ کرو یہاں سے۔ ہم لوگوں کو لے کر چلے گئے حتیٰ کہ سورج خوب تیز ہوگیا پھر آپ اُترے اور ہم لوگوں کو نماز پڑھائی ایک آدمی سب لوگوں سے علیحدہ ہوگیا اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ جب وہ پیچھے ہٹا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے فلانے تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھی؟ اس نے کہا یارسول اللہ! ہمیں جنابت پہنچ گئی تھی (یعنی سوتے میں ناپاک ہوگیا تھا) حضور اکرم ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ وہ پاک مٹی کے ساتھ تیمّم کرلے اور نماز پڑھ لے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے جلدی کی سوار ہونے میں میں آپ کے سامنے پانی تلاش کررہا تھا اور تحقیق ہم لوگ شدید پیاس میں مبتلا تھے۔ ہم لوگ چل رہے تھے اچانک ہم نے دیکھا کہ ایک عورت دو مشکوں کے اوپر یادرمیان میں دونوں پیر لٹکائے ہوئے بیٹھی ہے۔ ہم نے اس سے پوچھا پانی کہاں ہے؟ وہ بولی اے ہے پانی نہیں ہے اے ہے نہیں ہے پانی۔ ہم نے کہا تیرے گھر اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ پانی کتنا دور ہے؟ اس نے بتایا کہ ایک دن اور ایک رات کی مسافت ہے۔

ہم نے اس سے کہا کہ چلو تم رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ بولی رسول اللہ کیا شئی ہے؟ ہم نے اس کو بالکل نہ جانے دیا حتیٰ کہ ہم اسے مجبور کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ اس عورت نے رسول اللہ ﷺ کو بھی وہی کچھ بتایا جو کچھ ہمیں بتایا تھا سوائے اس کے کہ اس نے ان سے کہا کہ میں بیوہ ہوں میرے یتیم بچے ہیں شوہر فوت ہوگیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے اس کی مشکوں سے منہ کے ساتھ کلی بھر لی اور دونوں مشکوں کے نچلے کونوں میں ڈال دی۔ ہم نے چالیس پیاسے آدمیوں نے وہ پانی پیا اور خوب سیر ہوگئے۔ اور ہم نے ساری اپنی مشکیں پانی کی بھرلیں جو ہمارے ساتھ تھیں اور وضو کے برتن بھی بھر لئے اور ہم نے جنب والے ناپاک آدمی کو غسل بھی کروادیا۔ ہاں ہم نے اونٹ کو پانی نہیں پلایا تھا۔ اور وہ عورت برابر پانی صاف کررہی تھی۔

پھر حضور اکرم ﷺ نے ہم سے کہا میرے پاس لے آؤ جو کچھ تمہارے پاس ہے۔ لہٰذا ہم نے روٹی کے بچے ہوئے ٹکڑے جمع کئے اور کھجوریں بھی حتیٰ کہ حضور اکرم ﷺ کے سامنے تھیلا بھر گیا حضور نے وہ اس عورت کو دے دیا اور فرمایا کہ یہ تم اپنے یتیم بچوں کے لئے لے جاؤ ان کو کھلاؤ۔ اور اچھی طرح جان لو کہ ہم نے تیرے پانی میں کوئی کمی نہیں کی ہے جب وہ اپنے گھر پہنچی تو بولی کہ میں آج سب سے بڑے جادو گر سے مل کر آئی ہوں یا پھر وہ واقعی نبی ہے جو وہ لوگ دعویٰ کررہے ہیں لہٰذا ان مجتمع نشانیوں کی وجہ اللہ نے اس کو ہدایت دے دی اور وہ مسلمان ہوگئی اور سارے اس کے گھر والے بھی مسلمان ہوگئے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوالولید سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے سلم بن زریر سے۔
(مسلم۔ کتاب المساجد۔ حدیث ۳۱۲ ص ۱/۴۷۴۔۴۷۶۔ بخاری کتاب المناقب۔ حدیث ۳۵۷۱۔ فتح الباری ۶/۵۸۰)

☆☆☆

باب ۴۸

حدیث میضأت

اور اس میں جو آثار نبوت اور دلائل صدق ظاہر ہوئے اس بارے میں

اس بارے میں حدیث سلیمان بن مغیرہ گذر چکی ہے جو ثابت بن عبداللہ بن رباح سے ابوقتادہ سے مروی ہے اور اسی طریق سے اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں۔

(۱) ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران عدل نے بغداد میں، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوجعفر محمد بن عمرو بن بختری رزاز نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن یزید بن ہارون نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، ان کو ثابت نے، عبداللہ بن رباح سے اس نے ابوقتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم پانی نہیں پاؤ گے تو پیاسے ہو جاؤ گے یعنی فلاں پانی کے مقام تک نہیں پہنچو گے تو مشرکین قبضہ کر لیں گے جلد باز لوگ چل پڑے پانی کی تلاش میں مگر میں رسول اللہ کو چپکا رہا اس رات چنانچہ رسول اللہ ﷺ کو ان کی سواری نے ایک طرف مائل کر دیا حضور اکرم ﷺ کو اونگھ آتی تو بار بار ایک طرف مائل ہو جاتے میں ان کو سہارا دیتا تو وہ سیدھے ہو جاتے۔ پھر مائل ہو جاتے پھر سیدھا کرتا پھر مائل ہو جاتے پھر سیدھا کرتا پھر مائل ہو گئے۔ قریب تھا کہ آپ اپنی سواری کے اُوپر سے لڑھک جاتے لہٰذا میں نے سیدھا کر دیا جس سے آپ جاگ گئے۔ پوچھا کہ کون ہو؟ میں نے کہا ابوقتادہ ہوں فرمایا اللہ تیری حفاظت کرے بوجہ اس کے کہ تم نے اللہ کے رسول کی حفاظت کی ہے۔

پھر فرمایا کہ ہم کچھ دیر آرام نہ کر لیں۔ آپ ایک درخت کی طرف مڑ گئے اور اترے۔ فرمایا تم دیکھو کیا تمہیں کوئی نظر آتا ہے میں نے کہا یہ سوار آیا ہے وہ سوار آ رہا ہے حتی کہ میں نے سات گنوائے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اچھا ہماری نماز کی حفاظت کرنا۔ کہتے ہیں کہ بس ہم سو گئے ہمیں سورج کی گرمی نے آ کر جگایا۔ ہم بیدار ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سوار ہو لئے اور چل پڑے ہم بھی جلدی جلدی سوار ہوئے پھر آگے جا کر اُترے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں ایک چھوٹا سا مشکیزہ ہے یا وضو والا برتن ہے۔ اس میں تھوڑا سا پانی ہے فرمایا کہ اس کو لے آؤ میرے پاس۔ میں اس کو لے آیا فرمایا کہ اس کو سیدھا کر کے جھکاؤ لہٰذا پورے لوگوں نے وضو کر لیا مگر پھر بھی اس برتن میں پانی کا گھونٹ باقی تھا مگر پانی اس کو محفوظ کر لوائے ابوقتادہ عنقریب اس کی بھی ایک شان ہوگی اس کے بعد بلال نے اذان دی حضور اکرم ﷺ نے دو رکعت پڑھیں فجر سے قبل اس کے بعد فجر کی نماز پڑھی اس کے بعد حضور اکرم ﷺ پھر سوار ہو گئے ہم لوگ بھی سوار ہو گئے لہٰذا بعض لوگوں نے بعض سے کہا ہم لوگوں نے نماز میں تفریط کی ہے (یعنی کوتاہی کی ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ کیا کہہ رہے ہو؟ اگر معاملہ ہے تمہارے دنیاوی بات کا تو پھر تم خود ہی جانو اگر تمہارے دین کی بات ہے تو پھر میری طرف رجوع ہو جاؤ۔

ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے اپنی نماز میں تفریط کی ہے آپ نے فرمایا کہ نیند کی صورت میں تفریط نہیں ہوتی۔ تفریط بیداری میں ہوتی ہے جب ایسی صورت ہو جایا کرے تو صبح ہو جایا کرے تو صبح اس کو اس کے وقت پر پڑھ لیا کرو۔ پھر فرمایا کہ قوم کے بارے میں اپنا خیال ظاہر کرو ہم لوگوں نے کہا آپ نے کل شام کو کہا تھا اگر صبح تم لوگ پانی تک نہ پہنچے تو تم شدید پیاسے ہو جاؤ گے لہٰذا لوگ پانی تک پہنچ گئے ہیں۔

کہتے ہیں کہ لوگوں نے جب صبح کی تو نبی کریم ﷺ کو موجود نہ پایا لہٰذا بعض لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پانی کے مقام تک پہنچ گئے ہیں۔ مگران لوگوں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے ان دونوں نے کہا اے لوگو! نبی کریم کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ تمہیں پانی کی طرف کھینچ کر لے جاتے۔ اگر لوگ ابوبکر وعمر کی بات مانیں تو کامیاب ہو جائیں گے تین بار کہا تھا جب دوپہر کا وقت سخت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ ان کے لئے موجود ہوئے لہٰذا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم ہلاک ہو گئے ہم پیاسے ہو گئے گردنیں ٹوٹ گئیں ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: آج کے دن تمہارے اوپر کوئی ہلاکت نہیں ہے۔ پھر فرمایا: اے ابوقتادہ! میرے پاس وہ پانی والا برتن لے آؤ۔

لہٰذا میں وہ حضور اکرم ﷺ کے پاس لے آیا۔ فرمایا اے عمر! کھول کر لے آؤ یعنی میرا پیالہ میں اسے کھول کر ان کے پاس لے آیا۔ حضور اکرم ﷺ نے وہ پانی اس میں اُنڈیلنا اور لوگوں کو پلانا شروع کیا تم لوگ اچھی طرح بھر کر پیو تم میں سے ہر شخص خوب سیراب ہو جائے گا لہٰذا پوری قوم نے پیا حتیٰ کہ کوئی بھی باقی نہ رہا میرے اور حضور اکرم ﷺ کے سوا لہٰذا انہوں نے میرے لئے بھی پانی ڈالا اور فرمایا پی لیجئے ابوقتادہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پہلے ہی لیجئے فرمایا کہ لوگوں کو پلانے والا آخر میں پیتا ہے لہٰذا میں نے بھی لیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خود پیا یعنی میرے بعد اور تا حال وہ پانی کا برتن اسی طرح تھا جس طرح پہلے تھا اس دن وہ تین سو آدمی تھے عبداللہ کہتے ہیں کہ عمران بن حصین نے مجھ سے سنا میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا مسجد میں انہوں نے پوچھا کہ یہ کون آدمی ہے۔ میں نے کہا کہ میں عبداللہ بن رباح انصاری ہوں۔ انہوں نے کہا کہ قوم زیادہ جانتی ہے اپنی حدیث کے بارے میں تم دیکھو کس طرح تم بیان کر رہے ہو میں اس رات ساتوں میں سے ایک تھا۔ جب میں فارغ ہوا تو وہ کہنے لگے کہ میں یہ پسند نہیں کرتا تھا کہ میرے سوا کوئی ایک بھی اس حدیث کو یاد کرے اور حفظ کرے۔ (مسلم ۱/۴۷۲)

حماد نے کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حمید بن بکر بن عبداللہ نے عبداللہ بن رباح سے اس نے ابوقتادہ سے اس نے نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل اور اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ نبی کریم ﷺ جب رات کے وقت سوتے تھے تو اپنے سیدھے ہاتھ کو تکیہ کے طور پر سر کے نیچے رکھ لیتے تھے اور جب صبح کے قریب لیٹتے تو اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھ لیتے اور کلائی کھڑی کر لیتے تھے۔ (یعنی کہنی نیچے ٹیک لیتے تھے)

(۲) اور ہمیں خبر دی ابوسعد احمد بن محمد مالینی نے، ان کو خبر دی ابواحمد عبداللہ بن عدی حافظ نے، ان کو خبر دی ابویعلیٰ نے، ان کو شیبان بن سعید بن سلیمان ضبعی نے، ان کو انس بن مالک نے، یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے لشکر تیار کیا تھا مشرکین کی طرف ان میں ابوبکر بھی تھے حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا زور لگا کر چلو بیشک تمہارے اور مشرکین کے درمیان پانی کا مقام واقع ہے اگر مشرکین ہم سے سبقت کر گئے پانی کی طرف (تو وہ قبضہ کر لیں گے) لہٰذا مسلمانوں پر بہت مشکل گذرے گی اور تم شدید پیاس میں مبتلا ہو جاؤ گے تم بھی اور تمہارے جانور بھی۔ کہتے ہیں کہ راوی نے حدیث ذکر کی۔ اور مکمل حدیث اس میں ہے جو جس کو ہمارے شیخ ابوعبداللہ حافظ نے ذکر کیا ہے ابومحمد مزنی سے اس نے ابویعلیٰ سے اس اسناد کے ساتھ اور کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ آٹھ سواروں سمیت پیچھے رہ گئے تھے میں ان کے ساتھ مل کر نواں تھا۔

انہوں نے اپنے اصحاب سے کہا تھا کیا تم لوگ راضی ہو اس پر کہ ہم لوگ تھوڑا سا سو لیں اس کے بعد اُٹھ کر لوگوں کو پیچھے سے مل جائیں گے انہوں نے کہا ٹھیک ہے یا رسول اللہ! چنانچہ وہ لوگ سو گئے مگر ان کو سورج کی تپش نے ہی اُٹھایا حضور اکرم ﷺ بیدار ہوئے اور آپ نے اپنے اصحاب کو جگایا۔ آپ نے ان سے فرمایا۔ آگے بڑھ جاؤ اور اپنی حاجت پوری کر لو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس لوٹ آئے۔ حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی موجود ہے؟ چنانچہ ایک آدمی نے ان میں سے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس وضو کا برتن ہے اس میں تھوڑا سا پانی ہے فرمایا کہ اس کو لے آیئے وہ لے آئے رسول اللہ ﷺ نے اس کو لے لیا اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا اور اس میں برکت کی دعا کی۔ پھر اپنے اصحاب سے فرمایا آ جاؤ تم وضو کر لو وہ آئے تو حضور اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ پر پانی اُنڈیلا۔ فرمایا کہ وضو کرو حتیٰ کہ سب نے وضو کر لیا۔

ان میں سے ایک آدمی نے اذان پڑھی اقامت کہی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو نماز پڑھائی اور لوٹے والے سے کہا محفوظ رکھ اپنے لوٹے کو عنقریب اس کی بھی ایک خبر ہوگی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سوار ہو گئے لوگوں کی طرف جانے کے لئے۔ اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کیا سمجھتے ہو کہ ہمارے دیگر لوگ (جو آگے چلے گئے تھے) کیا کر رہے ہوں گے لوگوں نے کہا اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں ایک نے فرمایا کہ ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ ہے۔ عنقریب لوگ کامیاب ہوں گے۔ حالانکہ مشرکین سبقت کر گئے تھے پانی کی طرف لہٰذا لوگوں پر سختی گذری اور شدید پیاس سے دوچار ہو گئے۔ خود بھی اُونٹ بھی اور گھوڑے اور ان کے دیگر مویشی بھی۔

حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہاں ہے لوٹے والا؟ اس نے جواب دیا میں یہ موجود ہوں یا رسول اللہ! فرمایا کہ میرے پاس لے آؤ اس کو۔ وہ لے آیا اور اس کے اندر تھوڑا سا پانی موجود تھا حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کو بلا کر فرمایا کہ تم لوگ آجاؤ اور وضو کرو۔ اور پانی پیو حضور اکرم ﷺ پانی اُنڈیلنے لگے حتی کہ سارے لوگوں نے پی لیا اور ان کی سواریوں نے پی لیا۔ اور اپنی سواریوں کو بھی پلا لیا ہے اور تمام چھوٹی بڑی مشکیں بھر لیں اور پانی کے تمام برتن بھر لئے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اُٹھے اور ان کے اصحاب بھی مشرکین کی طرف (مقابلے کے لئے) اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے منہ موڑ دیئے اور یوں اللہ نے اپنی نصرت اُتاری۔ اور پیٹھ دے کر بھاگنے کو منع فرمایا چنانچہ ٹھیک ٹھاک عظیم جنگ ہوئی اور انہوں نے بہت سارے لوگوں کو قید کیا اور کثیر غنیمتیں کر لے آئے لہٰذا رسول اللہ ﷺ کامیاب وکامران واپس واپس لوٹے اور نیکوکار بھی۔

باب ۴۹

بیر قُباء میں برکت کا ظہور

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسن علوی نے، ان کو خبر دی ابوحامد شرقی نے، ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے، وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ابراہیم بن طہمان نے، یحییٰ بن سعید سے انہوں نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ حضرت انس بن مالک ان کے پاس آئے تھے قباء میں اور انہوں نے اہل قباء سے اس کنویں کے بارے میں پوچھا تھا جو کہ وہاں پر تھا کہتے ہیں کہ میں نے ان کو اس کی نشاندہی کی انہوں نے فرمایا کہ واقعی وہ یہیں تھا بیشک ایک آدمی پانی لاد کر لے جاتا تھا اپنے گدھے پر وہ ڈول کھینچتا تھا ہم اس کو اس لئے نکالتے تھے۔

لہٰذا رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تھے آپ نے حکم دیا ان کے لئے ڈول بھرا گیا یا تو انہوں نے اس میں سے وضو کیا اس میں اپنا لعاب دھن ملا دیا پھر آپ ﷺ نے حکم دیا وہ دوبارہ اسی کنویں کے اندر ڈال دیا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے اس سے پانی کھینچا نہیں جاتا تھا میں نے ہمیشہ دیکھا کہ وہ بہتا رہتا تھا اس کے بعد اس پر تشریف لائے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۱۰۱)

مصنف کہتے ہیں :

میں کہتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کے لئے اس قسم وجنس میں آثار ظاہر ہیں حدیبیہ میں۔ تبوک میں اور ان دونوں کے ماسوا میں جن کا ذکر گزر چکا ہے اپنے اپنے مقام پر بحمد اللہ تعالیٰ۔

☆☆☆

باب ۵۰

اس بکری کا تذکرہ جو ظاہر ہوئی

اس کا دودھ نکالا گیا اس نے سیر کیا پھر وہ چلی گئی پھر نہ پائی گئی

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں، ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو محمد بن فرج ازرق نے، ان کو حدیث بیان کی عصمہ بن سلیمان خزاز نے، ان کو خلف بن خلیفہ نے، ابوہاشم رمانی سے، اس نے نافع سے ان کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت حاصل تھی وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سفر میں رسول اللہ ﷺ کیساتھ تھے۔ ہم لوگ چار سو آدمی تھے ہم ایک ایسے مقام پر اُترے جہاں پانی نہیں تھا یہ بات اصحاب رسول پر مشکل گذری۔ سب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بہتر جانتے ہیں

کہتے ہیں کہ کہیں سے ایک بکری آئی اس کے دو سینگ تھے آ کر وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑی ہوگئی حضور اکرم ﷺ نے اس کا دودھ دوہا اور پیا حتی کہ خوب سیر ہو گئے اور آپ نے اپنے اصحاب کو پلایا وہ بھی خوب سیر ہو گئے اس کے بعد فرمایا کہ اے نافع! آج رات تم اس کے مالک بن جاؤ مگر میں تمہیں نہیں دیکھتا کہ تم مالک بن سکو گے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو پکڑ لیا میں نے اس کے لئے کھونٹی گاڑی۔ میں نے رات کا کچھ حصہ نماز میں قیام کیا مگر مجھے وہ بکری نظر نہ آئی۔ میں نے جب آگے بڑھ کر دیکھا تو اس کی وہ رسی پڑی ہوئی تھی جس کے ساتھ اس کو باندھا تھا لہٰذا میں حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آ کر ان کو اطلاع دی اس سے قبل کہ وہ مجھ سے پوچھتے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے نافع وہ ہی ذات اس کو لے گئی جو لے آئی تھی۔ (تاریخ ابن کثیر ۶/۱۰۳)

اور کتاب محمد بن سعید میں ہے کہ ہمیں خبر دی خلف بن ولید ابوالولید ازدی نے، ان کو خلف بن خلیفہ نے، ابان بن بشیر سے، اس نے اہل بصرہ کے ایک شیخ سے اس نے نافع سے اس نے اسی روایت کو ذکر کیا۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے، ان کو ابواحمد بن عدی نے، ان کو عباس بن محمد بن عباس نے، ان کو احمد بن سعید بن ابومریم نے، ان کو ابوحفص ریاحی نے، ان کو عامر بن ابو عامر خزاز نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو حسن بن سعد نے، یعنی مولیٰ ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میرے پاس کوئی بکری پکڑ کر لے آؤ اس وقت اس مقام پر کوئی بکری وغیرہ کا نام نشان بھی نہیں تھا مگر میں ان کے پاس ایک دودھیل بکری لے آیا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے خود ہی اس کو دوہا۔ یا پھر کہ میں نے اسے دوہا۔ اور اس کو اسی کے ساتھ باندھ دیا اور میں نے اس کے بارے میں حفاظت کرنے کا بھی کہہ دیا۔ کہتے ہیں کہ پھر ہم کوچ کرنے میں مصروف ہو گئے لہٰذا میں نے دیکھا کہ بکری غائب ہے میں نے کہا یا رسول اللہ! بکری موجود نہیں ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کا بھی کوئی مالک ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۱۰۳)

(۳) ہمیں خبر دی استاذ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک رحمۃ اللہ نے، ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے، ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو ابوداؤد طیالسی نے، ان کو زہیر نے، ان کو ابواسحٰق نے، خباب کی بیٹی سے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بکری لے کر آئی تھی حضور اکرم ﷺ نے اس کو رسی کے ساتھ باندھ دیا اور اس کا دودھ نکالا اور فرمایا کہ تمہارے پاس جو سب سے بڑا برتن ہو لے کر آؤ لہٰذا ہم اس کے پاس آٹا گوندھنے والا بڑا ٹب لے کر آئے حضور اکرم ﷺ نے اس میں اس کا دودھ نکالا حتی کہ اس کو بھر دیا پھر فرمایا پیو تم بھی اور تمہارے پڑوسی بھی۔ (تاریخ ابن کثیر ۶/۱۰۲)

☆☆☆

باب ۵۱

حضور اکرم ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بارش طلب کرنا

اور اللہ تعالیٰ کا اس کو قبول کرنا اس کے بعد حضور اکرم ﷺ کا بادل ہٹانے کی دعا کرنا جب لوگوں نے بارش کی زیادتی کی ان کے سامنے شکایت کی تھی اور اللہ تعالیٰ کا اس دعا کو بھی قبول کرنا

اس بارے میں جو آثار نبوت ظاہر ہوئے

(۱) ہمیں خبر دی عبداللہ حافظ اور ابوعبداللہ اسحٰق بن محمد بن یوسف سوسی نے، ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن ولید بن مزید نے، ان کو خبر دی میرے والد نے، ان کو اوزاعی نے، ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے، ان کو انس بن مالک ؓ نے وہ کہتے ہیں کہ عہدِ رسول میں لوگوں کو خشک سالی سے واسطہ پڑا یا قحط سالی سے۔ ایک دن حضور اکرم ﷺ ممبر پر خطبہ ارشاد فرمارہے تھے حضور کے پاس ایک دیہاتی آیا عرض کیا یارسول اللہ! مال مویشی ہلاک ہوگئے سب بال بچے بھوکے مر رہے ہیں آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں رسول اللہ! نے دست دعا بلند کر دیئے ہم آسمان پر بادل کا ٹکڑا بھی نہیں دیکھ رہے تھے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ابھی تک حضور اکرم ﷺ نے اپنے دعا والے ہاتھ نیچے نہیں کئے تھے کہ اچانک بادل اُٹھے پہاڑوں کی مثل پھر ابھی تک ممبر سے نہیں اُترے تھے حتی کہ میں نے دیکھا کہ بارش آپ کی داڑھی کے اوپر سے گر رہی ہے اس دن ہمارے لئے بارش ہوئی اگلی صبح ہوگئی اور اس سے اگلے دن بارش حتی کہ اگلا جمعہ آ گیا پھر وہی اعرابی کھڑا ہوا اور بولا یا کوئی آدمی کہنے لگا یارسول اللہ! گھر گرنے لگے ہیں بال بچے بھوکے ہوگئے ہیں ہمارے لئے دعا کریں پھر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اُٹھائے اور کہا اللھم حوالینا ولا علینا۔ اے اللہ! ہمارے اردگرد پہاڑوں پر یا دور برسا دو ہمارے اوپر نہ برساؤ۔

آپ جس کونے کی طرف انگلی کا اشارہ کرتے جاتے تھے اسی طرف سے بادل ہٹ جاتا حتی کہ مدینہ تاج کی مثل ہوگیا اور وادی بہنے لگی وادی قناۃ مہینہ بھر بہتی رہی جس کونے سے کوئی آیا اسی نے ہی بتایا کہ بہت بارش ہوئی ہے۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں کئی طرق سے اوزاعی سے۔

(بخاری۔ کتاب الاستسقاء۔ فتح الباری ۵۱۹/۲۔ مسلم۔ کتاب صلوٰۃ الاستسقاء۔ حدیث ۹ ص ۶۱۴/۲)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن بکر بن داسہ نے، ان کو ابوداود نے، ان کو مسدد نے، ان کو حماد بن زید نے، ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے، انس بن مالک سے اور یونس بن عبید سے، اس نے ثابت سے اس نے انس ؓ سے تحقیق اہل مدینہ کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قحط آن پہنچا آپ ﷺ جمعہ کے دن وعظ فرمارہے تھے اچانک ایک آدمی اُٹھ کھڑا ہوا اس نے کہا یارسول اللہ! مویشی اور بکریاں ہلاک ہوگئے ہیں آپ اللہ سے دعا فرمائیں اللہ کوئی رحمت کی بارش دے۔

حضور اکرم ﷺ نے دعا کے لئے ہاتھ دراز کر لئے انس ؓ کہتے ہیں کہ اس وقت آسمان سے شیشے کی مثل بالکل صاف تھا چنانچہ تیز ہوا اُٹھی پھر وہ بادلوں کو اُٹھا لائی پھر وہ جمع ہو گئے اس کے بعد بارش ہوتی رہی آئندہ جمعہ تک چنانچہ وہی یا کوئی اور آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! گھر گر گئے ہیں اللہ سے دعا کریں کہ اس کو روک دے حضور اکرم ﷺ مسکرادیئے پھر دعا کی اے اللہ! ہمارے اردگرد ایسا ہی کر اوپر نہ برسا میں نے بادل کی طرف دیکھا کہ وہ پھٹ رہا ہے مدینے کے اردگرد گویا کہ وہ تاج ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مسدد سے۔ (فتح الباری ۲/ ۵۰۸)

(۳) ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے، ان کو خبر دی ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے کوفے میں، ان کو جعفر بن عنبسہ نے، ان کو عبادہ بن زیاد ازدی نے، سعید بن خثیم ھلالی سے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو بکر احمد بن حارث فقیہ اصفہانی نے ان کو خبر دی ابو محمد بن حیان نے، ان کو ابو شیخ اصفہانی نے، ان کو عبدالرحمٰن بن حسن نے، ان کو احمد بن رشید بن خثیم ہلالی نے، ان کو ابو معمر سعید بن خثیم عمی نے، مسلم ہلائی سے اس نے، انس بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی آیا نبی کریم ﷺ کے پاس اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم آپ کے پاس آئے ہیں کہ نہ کوئی اونٹ چل سکتا ہے اور نہ ہی کوئی بچہ روسکتا ہے۔ اس نے اس وقت شعر پڑھے۔

اتينـاك والعذراء يدمى لبانُها	وقد شغلت ام الصبى عن الطفل
والقى بكفيه الصبى استكانة	من الجوع ضعفا مايمرو لا يُخلى
ولا شئ ممّا ياكل الناس عند نا	سوى الحنظل العامى والعلهز الفسلَ
وليس لنا الا اليك فرارنا	واين فرارالناس الاالى الرسل

لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر کھینچتے ہوئے اُٹھے حتیٰ کہ ممبر پر چڑھے پھر آپ نے دونوں اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا لئے اور دعا کی اے اللہ! ہمیں بارش کا پانی پلایئے کثیر پانی سیراب کرنے والی بارش، سبزہ اُگانے والی بارش، میٹھا پانی مسلسل بارش، جلدی والی بارش نہ کہ دیر کرنے والی، نافع نہ کہ نقصان دینے والی جس کے ساتھ جانوروں کے دودھ بھر جائیں اور جس کے ساتھ کھیت اُگ جائیں جس کے ساتھ زمین زندہ ہو جائے اپنی موت (اور خشک سالی کے بعد) اسی طرح مردے بھی زمین سے باہر آئیں گے۔

اللہ کی قسم ابھی تک حضور اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ واپس اپنے سینے کی طرف نہیں لوٹائے تھے کہ آسمان نے اپنے دہانے کھول دیئے لہٰذا اہل دیہات التجا کرتے ہوئے آئے یارسول اللہ! غرق ہو گئے ڈوب گئے بچاؤ بچاؤ لہٰذا حضور اکرم ﷺ نے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھائے اور کہا کہ ہمارے اردگرد برسا ہمارے اوپر نہ برسا لہٰذا بادل مدینے سے چھٹ گئے حتیٰ کہ ایسا لگا جب تاج ہے۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کی پچھلی داڑھیں ظاہر ہو گئیں پھر فرمایا ابو طالب کے لئے نیکی ہے اگر وہ زندہ ہوتا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔ کون سنائے گا ہمیں اس کا قول؟ لہٰذا علی بن ابو طالب ؓ کھڑے ہو گئے بولے یارسول اللہ! شاید آپ یہ اشعار چاہتے ہیں۔ شعر

وابيض يستسقى الغمام بوجهه	ثمال اليتامىٰ عصمة للا رامل
يلو ذبه الهُلّال من ال هاشم	فهم عنده فى نعمة وفواضل
كذبتم وبيت الله يبزى محمدا	ولما نقاتل دونه ونناضل
ونسلمه حتى نصرع حوله	ونذهل عن ابنائنا والحلائل

کہتے ہیں کہ بنو کنانہ کا ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے یوں کہا۔

لك الحمد والحمد ممن شكر	سُقينا بوجه النبى المطر
دعا الله خالقه دعوة	اليه واشخص منه البصر

فلم یك الا کالقاء الرداء	اواسرع حتی رأینا الدّرر
رقاق العوالی جم البعاق	اغاث به اللہ علینا مضر
وکان کما قال عمه	ابوطالب ابیض ذو غرر
به اللہ یسقی الغمام	وهذا العیان لذاك الخبر
ومن یشکر اللہ یلقی المزید	ومن یکفر اللہ یلقی الغیر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر شاعر بھی اچھی بات کرتا ہے تو تم نے اچھی بات کہی ہے۔ (تاریخ ابن کثیر ۶/۹۰-۹۱)

(۳) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابواحمد محمد بن احمد بن شعیب عدل نے، ان کو ابوعمرو محمد بن عبدالرحمٰن بن صالح تمار نے بصرہ میں، ان کو احمد بن رشید بن خیثم کوفی ہلالی خزاز نے، ان کو ان کے چچا سعید بن خثیم نے، مسلم ملائی سے، اس نے انس بن مالک سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اچانک ان کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہا کہ ہم آپ کے پاس آئے ہیں۔ اس نے اسی روایت کو ذکر کیا ہے اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اللہ کی حمد وثناء کی اس کے بعد انہوں نے آسمان کی طرف دونوں اپنے ہاتھ اُٹھا دیئے۔ اور راوی نے دعا کے اندر جلدی کا لفظ بھی اضافہ کیا ہے۔

(۴) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعلی حسین بن علی بن یزید حافظ نے، ان کو محمد بن اسحٰق ثقفی نے، ان کو ابوبکر بن ابونضر نے، ان کو ابوالنضر نے، ان کو ابوعقیل ثقفی عبداللہ بن عقیل نے، ان کو عمر بن حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے، ان کو سالم نے، اپنے والد سے، وہ کہتے ہیں کہ میں بسا اوقات شاعر کا قول ذکر کرتا اور میں رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی طرف دیکھتا۔ ممبر پر وہ بارش مانگ رہے تھے آپ اُترے نہیں تھے کہ ہر پرنالہ زور زور سے بہنے لگا لہٰذا میں یہ شعر مکرر کہتا۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه	ربیع الیتامیٰ عصمة للارامل

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے جیسے ہی بس کہتے ہیں کہ کہا عمر بن حمزہ نے، ہمیں حدیث بیان کی سالم نے، اپنے والد سے۔
(فتح الباری ۲/۴۹۴)

(۵) ہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث اصفہانی نے، ان کو ابومحمد بن حیان نے، ان کو عبداللہ بن مصعب نے، ان کو عبدالجبار نے، ان کو مروان بن معاویہ نے، ان کو محمد بن ابوذئب مدنی نے، عبداللہ بن محمد بن عمر بن حاطب جمحی نے، ابووجزہ یزید بن عبید سلمی نے، وہ کہتے ہیں جب رسول اللہ غزوۂ تبوک سے واپس لوٹے تو ان کے پاس بنوفزارہ کا ایک وفد آیا یہ دس سے زیادہ آدمی تھے ان میں خارجہ بن حصن اور حُر بن قیس تھے یہ ان سب میں چھوٹے تھے یہ عیینہ بن حصن کے بھتیجے تھے یہ لوگ آکر دار رملہ بنت حارث انصاری میں اُترے تھے۔ وہ دبلے اونٹوں پر قحط زدہ حالت میں آئے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اسلام کے قریب آنے والے۔

رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا ان کے شہروں کے بارے میں بولے یا رسول اللہ ہمارے شہر قحط زدہ ہوگئے ہیں۔ ہمارے اطراف خشک ہوگئے ہیں ہمارے عیال اور بال بچے چڑ چڑے ہوگئے ہیں ہمارے مویشی ہلاک ہوگئے ہیں آپ [illegible] دعا کریں کہ وہ ہمارے لئے بارش عطا کردے۔ اور آپ ہمارے لئے سفارش کریں اپنے رب کی طرف اور تیرا رب تیری طرف سفارش کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ پاک ہے تیری ہلاکت ہو۔ میں سفارش کروں گا اپنے رب کی بارگاہ میں۔ وہ کون ہوسکتا ہے؟ جس کی طرف ہم سب کا رب سفارش کرے۔ کوئی نہیں سوائے اللہ کے جو عظیم ہے۔ جس کی کرسی ارض سماء سے فراخ ہے وہ چلکار کر رہی ہے اس کی عظمت سے اور اس کے جلال سے جیسے نیا کجاوہ آواز کرتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ البتہ ہنستا ہے تمہاری پراگندگی اور غبار آلودگی سے اور

تمہارے ایذا سے اور تمہارے لئے بارش کے قریب آ جانے سے۔ (یعنی بارش تمہارے لئے ہونے والی ہے) اعرابی نے کہا کیا ہمارا ربّ ہنستا ہے یارسول اللہ! فرمایا کہ جی ہاں اعرابی نے کہا یارسول اللہ! جو ربّ خیر پر ہنستا ہے ہم لوگ اس سے غافل رہ کر ہرگز مفلس نہیں رہ سکتے (یعنی ایسے ربّ سے تعلق قائم کر رہے ہیں) حضور اکرم ﷺ اعرابی کی بات سن کر ہنس دیئے۔ پھر آپ اُٹھے ممبر پر چڑھے اور کچھ کلمات ارشاد فرمائے اور دعا کے لئے ہاتھ بلند کر دیئے۔ وکان رسول اللہ لایرفع یدیه فی شئ من الدعآء الا فی الاستسقاء۔ آپ ﷺ کسی دعا میں یوں ہاتھ نہیں اُٹھایا کرتے تھے مگر صرف بارش کی طلب کی دعا میں۔ آپ ﷺ نے اس قدر ہاتھ بلند کئے کہ ان کی بغلوں کی سفیدی دیکھی جانے لگی اور اس وقت جو آپ کی دعا میں سے یاد اور محفوظ کی گئی وہ یہ تھی۔

اے اللہ! اپنے شہر کو اور اپنے جانداروں کو بارش کا پانی پلا۔ اور اپنی رحمت کو پھیلا! اور اپنے مردہ اور ویران شدہ شہر کو زندگی اور آبادی عطا فرما اے اللہ! ہمیں سبزہ اُگانے والی بارش عطا فرما پکنے والی خوشگوار بارش ہو۔ چراگاہیں آباد کرنے والی بارش ہو موسلا دھار بارش ہو۔ فراخ اور وسیع بارش ہو جلدی آنے والی بارش ہو دیر سے نہ آنے والی ہو نفع دینے والی ہو نقصان نہ پہنچانے والی ہو۔ اے اللہ رحمت والی بارش برسا عذاب والی بارش نہ برسا۔ گھروں کو ڈھا دینے والی بارش نہ ہو غرق کر دینے والی بارش نہ ہو۔ مٹا دینے والی نہ ہو اے اللہ ہمیں بارش عطا فرما اور دشمن کے خلاف ہماری مدد فرما۔

لہٰذا ابولبابہ اُٹھ کھڑے ہوئے یعنی ابولبابہ بن عبدالمنذر ر۔ عرض کیا یارسول اللہ! بیشک کھجوریں ابھی تک کھلیان میں پڑی ہیں (یعنی کھلی زمین کے اُوپر پڑی ہوئی ہیں)۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما پھر ابولبابہ نے تین بار کہا کہ کھجوریں کھلیان پر پڑی ہیں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ ہمیں بارش عطا فرما۔ ابولبابہ بحالت عریاں کھڑے ہوئے وہ اپنے مرید کا یعنی کھلیان اور کھجور رکھنے کی جگہ کا راستہ روکنے اور کھجوروں کا تحفظ کرنے لگے اپنے تہہ بند کے ساتھ۔ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم آسمان پر بادل کا چھوٹا سا ٹکڑا ابھی موجود نہیں تھا اور نہ ہی مسجد اور سلع پہاڑی کے درمیان کوئی عمارت تھی نہ کوئی گھر تھا (کہ کوئی آڑ ہوتی کہ کچھ نظر نہ آتا بلکہ سب کچھ نظر آ رہا تھا) بس ہم نے دیکھا کہ سلع کے پیچھے سے بادل نمودار ہوا ڈھال کی مثل جب وہ آسمان کی بیچ میں آیا تو وہ پھیل گیا اور وہ لوگ (یہ منظر اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے تھے۔ اس کے بعد بارش برسی اللہ کی قسم انہوں نے چھ دن تک سورج نہیں دیکھا۔

اور ابولبابہ اُٹھ کھڑے ہوئے عریاں حالت میں وہ اپنے تہہ بند کے ساتھ اپنے کھلیان کے بہاؤ کو بند کرنے لگے تا کہ وہاں سے کھجوریں بہہ کر نکل نہ جائیں۔ لہٰذا اس آدمی نے کہا یارسول اللہ! یعنی جس نے سوال کیا تھا دعا کے لئے کہ بارش طلب کریں ان کے لئے۔ اس نے کہا مال تباہ ہو گئے ہیں راستے منقطع ہو گئے ہیں۔ پھر حضور اکرم ﷺ ممبر پر چڑھے اور دعا فرمائی ہاتھ اُٹھا کر اس قدر دراز کئے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی اس طرح دعا کی اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا ہمارے اُوپر نہ برسا۔ ٹیلوں اور پہاڑوں پر برسا نشیبوں اور وادیوں میں برسا جنگل جھاڑیوں میں درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر برسا۔ بند بادل صاف ہو گیا مدینے سے جیسے کپڑا دھل کر صاف ہو جاتا ہے۔

(البدایة والنهایة ۶/۹۱-۹۲)

(۶) ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسین بن علی بن مؤمل نے، ان کو ابو احمد محمد بن محمد حافظ نے، ان کو عبدالرحمٰن بن ابو حاتم نے، ان کو محمد بن حماد طہرانی نے، ان کو سہل بن عبدالرحمٰن المعروف سندھی بن عبداللہ نے عبداللہ بن ابو اویس سے، اس نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے اس نے سعید بن میبّب سے، اس نے ابوامامہ بن عبدالمنذر رانصاری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن بارش طلب کی تھی اور دعا اس طرح کی اے اللہ! ہمیں بارش عطا کر دے ہمیں بارش عطا فرما۔ ابولبابہ کھڑے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ! کھجوریں کھلی جگہوں پر پڑی ہیں حالانکہ آسمان پر کوئی بادل ہم نہیں دیکھ رہے تھے۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ ہمیں بارش عطا کر۔

پھر ابولبابہ کھڑے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ! کھجور کھلیان میں پڑی ہیں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے کہا اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔ لہٰذا ابولبابہ اُٹھ کر اپنے تہہ بند سے بہاؤ کا راستہ روکنے لگے۔ آسمان نے بارش کے لئے دہانے کھولے اور بارش ہونے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے

ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اس کے بعد انصار ابولبابہ کے پاس سے گذرے اس کو کہہ رہے تھے اے ابولبابہ اللہ کی قسم بیشک آسمان ہرگز صاف نہیں ہوگا جب تک تم عریاں حالت میں کھڑے نہیں ہوگے اور اپنے کھلیاں کا راستہ اپنے تہہ بند سے نہیں بند کروگے جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ کہتے ہیں کہ ابولبابہ کھڑے ہوگئے عریاں حالت میں انہوں نے اپنے تہہ بند سے کھلیان کے بہاؤ کا راستہ روکا کہ آسمان کھل گیا۔ (البدایۃ والنہایۃ ۹۲/۶)

(۷) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے، ان کو خبر دی سعید بن ابومریم نے، ان کو یحییٰ بن ایوب نے، ان کو ابن زحر نے، علی بن یزید سے اس نے قاسم سے، اس نے ابوامامہ باھلی سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ کے دن مسجد میں کھڑے ہوئے آپ نے تین بار اللہ اکبر کہا پھر دعا کی اے اللہ ہمیں بارش عطا کریں یہ بھی تین بار کہا۔ اے اللہ گھی اور دودھ اور چربی اور گوشت ہمیں کھلا پلا (بارش کے نتیجے میں) ہمیں آسمان پر کوئی بادل نظر نہیں آرہا تھا بس ہوا چلی اور اس کا غبار اُٹھا پھر بادل جمع ہوگیا۔ اور آسمان چھپ گیا اہل بازار شور مچانے لگے (سامان سنبھالو بچو بارش آگئی) رسول اللہ ﷺ ہٹے۔ میں بس لوٹا اور میں حضور کی رفتار کے ساتھ چل رہا تھا اور وہ فرما رہے تھے۔ یہی اپنے رب کے ساتھ جدید عہد تھا تمہارے لئے۔

(۸) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان فقیہ نے، ان کو حسن بن مکرم نے، ان کو شبابہ نے، ان کو شعبہ نے، عمرو بن مرہ سے اس نے سالم بن ابوالجعد بن سبط سے، اس نے کعب بن مرّہ سے کہا یا مرہ بن کعب بہری اس نے ہمیں حدیث بیان کی ایک حدیث جس کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی شعبہ کہتے ہیں کہ حبیب بن ثابت نے، اس میں یہ اضافہ کیا ہے اسی اسناد کے ساتھ کہ ابوسفیان نے، نبی کریم ﷺ سے کہا تھا میں ایسی قوم کی طرف سے تیرے پاس آیا ہوں (جن کے اونٹوں کا کمزوری اور خشک سالی سے یہ حال ہے) کہ ان کو نکیل نہیں ڈالی جارہی۔ ان کے لئے کوئی چرواہا زادسفر نہیں بنا سکتا اس کے بعد راوی حدیث عمرو کی طرف لوٹتے ہیں) کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دعا میں اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما سبزہ اُگانے والے کثیر پانی والی موسلہ دھار چراگاہ میں آباد کرنے والی فائدے دینے والی نقصان نہ دینے والی جلدی آنے والی دیر نہ کرنے والی۔ شعبہ نے کہا کہ حبیب بن ثابت نے یہ اضافہ کیا ہے فرمایا کہ بارش نہ ٹھہری مگر جمعہ کے وقت حتیٰ کہ ہمیں بارش مل گئی۔

باب ۵۲

امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کے چچا کے ذریعہ بارش طلب کرنا اور اللہ کا ان کی دعا کو قبول کرنا بارش کے لئے

(۱) ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو خبر دی ابوسعید بن اعرابی نے، ان کو حسن بن محمد بن صباح نے، زعفرانی نے، ان کو ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو ان کے چچا ثمامہ نے، انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ اہل عرب جب قحط وخشک سالی میں مبتلا ہوتے تھے تو بارش مانگتے تھے اور اپنے ساتھ دعا کے وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو لے جاتے تھے اور یوں دعا کرتے۔

اللّٰهم اِنَا کُناَّ اِذَا قُحِطنَا نَتوَسَّلُ اِلَیكَ بِنَبِیّنَا واَنَّا نَتوَسَّلُ اِلَیكَ الیَومَ بِعَمِّ نَبِیّنَا فَاسقِنَا

اے اللہ! ہم لوگ جب قحط میں مبتلا ہوتے تھے (اور تیرے نبی کریم ﷺ موجود اور سلامت ہوتے تھے) تو ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کو توسُّل پیش کرتے تھے (یعنی تیری بارگاہ میں قریب ہونے کا سبب اور وسیلہ بناتے تھے اور اب جب کہ وہ ہمارے درمیان نہیں رہے) تیری بارگاہ میں وسیلہ لاتے ہیں اپنے نبی کے چچا کو، کہتے ہیں پھر وہ بارش عطا کئے جاتے۔

فرماتے ہیں کہ بارش برسنا شروع ہوگئی۔

اور زعفرانی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس وقت جب لوگ قحط میں واقع ہو جاتے تھے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب کے ساتھ بارش کی دعا مانگتے تھے اور یوں کہتے اے اللہ! بیشک ہم لوگ تیری طرف وسیلہ (تیری بارگاہ میں نزدیک ہونے کا سبب وذریعہ بناتے) تھے ہمارے پیارے نبی ﷺ کو اور تُو ہمیں بارش عطا کیا کرتا تھا (اور اب) ہم وسیلہ کرتے ہیں تیری طرف آج ہمارے نبی کے چچا کو لہٰذا ہمیں بارش عطا فرما! لہٰذا بارش عطا کی جاتی ان کو میرے شیخ کی کتاب سے یہ جملہ ساتھ ہو گیا (ابومحمد) اس نے ذکر کیا ہے۔

دور تحقیق اس کو روایت کیا ہے بخاری صحیح میں زعفرانی سے بطور موصول روایت کے۔

(بخاری۔ کتاب الاستسقاء۔ حدیث ۱۰۱۰۔ فتح الباری ۲/۴۹۴)

باب ۵۳

خادم رسول اللہ ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا اپنی زمین کی سیرابی کے لئے بارش کی دعا کرنا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو ابواحمد حافظ نے، اس کو محمد بن ابراہیم بن شعیب فزاری نے، ان کو ابن ابوشوارب نے، ان کو جعفر بن سلیمان نے، ثابت بنانی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زمین پر کام کرنے والا اور ان کی دیکھ بھال کرنے والا شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوحمزہ آپ کی زمین پیاسی پڑی ہے پھر وہ میدان کی طرف نکلے انہوں نے نماز پڑھی جس قدر اللہ نے ان کے لئے مقدر فرمائی تھی اور دعا بھی کی تھی لہٰذا بادل اُمنڈ آئے تھے اور ان کی زمین کو چھپا لیا تھا اور خوب برسے تھے۔

حتی کہ ان کا قطعہ اراضی پانی سے بھر گیا تھا یہ گرمی کا موسم تھا اس نے بعض اہل خانہ کو بھیجا اور کہا کہ دیکھ کر آؤ بارش آ پہنچی؟ معلوم ہوا کہ ان کی زمین تک ہی محدود رہی ہے اس سے آگے نہیں بڑھی۔ (گویا کہ صرف ان کی ہی زمین کو سیراب کرنے کے لئے بارش آئی تھی)۔

(ابن عساکر ۳/۸۵)

☆☆☆

باب ۵۴

نبی کریم ﷺ کا ورثہ کی کھجور کے لئے دعا کرنا یہ عبداللہ بن عمرو بن حزم کا ورثہ تھا حتی کہ اللہ نے ان کا قرض ادا کر دیا مگر ان میں کوئی کمی نہ واقع ہوئی اس بارے میں آثار نبوت کا ظہور

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو جعفر بن محمد بن شاکر صائغ نے، ان کو محمد بن سابق نے ان کو شیبان نے فراس سے، وہ کہتے ہیں کہ شعبی نے کہا ہے مجھے حدیث بیان کی ہے جابر بن عبداللہ نے، یہ کہ ان کے والد اُحد والے دن شہید کر دیئے گئے تھے۔ اور وہ چھ بیٹیاں چھوڑ گئے تھے اور کثیر قرض چھوڑ گئے تھے جب کھجوریں پکنے کا وقت آیا تو وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد اُحد والے دن شہید کر دیئے گئے تھے اور وہ اپنا ان پر کثیر قرضہ چھوڑ کر مرے ہیں میں یہ پسند کرتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کا لحاظ کریں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور کھجور ایک طرف اکٹھی کر دو میں نے ایسا ہی کیا اس کے بدلے میں حضور اکرم ﷺ کو بلایا قرض خواہوں نے جب حضور اکرم ﷺ کو دیکھا اسی وقت سب نے مجھے گھیر لیا حضور اکرم ﷺ نے جب ان کو یہ کرتے دیکھا تو آپ نے ان میں سے بڑی ڈھیری کے اردگرد تین بار چکر لگایا اس کے بعد اس کے اوپر بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ (وہ آ گئے تو) آپ نے مسلسل ان کو بھر بھر کر دینا شروع کیا حتی کہ اللہ نے میرے والد کی امانت (قرضہ) ادا کر دیا اور میں اللہ کی قسم خوش تھا اس پر کہ اللہ نے میرے والد کا قرض ادا کر دیا خواہ میں اپنے بھائیوں کے پاس ایک کھجور کا دانہ بھی نہ لے جاؤں۔ اللہ کی قسم ساری ڈھیریاں باقی رہ گئیں تھیں حتی کہ میں اس ڈھیری کو دیکھے جا رہا تھا جس پر حضور اکرم ﷺ بیٹھے تھے ایسے لگ رہا تھا جیسے کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں۔ (کتاب الوصایا۔ فتح الباری ۵/۴۱۳)

محمد بن سابق سے یا فضل بن یعقوب سے اس نے محمد بن سابق سے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابو طاہر فقیہ اور ابوزکریا بن اسحٰق اور ابوسعید بن ابوعمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے، ان کو خبر دی انس بن عیاض نے، ان کو ہشام بن عروہ نے، ان کو وہب بن کیسان نے، جابر بن عبداللہ سے اس نے ان کو خبر دی ہے کہ ان کے والد وفات پا گئے تھے اور اپنے اوپر تیس وسق ایک یہودی کا قرض چھوڑ گئے تھے۔ جابر نے اس سے مہلت مانگی مگر اس نے مہلت نہ دی بلکہ مہلت دینے سے انکار کر دیا لہٰذا جابر نے رسول اللہ ﷺ سے بات کی تا کہ اس کے آگے آپ سفارش کریں۔

حضور اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور یہودی سے بات کی تا کہ وہ جابر کی کھجوروں کا پھل اپنے قرضے کے بدلے میں لے لے جو کچھ بھی ہے مگر اس نے انکار کر دیا۔ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اس میں چلے (یعنی کھجوروں کے باغ میں)۔ پھر فرمایا اے جابر مزید پھل توڑ کر اس کو پوری کھجور دے دے جس قدر اس کا حساب بنتا ہے حضور اکرم ﷺ کے جانے کے بعد اس نے اس کو پورے تیس وسق دے دیں

اوراس کے لئے مزید سترہ وسق کھجور بچ گئیں۔ جابر حضوراکرم ﷺ کے پاس اس بات کی خبر دینے کے لئے آیا۔ مگر اس نے حضوراکرم ﷺ کو عصر کی نماز میں مصروف پایا۔ حضور جب نماز سے ہٹے تو جابر نے آکر ان کو خبر دی کہ اس نے پورا قرض اُتار دیا ہے۔ اور جس قدر بچ گیا تھا اس کا بھی بتایا۔ حضوراکرم ﷺ نے فرمایا عمر بن خطاب کو جا کر یہ بتادو لہٰذا جابر گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان کو خبر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا البتہ میں تحقیق جانتا ہوں جس حیثیت سے اس میں رسول اللہ ﷺ چلے تھے البتہ ضرور اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دیں گے۔

(بخاری۔ کتاب الاستقراض۔ فتح الباری ۵/۶۰)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابراہیم بن منذر سے، اس نے انس بن عیاض سے، یہ روایت پہلی روایت کے مخالف نہیں ہے۔ پہلی روایت تمام قرض خواہوں کے بارے میں ہے جو موجود تھے اس وقت جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تھے۔ اور ان کو ان کے قرضے پورے پورے دے دیئے تھے۔ اور یہ روایت اس یہودی قرض خواہ کے بارے میں ہے جو ان کے بعد آیا تھا اس کے پاس اور اس نے آکر اپنے قرض کا تقاضا کیا تھا۔

لہٰذا نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا تھا ان کھجوروں کے توڑنے اور چُننے کا جو کھجور کے درختوں پر تا حال باقی تھیں اور اس کا حق پورا پورا دینے کا حکم دیا تھا۔ واللہ اعلم

باب ۵۵

۱۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا تھکا ہوا اُونٹ نبی کریم ﷺ کی دعا کی برکت سے سارے قافلے سے آگے بڑھ گیا۔

۲۔ نیز حضوراکرم ﷺ کے سوار ہونے سے ابوطلحہ کے گھوڑے میں برکت ظاہر ہونا۔

۳۔ اور جُعَیل اشجعی کے جانور میں برکت ظاہر ہونا۔

۴۔ اور ایک نوجوان کی اُونٹنی میں برکت ظاہر ہونا یہ سب آثار نبوت ہیں۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومنصور محمد بن قاسم عتکی نے، ان کو خبر دی احمد بن نصر نے، ان کو ابونعیم نے، ان کو زکریا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا عامر سے وہ کہتے تھے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے جابر بن عبداللہ نے کہ وہ اونٹ پر سفر کر رہے تھے جو کہ تھک چکا تھا اس نے ارادہ کیا کہ وہ اس کو آزاد چھوڑ دیں۔

کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ ملے انہوں نے اس کو ایک چابک بھی مارا اور اس کے لئے دعا بھی فرمائی پھر وہ ایسا چلا کہ اس کی مثل کوئی اُونٹ نہ چل سکا اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس بیچ دو ایک اوقیہ چاندی کے بدلے میں میں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ دو اوقیہ کے بدلے میں لہٰذا میں نے اس کو بیچ دیا مگر میں نے گھر تک سواری کرنے کی شرط رکھ لی جب ہم لوگ مدینے میں پہنچ گئے تو میں اُونٹ لے آیا حضوراکرم ﷺ کے پاس حضور نے مجھے اس کی نقد قیمت دے دی جب میں واپس لوٹا تو آپ نے میرے پیچھے بندہ بھیج دیا

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہ سب کچھ تیرا اُونٹ لینے کے لئے نہیں کیا تھا تم اپنا اُونٹ بھی لے لو اور اپنے دراہم بھی دونوں تیرے ہیں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابونعیم سے اور مسلم نے دوسرے طرق سے زکریا بن ابوزائدہ سے۔

(بخاری۔کتاب الشروط۔مسلم۔کتاب المساقاۃ)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر بن عبداللہ نے، ان کو خبر دی ابن سفیان نے، ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے، ان کو جریر نے، مغیرہ سے اس نے شعبی سے اس نے جابر بن عبداللہ سے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی نبی کریم ﷺ پیچھے آ کر مجھ سے ملے میرے پاس میرا فرماں بردار اونٹ تھا میرے نیچے جو کہ تھک چکا تھا چلنے سے حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کیا ہوا تیرے اونٹ کو؟ میں نے بتایا کہ وہ بیمار ہے کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے پیچھے سے آ کر اس کو ڈانٹا اور اس کے لئے دعا بھی کی اس کے بعد وہ ہمیشہ سب اونٹوں سے آگے آگے چلتا تھا۔ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تم اپنے اونٹ کو کیسا دیکھتے ہو؟ میں نے کہا خیر سے ہے بہتر ہے۔ اس کو آپ کی برکت پہنچ گئی ہے حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم اس کو بیچو گے۔

پھر راوی نے باقی حدیث ذکر کی ہے۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عثمان بن ابوشیبہ سے۔ (مسلم۔کتاب المساقاۃ ۳/۲۲۲)

(۳) ہمیں خبر دی علی بن محمد بن علی مقری نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، ان کو ابوربیع نے، ان کو حماد بن زید نے، ان کو ایوب نے، ان کو ابوالزبیر نے، جابر کہتے ہیں کہ میرے پاس نبی کریم ﷺ آئے حالانکہ میرا اونٹ تھک چکا تھا ہم اس کو جھڑکتے تھے۔

یکایک وہ اچھلا اس کے بعد اور میں اس کی مہار روکتا جاتا تھا میں اس پر قادر نہیں ہوتا تھا نبی کریم ﷺ میرے پاس پہنچ گئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اس کو میرے پاس بیچ دو میں نے اس کو پانچ اوقیہ چاندی کے بدلے میں بیچ دیا اس شرط کے ساتھ کہ مدینے تک میں اس پر سواری کروں گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مدینے تک اس پر سواری کا تمہیں اختیار ہے۔ میں جب مدینے میں پہنچ گیا تو میں حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچا انہوں نے ایک اوقیہ چاندی اور بڑھا دی۔ اس کے بعد وہ اونٹ اور چاندی مجھے ہبہ کر دی۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوربیع سے۔ (مسلم۔کتاب المساقاۃ ۳/۱۲۲۳)

(۴) ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے، ان کو ابوبکر محمد بن جعفر انباری نے، ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے، ان کو حسین بن محمد نے، ان کو جریر بن حازم نے، محمد بن سیرین سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ لوگ گھبرا گئے تھے لہٰذا نبی کریم ﷺ ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے وہ بہت سُست رفتار تھا اس کے بعد آپ اکیلے نکلے اور اس کو ایڑھ لگائی لوگ آپ کے پیچھے گھوڑوں پر سوار ہوئے انہوں نے بھی ایڑھ لگائی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم فکر نہ کرو یہ تو دریا ہے اللہ کی قسم اس کے بعد وہ کبھی پیچھے نہ رہا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں فضل بن سہل سے اس نے حسن بن محمد سے۔ (بخاری۔کتاب الجہاد۔فتح الباری ۶/۱۲۲)

(۵) ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے، ان کو محمد بن حامد ہروی نے۔ ان کو علی بن عبدالعزیز نے، ان کو محمد بن عبداللہ رقاشی نے، ان کو رافع بن سلمہ بن زیاد نے، ان کو عبداللہ بن جعد اشجعی نے، جُعَیل اشجعی سے۔ وہ کہتے ہیں کہ بعض غزوات میں، میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ میں اپنے دبلے اور ضعیف گھوڑے پر سوار تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں سب لوگوں کے آخر میں تھا۔ رسول اللہ ﷺ مجھ سے آ کر ملے، اور فرمایا کہ چلئے اے گھڑ سوار میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ کمزور اور ضعیف ہے حضور اکرم ﷺ نے ایک کھونٹی اُٹھائی جو اس کے پاس تھی اور اس کو ماری اور دعا کی اے اللہ اس کے لئے اس گھوڑے میں برکت عطا فرما۔ فرمایا کہ میں نے اس کے بعد وہ نہ رُک سکا سب لوگوں سے آگے آگے ہوتا تھا میں نے اس کو بارہ ہزار میں بیچا (یعنی اس میں سے بارہ ہزار کا)۔ (سیر کبریٰ۔تاریخ بخاری ۱/۲/۲۴۸)

(۶) ہمیں خبر دی ابوسعید خلیل بن احمد البستی قاضی نے، ان کو ابوالعباس احمد بن مظفر بکری نے، ان کو ابن ابوخیثمہ نے، ان کو عبید بن یعیش نے، ان کو زید بن حباب نے، ان کو رافع بن سلمہ اشجعی نے، اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ اسی مفہوم میں ذکر کیا ہے۔

(۷) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، بغداد میں ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے، ان کو محمد بن شاذان جوہری نے، ان کو زکریا بن علی نے، ان کو مروان بن معاویہ نے، ان کو یزید بن کیسان نے، ابوحازم سے، اس نے ابوہریرہ سے، وہ فرماتے ہیں ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا یا کہا تھا کہ ایک جوان آیا اس نے بتایا کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کیا تم نے اس کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا تھا؟ اس لئے کہ انصار کے آنکھوں میں ایک چیز ہے اس نے بتایا کہ میں نے دیکھا تھا۔ آپ نے پوچھا کہ کتنی مہر پر تم نے اس سے شادی کی ہے۔

اس نے کچھ ذکر کیا فرمایا گویا وہ لوگ سونا چاندی تراشتے ہیں ان پہاڑوں سے ہم لوگوں کے ہاں آج کے دن کوئی شئی نہیں جو ہم تجھے دیں لیکن میں تجھے بھیجوں گا ایک ایسی طرف جہاں سے آپ کو کچھ مل جائے گا لہٰذا حضور ﷺ نے اس کو بنو عبس کے پاس بھیجا اور ان میں ایک آدمی بھیجا وہ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری اُونٹنی نے مجھے تھکا دیا ہے اُٹھتی نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ میں لیا اور بڑے اعتماد کے ساتھ اس پر چڑھے کہ یہ اُٹھ جائے گی۔ آپ نے آ کر اپنے پیر سے اس کو ایڑھ ماری۔ ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ لشکر کے قائد اور پیشرو سے بھی آگے بڑھ جاتی تھی۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے یحیٰ بن معین سے اس نے مروان سے۔ (مسلم۔ کتاب النکاح ۲/۱۰۴۰۔ حدیث ۷۵)

(۸) ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی سے ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے، ان کو جعفر بن عوف نے، اس کو اعمش نے، مجاہد سے، کہ ایک آدمی نے اُونٹ خریدا اور حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا بولا کہ میں نے ایک اونٹ خریدا ہے۔ آپ اللہ سے دعا کریں اس میں میرے لئے برکت ہو حضور اکرم ﷺ نے دعا کی اے اللہ! اس کے لئے اُس میں برکت دے۔ تھوڑی سی دیر بعد اس نے اس کو بیچ دیا اور دوسرا اُونٹ خرید لیا اس کو بھی حضور اکرم ﷺ کے پاس لے آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دو اُونٹ خرید لئے آپ دعا فرمائیں ان میں برکت دے اور اللہ سے دعا کریں وہ مجھے اس پر سوار بھی کرے۔ حضور اکرم ﷺ نے دعا کی اے اللہ اس کو اس پر سوار بھی کر۔ کہتے ہیں کہ وہ اُونٹ ان کے پاس بیس برس تک رہا۔

یہ حدیث مرسل ہے (تابعی نے صحابی کا واسطہ چھوڑ دیا ہے) حضور اکرم ﷺ کی دعا امر آخرت کی طرف ہوگئی پہلی دونوں باریوں میں۔ اس کے بعد اُونٹ والے نے دعا کی درخواست کی کہ وہ اس کو اس پر سوار کرے لہٰذا اس دعا کی اجازت اسی کی طرف واقع ہوگئی بطور افضل واطیب اور نموز کو ۃ۔

☆☆☆

باب ۵٦

نبی کریم ﷺ کا دعا کرنا عافیت کی

اس عورت کے لئے جس کو مرگی ہوتی تھی اور اس کا ستر کھل جاتا تھا کہ اگر وہ اسی تکلیف پر صبر کرے تو اس کے لئے جنت ہوگی مگر ستر نہیں کھلے گا اس بارے میں جو آثار نبوت ظاہر ہوئے

(۱) ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے، ان کو خبر دی ابوسعید عبداللہ بن یعقوب کرمانی نے محمد بن ابو یعقوب کرمانی سے ان کو یحییٰ بن سعید مالینی نے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے، ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد بن یحییٰ بن سعید نے، ان کو عمران بن مسلم نے، ان کو عطا بن ابورباح نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابن عباس ؓ نے کہا کیا میں تمہیں ایک عورت نہ دکھاؤں جو اہل جنت میں سے ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! ضرور دکھائیے اس نے کہا کہ یہ کالی عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی تھی اور عرض کیا کہ مجھے مرگی ہوتی ہے اور ستر کھل جاتا ہے (کپڑے کا ہوش نہیں رہتا) آپ میرے لئے اللہ سے دعا کریں۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم صبر کرلو (یعنی یہ تکلیف برداشت کرلو) اور تمہارے لئے جنت ہوگی اور اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں اس سے عافیت دے دے۔ اس عورت نے کہا تھا کہ میں صبر کرلوں گی۔ بولی کہ میرا ستر کھل جاتا ہے آپ اللہ سے دعا کریں کہ میں ننگی نہ ہوسکوں حضور اکرم ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی تھی۔

یہ الفاظ حدیث مسدد کے ہیں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں مسدد سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن القواریری سے اس نے یحییٰ سے۔

(بخاری۔ کتاب المرضی۔ فتح الباری ۱۰/۱۱۴۔ مسلم۔ کتاب البر والصلہ۔ حدیث ۵۴ ص ۱۹۹۴۔ مسند احمد ۱/۳۴۷۔ طب نبوی (ابن جوزیہ ص ۱۹۰)۔ اصابہ ۴/۴۵۳)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو احمد بن محمد نسوی سے، ان کو حماد بن شاکر نے، ان کو محمد بن اسماعیل نے، ان کو محمد نے، ان کو خبر دی مخلد نے، ابن جریج سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عطاء نے کہ اس نے اُم زفر کو دیکھا تھا وہ لمبے قد کی کالی عورت تھی کعبے کے غلاف کے پاس۔

☆☆☆

باب ۵۷

رسول اللہ ﷺ سے بخار کا اجازت طلب کرنا اور آپ ﷺ کا اس کو اہل قُبا کی طرف بھیجنا تاکہ وہ ان کے لئے کفارہ بن جائے اس میں آثار نبوت کا ظاہر ہونا

(۱) ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل نے، ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ مقری نے، ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے، ان کو خبر دی یعلی بن عبید نے، ان کو اعمش نے، جعفر بن عبدالرحمٰن انصاری سے، اس نے اُم طارق مولات سعد سے، وہ کہتی ہے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے آپ نے اجازت مانگی مگر سعد خاموش رہے پھر آپ نے دوبارہ اجازت مانگی مگر پھر بھی سعد چُپ رہے پھر تیسری بار آپ نے اجازت مانگی مگر سعد چپ رہے۔ نبی کریم ﷺ واپس لوٹنے لگے تو سعد نے مجھے آپ کے پیچھے بھیجا کہ ہم کو اجازت دینے سے یہ بات مانع ہو رہی تھی کہ ہم یہ ارادہ کر رہے تھے آپ ہمیں بار بار سلامتی کی دعا میں اور اضافہ کریں۔

میں نے دروازے پر آواز سُنی تھی اجازت مانگنے کی مگر میں نے دیکھا کچھ نہیں تھا رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تم کون ہو؟ جواب ملا کہ میں اُم ملدَم ہوں (بخار ہوں) فرمایا کہ تمہارے لئے خوش آمدید نہیں ہے نہ اھلاً ہے تمہیں اہل قباء کی طرف راستہ دکھایا جاتا ہے۔ اس نے جواب دیا جی ہاں اچھا فرمایا کہ تم ان کے پاس جاؤ۔ (خصائص کبریٰ ۸۶/۲)

(۲) ہمیں خبر دی ابو محمد موصلی نے، ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو ابو احمد نے، ان کو خبر دی یعلی نے، ان کو اعمش نے، ان کو ابو سفیان نے، ان کو جابر بن عبداللہ نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے لوگوں نے کہا کہ بیشک بخار ہم لوگوں پر شدید ہو گیا ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو کہ وہ تم سے اُٹھا لیا جائے تو اُٹھا لیا جائے گا اگر تم چاہو تو وہ تمہارے لئے پاک کرنے والا بن جائے (یعنی گناہوں کا کفارہ بن جائے) لوگوں نے عرض کی ٹھیک ہے بلکہ پاک کرنے والا بن جائے۔

(۳) اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوالنضر ففیہ نے، ان کو حدیث بیان کی تمیم بن محمد نے، ان کو یحییٰ بن مغیرہ نے، ان کو جریر نے، اعمش سے اس نے ابوسفیان سے، اس نے جابر بن عمرو سے، وہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ کے پاس بخار آیا اور اس نے ان سے اجازت چاہی (آنے کی) حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ بخار بولا اُم مِلدم حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم اہل قباء (کے پاس جانے کا) ارادہ رکھتے ہو بولا جی ہاں کہتے ہیں اس کے بعد وہ لوگ بخار میں واقع ہو گئے اور ان کو بخار کی شدت سے دوچار ہونا پڑا انہوں نے شکایتاً حضور اکرم ﷺ کے پاس عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں بخار لاحق ہے اگر تم لوگ چاہو تو میں اللہ سے دعا کردوں وہ تم سے اس کو ہٹا دے گا اور اگر تم چاہو تو وہ تمہارے لئے پاک کرنے والا بن جائے (یعنی گناہوں سے کفارہ بن جائے) وہ بولے کہ بلکہ اچھا ہے کہ وہ ہمارے لئے طہور اور پاک کنندہ بن جائے۔ (حوالہ بالا)

(۴) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے، ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے، ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے، ان کو ہشام بن لاحق ابو عثمان مدائنی نے ۱۸۵ھ میں ان کو عاصم احول نے ان کو ابو عثمان نہدی نے، سلمان فارسی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اہل معروف جو دنیا میں اہل معروف ہیں وہ آخرت میں بھی اہل معروف ہوں گے اور اہل منکر جو دنیا میں

اہل منکر میں وہ آخرت بھی اہل منکر ہوں گے۔ اور اگلی بات کی بھی وہ روایت کرتے ہیں سلمان فارسی سے وہ کہتے ہیں کہ بخار نے اجازت مانگی تھی رسول اللہ ﷺ سے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو اس نے بتایا کہ میں بخار ہوں میں گوشت کو ٹھیک کرتا ہوں اور خون کو چوستا ہوں۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تو اہل قباء کے پاس چلا جا چنانچہ وہ ان کے ہاں پہنچ گیا وہ لوگ حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے ان کے چہرے پیلے پڑ چکے تھے انہوں نے بخار کی شکایت کی رسول اللہ ﷺ کے پاس حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو چاہو میں کر لیتا ہوں۔ اگر چاہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں وہ اس کو تم سے کھول دیتا ہے (یعنی تم سے اس کو ہٹا لیتا ہے) اور اگر تم چاہو تو اس کو چھوڑ دو لہٰذا وہ تمہارے گناہوں کو ساقط کر دے گا (یعنی بخار سے تمہارے گناہ جھڑ جائیں گے) ان لوگوں نے کہا بلکہ ہم اس کو چھوڑ دیتے ہیں یا رسول اللہ! (یعنی رہنے دیتے ہیں)۔

(۵) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی احمد بن عبید نے، ان کو محمد بن یونس نے، ان کو قرہ بن حبیب غنوی نے، ان کو ایاس بن ابو تمیمہ نے، ان کو عطا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بخار آیا۔ بولا یا رسول اللہ! مجھے اپنی محبوب اور پسندیدہ قوم اور لوگوں کے پاس بھیج دو یا اپنے محبوب اور پسندیدہ اصحاب کے پاس بھیج دے (قرہ کا شک ہے)۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا انصار کے پاس چلا جا۔ وہ چلا گیا ان کے پاس۔ اس کے اوپر شدت سے واقع ہو گیا اور اس نے ان کو گرا دیا اور پچھاڑ دیا وہ لوگ حضور اکرم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگوں پر شدید بخار آن پڑا ہے اللہ سے ہمارے لئے دعا فرمائیں شفاء کی، کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی ان سے بخار ہٹ گیا، کہتے ہیں کہ ایک عورت آپ ﷺ کے پیچھے گئی اور عرض کیا میرے لئے دعا کریں میں انصار میں سے ہوں میرا باپ انصار میں سے ہے میرے لئے دعا کریں جیسے آپ نے ان کے لئے کی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو تم پسند کرو میں تمہارے لئے دعا کر دیتا ہوں وہ تیرا بخار دور کر دے گا یا تم صبر کرو اور تیرے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ وہ بولی نہیں اللہ کی قسم ہے یا رسول اللہ! بلکہ میں صبر کروں گی تین بار کہا۔ اس لئے کہ مجھے اللہ سے جنت ملنے کی صورت میں بھی میرے لئے کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔

مصنف کہتے ہیں کہ۔ میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ یہ واقعہ انصار کی کسی قوم میں ہوا۔ واللہ اعلم (خصائص کبریٰ ۲/۸۷)

(۶) مجھے خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو ابوالحسن بن صبیح نے، ان کو خبر دی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد بن شیرویہ نے، ان کو حدیث بیان کی اسحٰق بن ابراہیم نے، ان کو ابو عاصم عبداللہ بن عبید اللہ اہل عبادان نے، ان کو خبر دی ہے محمد بن ہارون نے، ان کو ابو یزید مقری نے، ان کو عبدالرحمٰن بن مرقع نے، وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تو اس کو اٹھارہ حصوں پر تقسیم کیا اور ہر ایک سو کے لئے ایک حصہ مقرر کیا یہ سرزمین پھلوں سے سرسبز تھی لوگ پھلوں پر واقع ہوئے لہٰذا بخار نے ان کو ڈھانپ لیا انہوں نے اس بات کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخار موت کا پیش رو کا سبب ہے اور زمین پر اللہ کی قید ہے یہ آگ کا ٹکڑا ہے جب اس نے ان کو پکڑ لیا تھا تو انہوں نے اس کے لئے پانی سے ٹھنڈک حاصل کی تھی خشکی سے۔ لہٰذا تم لوگ اس کو اپنے اوپر انڈیلا کرو دو نمازوں یعنی مغرب اور عشاء کے درمیان کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسا ہی کیا تھا لہٰذا بخار چلا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ نے نہیں پیدا فرمایا کوئی برتن (عضو) ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی ہوا یعنی سانس لینے کے لئے۔ (فیض القدیر ۳/۴۲۰)

☆☆☆

باب ۵۸

حضور اکرم ﷺ کا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ پر اپنے وضو کے بقیہ پانی کے چھینٹے دینا اور ان کا ہوش میں آجانا کچھ نہ سمجھنے کے بعد سمجھنے لگنا

(۱) ہمیں خبر دی عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے، ان کو خبر دی وہیب نے، وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابن جریج نے، محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بنوسلمہ میں میری عیادت کی اور انہوں نے مجھے ایسا پایا کہ میں کچھ نہیں سمجھتا تھا (یعنی ذہنی توازن درست نہیں رہا تھا) حضور اکرم ﷺ نے پانی منگوایا اور پھر اس سے وضو کیا اور اس وضو کے پانی سے مجھ پر چھینٹے دیئے لہٰذا میں ہوش میں آیا یعنی ذہنی توازن ٹھیک ہو گیا۔

میں نے پوچھا یا رسول اللہ! میں اپنے مال میں کیسے کروں؟ لہٰذا یہ آیت اُتری۔

یُوصیکم اللّٰہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین

(سورۃ نساء : آیت ۱۱)

اللہ تعالیٰ تمہیں لازمی حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں کہ مرد کے لئے کیسے دو عورتوں کے برابر حصہ ہے

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ابن جریج سے۔

(بخاری۔ کتاب التفسیر۔ فتح الباری ۲۴۳/۸۔ مسلم۔ کتاب الفرائض۔ حدیث ۵ ص ۱۲۳۵/۳)

باب ۵۹

حضور ﷺ کا نظر بد لگنے والے کے لئے نظر لگانے والے کو غسل کر کے پانی دینے کا حکم دینا اور اس موقع پر شفاء ظاہر ہونا (نظر بد کا علاج)

(۱) ہمیں خبر دی ابواحمد مہر جانی نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن جعفر مزکی نے، ان کو محمد بن ابراہیم نے، ان کو ابن بکیر نے، ان کو مالک نے، ابن شہاب سے اس نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے کہ اس نے کہا۔

کہ عامر بن ربیعہ نے، حضرت سہل بن حنیف کو غسل کرتے دیکھ لیا تھا وہ ان کو دیکھ کر بولے اللہ کی قسم میں نے آج کے دن کا منظر کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی انتہائی پردہ نشین عورت کی جلد ایسی دیکھی ہے۔ (سہل بن حنیف جیسی) لہٰذا سہل بن حنیف چیخ کر گرا اور بے ہوش ہو گیا اسی جگہ۔

لہٰذا رسول اللہ ﷺ کو اطلاع کی گئی اور آپ کو بتایا گیا کہ یارسول اللہ! کیا آپ سہل بن حنیف کو دیکھیں گے یا اس کے بارے میں کچھ بتائیں گے اللہ کی قسم وہ سر بھی نہیں اُٹھا سکتا۔ حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کیا تم اس بارے میں کسی پر تہمت دھرتے ہو؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم اس کی تہمت اور الزام عامر بن ربیعہ پر رکھتے ہیں۔

لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے عامر بن ربیعہ کو بلایا اور اس پر جھنجھلا کر غصہ کیا۔ اور فرمایا کہ کس وجہ سے تم میں سے ایک آدمی اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے اور مارتا ہے۔ تم نے بَارَكَ اللّٰه کیوں نہ کہا غسل کرو تم اس کے لئے لہٰذا عامر نے اس کے لئے اپنا منہ دھویا دونوں ہاتھ دھوئے دونوں کہنیاں دونوں گھٹنے دونوں پیر دھوئے اور تہہ بند کا اندر دھو کر دیا ایک پیالے میں وہ پانی نظر زدہ وہ پانی اُنڈیلا گیا چنانچہ سہل بن حنیف راحت پا کر ٹھیک ہو گئے لوگوں کے ساتھ اس طرح کہ جیسے اس کو کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ ابن بکیر کہتے ہیں کہ داخلۃ ازار سے یعنی تہہ بند کے اندر سے مراد وہ کپڑا ہے جو چمڑے کے متصل ہے۔

باب ۶۰

حضور اکرم ﷺ کا اس شخص کو حکم دینا

کہ وہ اپنے بھائی کو شہد پلائے جس کو بے تحاشہ جلاب لگے ہوئے تھے اللہ کا اس میں شفا دینا جب کہ یہ طبیب کا طریق نہیں ہے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے، ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے، ان کو بندار نے، ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے، ان کو قتادہ نے، ابوالمتوکل سے، اس نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی حدیث میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو جلاب لگے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو شہد پلاؤ۔ اس نے پلایا پھر آیا کہ میں نے اس کو شہد پلا دیا ہے مگر اس کے جلاب مزید بڑھ گئے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے پھر فرمایا کہ اس کو شہد پلایئے۔ اس نے پلایا پھر آیا بولا کہ میں نے اس کو پلایا ہے مگر جلاب اور بڑھ گئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا تیسری بار، چوتھی بار اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اس کو شہد پلایئے اس نے پلایا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا اور مسلم نے صحیح میں محمد بن بشار بندار سے۔

(بخاری۔ کتاب الطب۔ فتح الباری ۱۰/ ۱۳۹، ۱۶۸۔ مسلم۔ کتاب السلام۔ باب تداوی بالعسل من ۱۷۳۶۔۱۷۳۷)

☆☆☆

باب ٦١

حضور اکرم ﷺ کا ایک نابینے آدمی کو وہ دعا سکھانا جس میں اس کی شفاء تھی جب وہ صبر نہ کر سکے اور اس میں آثار نبوت کا ظہور

(۱)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے، ان کو ابوعلی حامد بن محمد ہروی نے، ان کو محمد بن یونس نے، ان دونوں نے کہا ان کو عثمان بن عمر نے، ان کو شعبہ نے، ان کو ابوجعفر خطمی نے، وہ کہتے ہیں میں نے سُنا عامر بن خزیمہ بن ثابت سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عثمان بن حنیف سے کہ ایک نابینا آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے عافیت دے دے یعنی مجھے ٹھیک کر دے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس دعا کو مؤخر کر لو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے دعا کر دیتا ہوں۔ اس نے کہا کہ آپ دعا کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو وہ وضو کرے اور اچھے طریقے سے کرے اور دو رکعت پڑھے اور یہ دعا کرے۔

اللھم انی اسئلك و اتوجه اليك بنبيك محمد نبی الرحمة يا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذه فتقضيهالی ، اللهم شفه فِيَّ و شَفعنی فی نفسی

اے اللہ! بیشک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں تیری طرف تیرے نبی کو متوجہ کرتا ہوں (سفارشی بناتا ہوں محمد ﷺ کو) جو کہ رحمت والے نبی ہیں اے محمد! میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں اپنے رب کی طرف (یعنی سفارش بناتا ہوں آپ کو) اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی اس حاجت میں کہ آپ یہ میری حاجت پوری کر دیں اے اللہ! اے اللہ ان کی شفاعت قبول فرما میرے حق میں۔ اور میری اپنی سفارش قبول فرما میرے اپنے نفس کے بارے میں۔

(ترمذی۔ کتاب الدعوات۔ حدیث ۳۵۸۷، ۵۶۹۵)

یہ الفاظ ہیں حدیث عباس کے۔ محمد بن یونس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ وہ نابینا شخص اس کے بعد کھڑا ہوا تو وہ بینا ہو چکا تھا یعنی بینائی واپس آ چکی تھی۔

ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب الدعوات میں صحیح اسناد کے ساتھ روح بن عبادہ سے، اس نے شعبہ سے کہ اس آدمی نے ایسا کیا لہٰذا وہ ٹھیک ہو گیا اسی طرح اس کو روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے، ابوجعفر خطمی سے۔

حضور اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی دعا سے بینائی ٹھیک ہو گئی

(۲)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابومحمد بن عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن ریالی نے مکہ مکرمہ میں، ان کو محمد بن علی بن یزید صائغ نے، ان کو احمد بن شبیب بن سعید حبطی نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو روح بن قاسم نے، ابوجعفر مدینی سے وہی خطمی ہیں ان کو ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے، اپنے چچا عثمان بن حنیف سے وہ کہتے ہیں۔

میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے حالانکہ ان کے پاس ایک نابینا آدمی آیا ہوا تھا۔ اس نے اپنی بینائی چلے جانے کی شکایت کی اس نے کہا یا رسول اللہ مجھے تو کوئی پکڑنے والا بھی نہیں ہے میرے اوپر بہت مشکل گذر رہی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا وضو کا برتن لائیے اور وضو کیجئے اس کے بعد دو رکعت پڑھئے۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھئے۔

اللّٰهم انی اسئلك و اتوجه اليك بنبيك محمد نبی الرحمة يا محمد انی اتوجه بك الی ربی فيجلی لی بصری اللهم شفعه فی و شفعنی فی نفسی

اے اللہ میں آپ کی بارگاہ میں درخواست کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں تیرے نبی محمد نبی رحمت کو سفارش پیش کرتا ہوں اے محمد! میں آپ کو اپنے رب کی بارگاہ میں سفارشی بناتا ہوں کہ وہ میری بینائی روشن کر دے۔ اے اللہ! میرے بارے میں محمد ﷺ کی شفاعت قبول فرما اور میری اپنے نفس کے بارے میں سفارش قبول فرما۔

عثمان کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم ابھی وہاں سے جدا نہیں ہوئے تھے۔ اور نہ ہی بات لمبی ہوئی تھی حتی کہ وہ آدمی اندر آیا گویا کہ اس کے ساتھ کبھی کوئی تکلیف ہوئی ہی نہیں تھی۔

دعاء اور رفع حاجت

(۴) ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالملک بن ابوعثمان زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے، ان کو خبر دی امام ابوبکر محمد بن علی بن اسماعیل شاشی قفال نے، ان کو خبر دی ابوعروبہ نے، ان کو عباس بن فرج نے، ان کو اسماعیل بن شبیب نے، ان کو ان کے والد نے، روح بن قاسم سے اس نے ابوجعفر مدینی سے، اس نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے کہ ایک آدمی تھا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آتا جاتا تھا اپنی ضرورت کے لئے اور حضرت عثمان اس کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی اس کی حاجت کی طرف دیکھتے تھے ایک دن وہ عثمان بن حنیف سے ملے اور اس کے آگے اس بات کی شکایت کی۔ عثمان بن حنیف نے کہا تم پانی کا برتن لاؤ اور پھر وضو کرو اس کے بعد مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھو اس کے بعد دعا کرو۔

اللّٰهم انی اسئلك و اتوجه اليك بنبيك محمد نبی الرحمة يا محمد انی اتوجه بك الی ربی فتقضی لی حاجتی

یہ دعا پڑھیے اور اپنی حاجت کا ذکر کیجئے اس کے بعد چلے جائیے حتی کہ وہ تیری حاجت رفع کر لیں یعنی قبول کر لیں۔ وہ چلا گیا اس نے ایسے ہی کیا اس کے بعد وہ حضرت عثمان بن عفان کے دروازے پر آیا اتنے میں دربان آیا وہ اس کو پکڑ کر اندر لے گیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس لے جا کر اس کو ان کے ساتھ بیٹھا دیا قالین کے اوپر۔ انہوں نے فرمایا کہ دیکھئے جو آپ کی حاجت ہو۔ اس کے بعد وہ شخص وہاں سے نکلا اور عثمان بن حنیف سے ملا اور اس نے کہا کہ اللہ آپ کو جزاء خیر دے نہ تو وہ میری ضرورت کی طرف دیکھتے تھے نہ ہی میری طرف توجہ کرتے تھے حتی کہ میں نے ان سے کلام کی ہے۔ عثمان بن حنیف نے پوچھا کہ تم نے کیا بات کی ہے۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا جب کہ ان کے پاس نابینا آیا تھا اس نے ان کے سامنے اپنی بینائی چلے جانے کی شکایت کی تھی۔

نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا تھا کیا آپ اس پر صبر کریں گے؟ اس نے کہا تھا کہ میرا تو پکڑ کر چلانے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ میرے اوپر بہت مشکل گذر رہی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کو فرمایا تھا کہ وضو کا برتن لائیے اور وضو کیجئے پھر دو رکعت پڑھیے پھر یوں دعا کیجئے۔

اللّٰهم انی اسئلك و اتوجه اليك بنبيك نبی الرحمة يا محمد اتوجه بك الی ربی فيجلی لی عن بصری اللّٰهم شفعه فِیّ و شفعنی فی نفسی

عثمان کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم وہاں سے ابھی ہٹے نہیں تھے کیونکہ بات ذرا لمبی ہوگئی تھی حتی کہ وہ شخص داخل ہوا گویا کہ اس کو کوئی تکلیف نہیں تھی۔

تحقیق اس کو روایت کیا ہے احمد بن شبیب نے سعید سے، اس نے اپنے والد سے بھی اپنے طویل روایت شبیب۔

(۴) ہمیں خبر دی ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو احمد بن شبیب بن سعید نے، اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی طوالت کے ساتھ اور یہ اضافہ ہے جو میں نے اس کے ساتھ لاحق کیا ہے ماہ رمضان ۴۴ھ میں۔

اور اس کو روایت کیا ہے ہشام دستوائی نے ابوجعفر سے اس نے ابوامامہ بن سہل سے اس نے اپنے چچا عثمان بن حنیف سے۔

باب ۶۲

حضور اکرم ﷺ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخار کی دعا سکھانا
ان کا دعا مانگنا اور بخار کا ختم ہونا

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے، ان کو حسین بن صفوان نے، ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے، ان کو ابواسحٰق عبدالملک، بن عبدربہ (یہ راوی منکر حدیث ہیں) جو کہ اسحٰق بن ابواسرائیل کے پڑوسی تھے اس نے منصور بن حمزہ سے، اس نے حضرت انس ؓ کے بیٹے سے وہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے ان کو شدید بخار تھا۔ انہوں نے کہا کیا ہوا میں آپ کو اس طرح دیکھ رہا ہوں۔ وہ بولی کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ کے اُوپر قربان یہ بخار ہے سیدہ عائشہؓ نے بخار کو گالی دے کر کہا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم اس کو گالی نہ دو وہ مأمور ہے اس کو تو حکم ملا ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں چند کلمات سکھلا دیتا ہوں جب تم ان کو پڑھو گی تو اللہ تعالیٰ اس کو تم سے دور کر دیں گے۔ سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی آپ مجھے ضرور سکھلایئے۔ فرمایا: آپ یوں کہئے۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ جِلْدِی الرَّقِیْق ، وَعَظْمِی الدَّقِیْق ، مِنْ شِدَّةَ الْحَرِیق ۔ یَاُمَّ مِلْدَم ۔ اِنْ کُنْتِ اٰمَنْتِ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ فَلَا تَصْدعی الرَّأس وَلَا تُنْتِنِی الْفَمَ وَلَا تَأْكُلِی اللَّحْمَ وَلَا تَشربِی الدَّمَ وَتَحَوَّلِی مِنِّیْ اِلیٰ من اتخذ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهاً اٰخَرَ

اے اللہ! میری نرم جلد پر رحم فرما اور میری کمزور ہڈی پر رحم فرما جلانے والی ام مِلدَم کی شدت سے۔ اگر تم (اے ام ملدم) اللہ عظیم کے ساتھ ایمان رکھتی ہو تو تو میرے سر میں درد نہ کر اور میرے منہ میں بدبو نہ کر۔ اور میرا گوشت نہ کھا اور میرا خون بھی نہ پی بلکہ مجھ سے پھر جا اور لوٹ جا ہر اس شخص کی طرف جو اللہ کے ساتھ دوسرا الٰہ اور معبود ٹھہراتا ہے۔

کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کلمات کہے اور ان کا بخار دور ہوگیا۔ (ابن ماجہ ۱۱۴۹/۲)

☆☆☆

باب ۶۳

حضور اکرم ﷺ کا زخم یا پھوڑے والے کے لئے

دعا کرنا حتی کہ وہ تندرست ہو گیا اور زخم تیار ہو گیا

(۱) ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق اور ابوبکر احمد بن حسن نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو یحییٰ بن نصر نے، ان کو ابن وہب نے، ان کو خبر دی ابن لہیعہ نے، ان کو عمارہ بن غزیہ نے کہ ابراہیم بن تیمی نے، ان کو حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عمرو بن حارث نے یہ کہ سعید بن ہلال نے، اس کو حدیث بیان کی ہے کہ محمد بن ابراہیم نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا یا حضور ﷺ کو ایک آدمی کے پاس لایا گیا جس کے پیر میں زخم تھا۔ جس نے حکیموں اور طبیبوں کو تنگ کر دیا تھا۔

حضور اکرم ﷺ نے اپنی اُنگلی اپنے لعاب دہن پر رکھی۔ پھر چھوٹی انگلی کا کنارہ اُٹھایا پھر آپ نے اپنی اُنگلی مٹی پر رکھی پھر اس کو اُٹھایا اور اس کو زخم پر رکھا پھر آپ نے یہ پڑھا۔

بِاسمكَ اللّٰهُمَّ رِيْقُ بَعْضِنَا بتُرْبَةِ اَرْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنا باذنِ رَبِّنَا

تیرے نام کے ساتھ شفا طلب کرتا ہوں اے اللہ! ہم (انسانوں میں سے) بعض کا لعاب دھن ہماری زمین کی مٹی کے ساتھ مل کر۔ البتہ ہمارا بیمار شفایاب ہو جاتا ہے ہمارے رب کے حکم کے ساتھ (یا یہ کہ ہمارے مریض کو شفا دیتا ہے ہمارے رب کے حکم کے ساتھ)

یہ دعا حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں موصولاً مروی ہے۔

باب ۶۴

حضور ﷺ کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قرض سے

نجات کی دعا سکھانا اور اس کی برکت سے قرض آسان ہو جانا

(۱) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے، ان دونوں کو حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے، ان کو اسماعیل بن ابواویس نے (ح)۔ اور ان کو خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی احمد بن عبید نے، ان کو احمد بن ہیثم شعرانی نے، ان کو ابن ابواویس نے، ان کو حدیث بیان کی سلیمان بن بلال یونس بن یزید ایلی سے اس نے حکم بن عبداللہ بن سعید ایلی سے، اس نے قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول ﷺ سے کہ ان کے والد اس کے پاس گئے اور فرمایا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ سے وہ دعا سُنی تھی جو ہمیں تعلیم دیتے تھے اور ذکر کیا تھا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اپنے اصحاب کو تعلیم فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر تم میں سے کسی کے پاس پہاڑ کے برابر سونا قرض ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اس کو ادا فرما دیں گے پھر فرماتے تھے۔

اللهم فارج الهم ، وكاشف الغم مجيب دعوة المضطرين ، رحمان الدنيا والآخرة ورحيمها انت ترحمني فارحمني برحمتك تُغنيني بهاعن رحمة من سواك

اے اللہ فکرات کو دور کردینے والے۔حزن وغم کو کھول دینے والے مجبوروں کی پکار سننے والے۔دنیا کے مہربان اور دلوں میں رحم کرنے والے آپ ہی تو رحم کرتے ہیں مجھ پر لہٰذا اب بھی مجھ پر اپنی خاص رحمت کے ساتھ رحم کیجئے جس کے ساتھ آپ مجھے غنی اور بے پرواکردیں اپنے ماسوا کے رحم وکرم سے۔

ابوبکر صدیق فرماتے ہیں کہ مجھ پر قرض تھا اور میں قرض کو بُرا سمجھتا تھا۔ میں کچھ دیر ہی ٹھہرا تھا اللہ نے مجھے کوئی ایسا فائدہ پہنچایا جس سے وہ سارا قرض اللہ نے ادا کردیا جو مجھ پر تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ پر میری بہن اسماء کا قرض تھا ایک دینار اور تین دراہم۔ میں اس سے شرماتی رہتی تھی جب بھی اس کی طرف دیکھتی تھی۔اور میں یہ دعا پڑھتی تھی کچھ زیادہ وقت نہ گذرا تھا کہ اللہ نے میرے پاس رزق پہنچایا نہ میراث کا نہ صدقہ کا تھا میں نے وہ قرض ادا کردیا اور عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی بیٹی کا قرض اُتارا تین اوقیہ چاندی لیکن ہمارے پاس اچھا خاصا بھی بچ گیا۔

یہ الفاظ ہیں حدیث صغانی کے۔

(۲) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے، ان کو ابراہیم بن عبداللہ بن مسلم نے، ان کو حجاج بن منہال نے، ان کو عبداللہ بن عمر نمیری نے، یونس ایلی سے ان کو حکم بن عبداللہ نے، قاسم بن محمد سے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے میرے پاس (میرے والد) ابوبکر صدیق تشریف لائے کیا نہیں سُنی تھی تم نے رسول اللہ ﷺ سے وہ دعا جو انہوں نے ہم لوگوں کو تعلیم فرمائی تھی۔سیدہ نے پوچھا کہ وہ کونسی ہے؟ فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم اپنے اصحاب کو وہ دعا سکھائے تھے۔فرمایا اگر تم میں سے کسی پر پہاڑ کے برابر سونا قرض ہو اور وہ اس کے ساتھ دعا کرے تو اللہ اس کا قرض اُتار دیں گے۔ پھر انہوں نے ہی دعا ذکر کی مگر اس نے سیدہ عائشہ کا قصہ ذکر نہیں کیا۔

(مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۸)

اس کو حکم ایلی سے روایت کرنے میں متفرد ہے۔

باب ۶۵

حضور اکرم ﷺ کے لعاب دہن کی برکت سے ایک آدمی کی سفید شدہ آنکھوں کی بینائی ٹھیک ہوجانا

(۱) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی احمد بن عبید نے، ان کو اسماعیل بن ابوفضل نے، ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوشیبہ نے، ان کو محمد بن بشر نے، ان کو عبدالعزیز بن عمر نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ایک آدمی نے بنوسلامان بن سعد سے اس نے اپنی والدہ سے کہ ان کے ماموں حبیب بن فویک نے اس عورت کی حدیث بیان کی تھی کہ ان کا والد رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اس کی دونوں آنکھیں سفید ہوگئی تھیں دونوں سے کوئی شئی نہیں دیکھ سکتا تھا حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ تجھے کیا تکلیف پہنچی تھی؟ اس نے بتایا کہ میں اپنے اونٹ کو سکھلا رہا تھا کہ اچانک میرا پیر انڈے پر پڑ گیا تھا (سانپ کے انڈے پر ابن عبدالبر نے الاستیعاب میں ایسے لکھا ہے) لہٰذا میری بینائی چلی گئی تھی۔

نبی کریم ﷺ نے اس کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا جس سے وہ دیکھنے لگ گیا تھا۔ میں نے اسے دیکھا تھا کہ وہ سوئی میں دھاگہ ڈال سکتا تھا حالانکہ اس وقت وہ اسی سال کا تھا حالانکہ پہلے اس کی آنکھیں بالکل سفید ہوگئی تھیں۔

(۲) تحقیق اس مفہوم میں حدیث قتادہ گذر چکی ہے یعنی قتادہ بن نعمان کہ اس کی ایک آنکھ خراب ہوگئی تھی آنکھ کی پتلی بہہ کر اس کے رخسار پر آگئی تھی رسول اللہ ﷺ نے اس کو اس کی جگہ پر ٹکا دیا تھا لہٰذا وہ اس طرح درست ہوئی کہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ کونسی آنکھ خراب ہوئی تھی۔

باب ٦٦

حضور اکرم ﷺ کے لعاب دہن کی برکت سے
محمد بن حاطب کا جلا ہوا ہاتھ درست ہو جانا

(۱) ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک رحمۃ اللہ نے، ان کو خبر دی ابوعبداللہ بن جعفر نے، ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو ابوداود نے، ان کو شعبہ نے، سماک بن حرب سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حاطب سے کہ میرے ہاتھ پر ہنڈیا گر گئی تھی جس سے وہ جل گیا تھا میری امی مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئیں تھی حضور ﷺ نے اس پر اپنا لعاب دہن لگا دیا۔ آپ لگا رہے تھے اور یہ پڑھ رہے تھے۔ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ۔ میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا تھا: وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ تکلیف دور فرما اے سب لوگوں کے مالک اور شفا عطا فرما تو ہی تو شفا دینے والا ہے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر بن اسحٰق نے، ان کو خبر دی ابوعبداللہ بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبدالوہاب نے، ان کو جعفر بن عون نے، ان کو مسعر نے سماک سے اس نے محمد بن حاطب سے کہ میری والدہ نے مریعہ بنایا تھا وہ میرے ہاتھ پر گر گیا تھا۔ لہٰذا میری امی مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر گئیں حضور اکرم ﷺ نے کوئی کلام کہا تھا میں اس کو یاد نہ رکھ سکا اور میں نے ماں سے اس کے بارے میں پوچھا تھا حضرت عثمان کے عہد میں کہ حضور اکرم ﷺ نے کیا کہا تھا۔ اس نے بتایا کہ یہ کہا تھا:

اذهب البأس رب الناس واشف انت الشافی لاشافی الانت

(سنن کبریٰ۔ کتاب الطب۔ تحفۃ الاشراف ۸/۴۹۱)

(۳) ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے، ان کو ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی نے، ان کو محمد بن سلیمان بن فارس نے، ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے، ان کو سعید بن سلیمان نے، ان کو عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب نے اپنے والد سے اس نے اپنی ماں اُم جمیل اُم محمد بن حاطب سے۔

وہ کہتی ہیں کہ میں تجھے ارض حبشہ سے لے کر آئی تھی حتی کہ جب ہم مدینے میں ایک رات یا دو رات کی مسافت پر تھے میں نے تیرے لئے کوئی چیز پکائی تھی لکڑیاں ختم ہوگئی تھیں میں لکڑیوں کی تلاش میں چلی گئی تھی تم نے تو ہنڈیا کو پکڑ لیا تھا جس سے وہ تیری کلائی پر الٹی ہوگئی تھی میں مدینے

میں آئی اور میں تجھے نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئی میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ محمد بن حاطب ہے یہ پہلا بچہ ہے جو آپ کے پر نام رکھا گیا ہے حضور اکرم ﷺ نے تیرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور برکت کے لئے دعا کی تھی پھر آپ نے تیرے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا تھا اور آپ کے ہاتھ پر لعاب دہن لگایا تھا آپ اس وقت پڑھ رہے تھے :

اذهب البأس رب الناس ، اشف انت الشافي لاشفآء الاشفاء ك شفآء لايغادر سقمًا

کہتی ہیں کہ میں تا حال حضور اکرم ﷺ کے ہاں سے اُٹھی نہیں تھی کہ تیرا ہاتھ تندرست ہو گیا تھا۔

باب ۶۷

حضور اکرم ﷺ کا شرحبیل جُعفی کی ہتھیلی پر تھتکارنا اور اپنی ہتھیلی رکھنا اس کی رسولی پر جو اس کی ہتھیلی پر تھی جس سے رسولی ختم ہوگئی

(۱) ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے، ان کو ابواسحٰق اصفہانی نے، ان کو ابواحمد بن فارس نے، ان کو محمد بن اسماعیل نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے علی نے کہا ہمیں حدیث بیان کی یونس بن محمد مؤدب نے، ان کو حماد بن زید نے، ان کو محمد بن عقبہ بن عبدالرحمٰن بن شرحبیل جُعفی نے اپنے دادا عبدالرحمٰن سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جب کہ میرے ہاتھ پر رسولی نکلی ہوئی تھی میں نے کہا یارسول اللہ! یہ رسولی ہے مجھے بہت تکلیف دے رہی ہے اس کی وجہ سے میں تلوار کا دستہ نہیں پکڑ سکتا جانور کی باگ نہیں پکڑ سکتا۔ فرمایا میرے قریب آیئے میں ان کے قریب ہوا فرمایا ہاتھ کو کھولو میں نے کھول دیا پھر فرمایا کہ بند کرو میں نے بند کیا پھر کہا میرے قریب ہو میں قریب ہوا فرمایا کھولو میں نے کھولا آپ نے میری ہتھیلی میں دَم کیا تُھتکارا (جس سے آپ کا لعاب دہن قطرہ قطرہ اس پر گرا) اور آپ نے اپنی ہتھیلی رسولی پر رکھ لی اور اس کو ہتھیلی سے رگڑتے رہے۔ پھر آپ نے اپنی ہتھیلی اس کے اُوپر سے اُٹھالی میں نہیں جانتا کہ اس کا اثر کہاں تھا (گویا کہ رسولی کا نشان ہی باقی نہ رہا)۔

اور میں نے پڑھا ہے واقدی کی کتاب میں یہ کہ ابوسبرہ نے کہا یارسول اللہ! میری ہتھیلی میں رسولی ہے جس سے میں اپنی سواری کی مہار بھی نہیں تھام سکتا رسول اللہ ﷺ نے پیالہ منگوایا آپ نے اس کو رسولی پر رگڑنا شروع کیا جب تک وہ ختم نہ ہوگئی رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے دعا کی اور اس کے دونوں بیٹوں کے لئے ایک کا نام سبرۃ تھا دوسرے کا نام عزیز حضور اکرم ﷺ نے عبدالرحمٰن نام رکھا وہ ابوخیثمہ بن عبدالرحمٰن تھے۔

اور میں نے پڑھا ہے کتاب محمد بن سعد میں حمیدی سے اس نے فرح بن سعید (واقدی) سے اس نے اپنے چچا ثابت بن سعید سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا ابیض بن حمال سے کہ اس کے چہرے پر درد تھا جس نے اس کے پورے چہرے کو گھیر لیا (اور بدنما کر دیا تھا) حضور اکرم ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی اور اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ بس آپ کا چھونا ہی تھا اس کا نشان بھی نہ رہا۔

☆☆☆

باب ۶۸

حضور اکرم ﷺ کا خبیب بن اساف کے زخم پر پھونک مارنا

اور اس کا ٹھیک ہونا اور ان کو ابن یسار بھی کہا جاتا ہے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو اسماعیل بن عبداللہ میکالی نے، ان کو علی بن سعید عسکری نے، ان کو ابوامیہ عبداللہ بن محمد بن خلاّ د واسطی نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو خبر دی مستلم ابوسعید نے، ان کو خبیب بن عبدالرحمٰن بن خبیب نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ۔

میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا میں اور میری قوم کا ایک اور آدمی آپ کے بعض غزوات میں۔ ہم نے عرض کی کہ ہم آپ کے ساتھ جہاد میں یعنی میدان شہادت میں جانا چاہتے ہیں آپ نے پوچھا کہ کیا تم مسلمان ہو چکے ہو؟ ہم نے بتایا کہ نہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہم مشرکین کے خلاف مشرکین سے مدد نہیں لیتے کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہو گیا جہاد میں میرے کندھے پر زخم آ گیا اس نے مجھے تکلیف پہنچائی میں نے اس کو ہاتھ سے بند کر لیا میں حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس میں اپنا لعاب دھن ڈالا اور چپکا دیا لہٰذا وہ زخم باہم مل گیا اور درست ہو گیا اور میں نے اس کو قتل کر دیا جس نے مجھے زخم لگایا تھا اس کے بعد میں نے اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کر لیا جس کو میں نے قتل کیا تھا۔

اس نے مجھ سے بات کی وہ کہا کرتی تھی کہ افسوس کی بات ہے تم نے اس مرد کو گم کر دیا جس نے آپ کو یہ ہار پہنایا میں کہتا تھا افسوس کہ تیرے باپ نے جلدی کر لی آگ کی طرف۔ (اصابہ ۱/۴۱۸)

باب ۶۹

حضور اکرم ﷺ کا علی بن ابوطالب کے لئے دعا کرنا

اور دیگر کے لئے بھی شفاء کی دعا اور اللہ تعالیٰ کا ان کی دعا کو قبول کرنا

(۱) ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک رحمۃ اللہ نے، ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو ابوداود نے، ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی عمرو بن مرہ نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن سلمہ سے سُنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں بیمار تھا میں کہہ رہا تھا اے اللہ اگر میرا وقت قریب ہے تو مجھے چھٹکارا دے دے اور اگر دور ہے تو تو مجھے اُٹھالے اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر دے حضور اکرم ﷺ نے مجھے پیر سے ہلکی سی ٹھوکر ماری اور فرمایا کہ کیسے کہا تم نے؟ میں نے ان کے سامنے دوبارہ کہا تو انہوں نے فرمایا اے اللہ! اس کو شہادت دے دے یا یوں کہا کہ اے اللہ! تو اس کو عافیت دے دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کے بعد میں نے درد کی شکایت محسوس نہ کی۔

تحقیق گزرچکی ہے فتح خیبر میں حضور اکرم ﷺ کی دعا علی ؓ کے لئے۔ اور حضور اکرم ﷺ کی دعا ان کے لئے ان کو یمن بھیجتے وقت اور اللہ تعالیٰ کا ان کی دعا کو قبول کرنا خصوصی طور پر ان تمام امور میں۔ اور ہم نے کتاب الدعوات میں روایت کی ہے وہ دعا جو حضور اکرم ﷺ نے ان کو قرآن مجید حفظ کرنے کے لئے سکھائی تھی۔ چار رکعات پڑھنے کے بعد وہ شب جمعہ میں ادا کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ان کے لئے خصوصی طور پر قبول کرنا اس بارے میں اس کا حافظہ کھلا کہ پہلے چار چار آیات یاد نہیں کر سکتے تھے اس کے بعد چالیس آیات یاد کر لیتے تھے اور اس کی مثل۔ (ترمذی۔ کتاب الدعوات)

اور جو حدیث سنتے اس کو بھی یاد کر لیتے تھے اور تحقیق گزر چکا ہے کہ جب مدینے میں آئے اور حضرت ابوبکر ؓ کو اور بلال ؓ کو بخار نے آن گھیرا۔ اور حضور اکرم ﷺ نے وباء رفع ہونے کی دعا فرمائی اور اس کی جحفہ کی طرف منتقل ہونے کی دعا کی اس وقت بھی اللہ نے آپ کی دعا فرمائی اور اس مفہوم کی احادیث کثیرہ موجود ہم نے جو کچھ ذکر کی ہیں وہ کافی ہیں۔

(۲)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوالحسین بن منصور نے، ان کو ہارون بن یوسف نے، ان کو ابن ابوعمر نے، ان کو عبدالوہاب ثقفی نے، ایوب سختیانی سے، اس نے عمرو بن سعید سے، اس نے حمید بن عبدالرحمٰن حمیری سے، اس نے تین بیٹوں سے وہ سب کے سب اس کو حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے یہ کہ نبی کریم ﷺ حضرت سعد کے پاس تشریف لے گئے مکہ مکرمہ میں ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے حضرت سعد رو پڑے۔ حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ تم کیوں رو رہے ہو کہنے لگے میں ڈر رہا ہوں کہ میں اس سرزمین پر فوت ہو جاؤں گا جس سے ہجرت کر گیا تھا جیسے سعد بن خولہ فوت ہو گئے تھے۔

نبی کریم ﷺ نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا تین بار کہا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ بیشک میرے پاس کثیر مال ہے۔ سوا اس کے کہ میری بیٹی ہی میری وارث بنے گی۔ کیا میں اپنے پورے مال کے بارے میں وصیت نہ کر جاؤں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں انہوں نے پوچھا کہ پھر دو تہائی کی وصیت کر جاؤں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس نے پوچھا کہ آدھے مال کی وصیت کروں۔ فرمایا کہ نہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ ایک تہائی کی وصیت کروں؟ فرمایا کہ ایک تہائی کی کروں فرمایا ہاں ایک تہائی کی کرو ایک تہائی بہت ہے۔

بیشک تیرا صدقہ کرنا تیرے مال میں سے صدقہ ہے۔ بیشک تیرا خرچ کرنا تیرے عیال پر صدقہ ہے۔ بیشک تیری بیوی نے جو کچھ تیرے مال میں سے کھایا ہے وہ صدقہ ہے اور بیشک اگر تم اپنے گھرانے والوں کو مال کے ساتھ چھوڑ جاؤ یا فرمایا تھا بہتر زندگی اور بہتر گزران کے ساتھ تو وہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ تم ان کو بھوکا چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ابن ابوعمر سے۔ (مسلم۔ کتاب الوصیہ۔ حدیث ۸ ص ۱۲۵۳/۳)

(۳)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو قیس بن حفص دارمی نے، ان کو بشر بن مفضل نے ان کو کثیر ابوالفضل نے، ان کو ایک آدمی نے قرش میں سے آل زبیر میں سے یہ کہ اسماء بنت ابوبکر کو سر پر اور چہرے پر ورم آ گیا تھا اور اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیجا تھا کہ تم رسول اللہ ﷺ سے میرے ورم کا ذکر کرو شاید اللہ مجھے شفا دے چنانچہ سیدہ عائشہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے (حضور اکرم ﷺ کی سالی اسماء) کے ورم کا ذکر کیا۔ اور تکلیف کا، حضور اکرم ﷺ تشریف لے گئے اسماء کے پاس آپ نے اپنا ہاتھ مبارک کپڑے کے اوپر سے اس کے سر پر اور کپڑے پر پھیرا اور فرمایا :

بِسمِ اللّٰہِ اذھب عنھا سُوئہ وفحشہ بدعوۃ نبیك الطیب المبارك المکین عندك بسم اللّٰہ

تین بار آپ نے یہ عمل کیا۔ اور اسماء کو حکم دیا کہ وہ بھی یہی الفاظ پڑھے تین دن تک لہٰذا ورم دور ہو گیا۔

ابوالفضل کثرت سے کہتے ہیں کہ یہ عمل کرتے تھے فرض نمازوں کے اوقات میں ان کو تاک عدد یعنی تین بار کہتے تھے۔

جن یا جنون والا بچہ حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے صحت یاب ہو کر مجاہد بنا اور شہید ہو کر جنت میں چلا گیا

(۴) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی اسماعیل نے، ان کو ابو مسلم کجی نے، ان کو عبدالرحمٰن بن حماد نے، ان کو ابن عون نے، ان کو محمد بن سیرین نے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو حضور اکرم ﷺ کے پاس لے کر آئی اور کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اس پر ایسے ایسے آتا ہے اور وہ اس طرح کرتا ہے جیسے آپ اس کو دیکھ رہے ہو۔ آپ دعا کریں کہ اللہ اس کو مار دے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کو شفا دے دے۔ اور وہ جوان ہو جائے اور نیک آدمی بنے۔ پھر وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے اور جنت میں داخل ہو جائے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی لہٰذا اللہ نے اس کو شفا دی وہ جوان ہو گیا اور نیک آدمی بنا اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ قتل ہوا اور شہید ہو کر جنت میں چلا گیا۔

یہ روایت مرسل ہے مگر جید ہے۔

بچے کے پیٹ سے حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے کتیا کے بچے کی مثل جن نکل کر بھاگا

(۵) ہمیں خبر دی حاکم ابوعبداللہ حافظ نے الفوائد میں۔ ان کو خبر دی ابوالحسن محمد بن احمد بن تمیم اصم نے بغداد میں، ان کو حدیث بیان کی ابن عباس کابلی نے، ان کو عفان نے، ن کو حماد بن سلمہ نے، ان کو فرقد سنجی نے۔ (فرقد سنجی کو عقیلی نے ضعیف قرار دیا ہے ۴۵۸/۳) سعید بن جبیر سے، اس نے ابن عباس سے کہ ایک عورت اپنا بیٹا حضور اکرم ﷺ کے پاس لائی اور بولی یا رسول اللہ میرا یہ بیٹا دیوانہ ہے جنون ہے (یا اس کو جن ہے) وہ اس کو ہمارے صبح و شام کے کھانے کے وقت پکڑتا ہے اور ہمارے اوپر فساد مچاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے دعا کی اس نے قے کی اتنے زور سے چنانچہ اس کے پیٹ میں سے کالے پلے (کتیا کا بچہ) کی مثل جانور نکلا اور بھاگ گیا۔

حضور اکرم ﷺ کی دعا سے عبداللہ بن رواحہ کا داڑ کے درد کا صحیح ہو جانا

(۶) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو خبر دی ابوعمرو بن مطر نے، ان کو ابراہیم بن علی نے، ان کو یحییٰ نے، ان کو اسماعیل بن یحییٰ نے، ان کو اسماعیل بن عیاش نے، یزید بن نوح ابن ذکوان سے، یہ کہ نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ کو زید اور جعفر کے ساتھ بھیجا تھا موتہ کی طرف تو اس نے کہا تھا یا رسول اللہ! مجھے داڑھ میں درد ہے وہ مجھے تکلیف دے رہی ہے اور درد شدید ہو گیا آپ نے فرمایا کہ میرے قریب ہو جائیے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے بھیجا ہے حق کے ساتھ میں ضرور ایسی دعا کروں گا کہ جو بھی مؤمن تکلیف زدہ اس کے ساتھ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور کر دے گا حضور اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک ان کے رخسار پر رکھا جس طرف داڑھ میں درد تھا اور دعا پڑھی:

اللھم اَذْھِبْ عنه سوء مایجد وفحشه بدعوة نبیك المبارك المكین عندك

(سات بار پڑھا)

کہتے ہیں کہ اللہ نے شام ہونے سے پہلے وہاں سے روانگی سے قبل شفاء دے دی۔ یہ روایت سنداً منقطع ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ پھیرنے سے رافع کے پیٹ کی شکایت کا ہمیشہ کے لئے ختم ہو جانا

(۷) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ،ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے ،ان کو یعقوب بن سفیان نے ،ان کو ابو صالح نے ،ان کو لیث نے ،ان کو خالد بن یزید نے ،ان کو سعید بن ابو ہلال نے ،ان کو ابوامیہ انصاری نے ،ان کو عبید بن رفاعہ بن رافع نے ،اپنے والد سے انہوں نے کہا۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ،ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ،ان کو محمد بن اسحٰق نے ،ان کو سعید بن شرحبیل نے ، اور عبداللہ بن صالح نے ،ان کو لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے ،اس نے سعید بن ابو ہلال سے ،اس نے اپنے والد امیہ انصاری سے۔اس نے عبید بن رعافہ سے اس نے رافع سے وہ کہتے ہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ کے ہاں گوشت کی ہنڈیا جوش مار ہی تھی۔ مجھے چربی پسند آ گئی تو میں نے اس کو پیٹ بھر کر کھالیا مگر میں اس سے سال بھر تک بیمار ہو گیا۔

پھر میں نے ایک بار رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا انہوں نے فرمایا کہ بیشک اس میں سات انسانوں کے نفس تھے اس کے بعد انہوں نے میرے پیٹ پر ہاتھ پھیر دیا جس کے بعد میں نے ہری ہری قے کر دی۔قسم ہے اس ذات کی جس نے ان کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پیٹ نے اس وقت تک یعنی اب تک کوئی شکایت نہیں کی (یعنی دوبارہ کبھی پیٹ خراب نہیں ہوا) اسی طرح مروی ہے رافع سے الکتاب میں اور صحیح جو ہے وہ یعقوب کی روایت ہے۔یعقوب کہتے ہیں میں گمان کرتا ہوں کہ بیشک مدائنی نے اس کو روایت کیا ہے رافع بن حدیج سے اور تھا جیسے اللہ نے چاہا۔اور ابوبکر کے پاتھا اس نے روایت کی تھی عبید بن رفاعہ سے۔اس میں "عن ابیہ" نہیں ہے وہ غلط ہے عبید کو صحبت رسول حاصل نہیں ہے۔

(۸) ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن نے ،ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ،ان کو محمد بن نصر نے ،ان کو ابن وہب نے ،ان کو خبر دی یزید بن عاض عبدالکریم سے اس نے عبید بن رفاعہ سے ،اس نے اپنے والد سے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے گھروں میں کسی گھر میں داخل ہوئے اور گھر میں گوشت کی ہنڈیا ابل رہی تھی اس میں چربی تھی کہتے ہیں کہ میں نے ہنڈیا کی طرف جھک کر اس میں سے کھالیا مگر اس کے بعد سال بھر میرا پیٹ خراب ہو گیا لہٰذا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے ان سے ذکر کیا بیشک قصہ یہ ہے کہ وہ سات نفوس کی مشترکہ تھی۔حضور اکرم ﷺ نے میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا جس سے مجھے ہری قے ہوئی اس کے بعد سے میرا پیٹ کبھی خراب نہیں ہوا۔

حضور اکرم ﷺ کی دعا سے ان کے چچا ابوطالب کا ٹھیک ہو جانا

(۹) ہمیں خبر دی ابوسعد احمد بن محمد مالینی نے ،ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ،ان کو یحیٰ بن محمد بن صاعد نے ،ان کو عقبہ بن مکرم عمی نے ، ان کو شریک بن عبدالحمید حنفی نے ،ان کو ہیثم بکاء نے ،ثابت سے اس نے انس ؓ سے۔یہ کہ ابوطالب بیمار ہو گئے تھے حضور اکرم ﷺ نے ان کی مزاج پرسی کی اس نے کہا اے بھتیجے آپ اپنے ربّ سے دعا کریں جس کی تم عبادت کرتے ہو کہ وہ مجھے عافیت دے دے حضور اکرم ﷺ نے دعا کی اللھم اشف عمی اے اللہ! میرے چچا کو شفا دے دے لہٰذا ابوطالب کھڑے ہو گئے ایسے جیسے کہ وہ اسی سے جکڑے ہوئے تھے اور کھل گئے۔ انہوں نے کہا اے بھتیجے! بیشک تیرا رب جس کی تم عبادت کرتے ہو تیری اطاعت کرتا ہے ،بات مانتا ہے۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے چچا! آپ بھی اللہ کی اطاعت کریں اللہ تعالیٰ آپ کی بھی ضروریات مانے گا۔

اس روایت کے ساتھ ہیثم بن جماز متفرد اور اکیلا ہے ثابت بنانی سے۔ اور ہیثم ضعیف ہے اہل علم کے نزدیک۔ کتاب المعجم لابی القاسم بغوی میں ہے اس کی اسناد کے ساتھ کثیر سے اس نے معاویہ بن حکم سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے میرے بھائی نے حکم پر خندق میں گھوڑا جھونک دیا جس سے اس کے سر پر خندق کی دیوار لگ گئی جس سے وہ زخمی ہوگیا حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا ابھی گھوڑے سے نہیں اُترا تھا حضور اکرم ﷺ نے اس پر ہاتھ پھیر دیا اور یہ پڑھا بسم اللہ۔ لہٰذا اس کو اس سے کوئی ایذاء باقی نہ رہی۔

(اصابہ ۲/۵۰۷)

باب ۷۰

۱۔ ان دوعورتوں کے بارے میں کیا کچھ وارد ہوا ہے جنہوں نے روزے کی حالت میں غیبت کی تھی۔

۲۔ اوران کے بارے میں آثار نبوت کا ظاہر ہونا اور قرآن کی سچائی

۳۔ اوراس میں اس بچے کی بات بھی ہے جس کو جن ہوتا تھا حضو اکرم ﷺ نے اس کے لئے دعا کی تھی اوراس کے پیٹ سے پلہ نکلا تھا

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران اور ابوالحسین بن فضل قطان نے ان دونوں نے کہا ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو خبر دی سلیمان تیمی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک آدمی سے وہ حدیث بیان کررہے تھے ابوعثمان النہدی کی مجلس میں عبید مولی رسول اللہ ﷺ سے کہ دوعورتوں نے عہد رسول میں روزہ رکھا اور یہ کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اس نے کہا یارسول اللہ! یہاں پر دوعورتیں ہیں انہوں نے روزہ رکھا ہے اور وہ دونوں پیاس کی وجہ سے مرنے کے قریب پہنچ چکی ہیں۔ کہتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا یا خاموشی اختیار کرلی۔ پھر اس نے دوبارہ وہی بات دہرائی۔ کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس نے کہا تھا دوپہر گرمی کے وقت۔ اس نے کہا اے اللہ کے نبی وہ دونوں اللہ کی قسم وہ مرچکی ہوں گی یا مرنے کے قریب ہوں گی فرمایا کہ ان دونوں کو بلا کر لائیے۔ وہ آگئیں۔

کہتے ہیں ایک پیالہ لایا گیا یا بڑا پیالہ آپ نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا کہ تم اس میں قے کرو اس نے قے کی جس نے قے کی تھی خون تھا اور پیپ تھی حتی کہ اس نے آدھا پیالہ قے کی اس کے بعد آپ نے دوسری سے بھی کہا کہ قے کیجئے اس نے بھی قے کی قے میں خون اور پیپ تھی اور گوشت کے ٹکڑے تازہ تازہ وغیرہ حتی کہ پیالہ بھر گیا۔ پھر آپ نے فرمایا ان دونوں نے روزہ رکھا تھا اس میں سے جو اللہ نے ان دونوں کے لئے حلال کیا تھا۔ اور افطار کیا تھا اس چیز کے ساتھ جو اللہ نے ان پر حرام کی تھی۔ اور ان دونوں میں سے ایک دوسری کے پاس بیٹھی تھی اور دونوں نے لوگوں کا گوشت کھانا شروع کردیئے تھے۔ (غالباً غیبت مراد ہے) اسی طرح کہا ہے عبید نے وہ صحیح ہے۔ (مسند احمد ۴۳۰)

روزے کی حالت میں غیبت کرنے والی عورتوں کا انجام دنیا میں

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو عباس بن فضل نے، ان کو مسدد بن مسرہد نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے، ان کو عثمان بن غیاث نے، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ایک آدمی نے، میں اس کے بارے میں گمان کرتا ہوں کہ کہا تھا کہ ابوعثمان کے حلقہ میں سعد مولیٰ رسول اللہ سے کہ وہ لوگ روزے کا حکم دے گئے تھے چنانچہ بعض حصہ دن کا گذرنے کے بعد ایک آدمی آیا اور عرض کیا یارسول اللہ! کہ فلاں فلاں عورت کو سخت تکلیف ہے حضور اکرم ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا دو یا تین مرتبہ پھر فرمایا بلا کر لاؤ تو ان کو وہ عُس یا پیالہ لے کر آئیں مجھے نہیں معلوم کہ دونوں میں کیا چیز تھی حضور اکرم ﷺ نے ایک عورت سے کہا کہ تم اس میں قے کرو اس نے تازہ خون گوشت، پیپ اور خون کی قے کی۔ آپ نے دوسری سے کہا تم بھی دوسرے برتن میں قے کرو اس نے کہا کہ یہ دونوں عورتوں نے روزہ رکھا تھا ایسی چیز سے جو اللہ نے ان کے لئے حرام کی ہے اور افطار کیا تھا ایسی چیز کے ساتھ جو اللہ نے ان پر حرام کر رکھا ہے۔ ایک آئی دوسری کے پاس سے یہ دونوں ہمیشہ وہاں بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھاتی رہی ہیں حتیٰ کہ دونوں کا پیٹ پیپ سے بھر گیا ہے۔

اسی طرح کہا ہے سعد سے روایت کرتے ہیں جب کہ پہلی زیادہ صحیح ہے۔ (مسند احمد ۴۳۰/۵)

حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ اور دعا کی برکت سے جن والے بچے کے پیٹ سے کتیا کے پلہ کا نکل کر بھاگنا

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے الفوائد میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن احمد بن تمیم اصم نے، بغداد میں ان کو محمد بن عباس کابلی نے، ان کو عفان نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، فرقد سنجی سے، اس نے سعید بن جبیر سے، اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر آئی اور عرض کیا یارسول اللہ! میرے اس بیٹے کے ساتھ جن ہے اور وہ اس کو ہمارے صبح و شام کے وقت آکر دبوچتا ہے لہٰذا ہمارے اُوپر فساد برپا کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی جس سے اس نے قے کر دی لہٰذا اس کے پیٹ میں سے کتیا کے کالے پلے کی مثل کوئی جانور نکل کر بھاگا۔

باب ۷۱

نبی کریم ﷺ کا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں دعا کرنا جب انہوں نے قراءت میں شک کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے قبول کرنا اسی وقت جس چیز کے بارے میں انہوں نے دعا فرمائی

(۱) ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے، ان کو حسین بن محمد زعفرانی نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو خبر دی عوام بن حوشب نے، ان کو ابواسحٰق ہمدانی نے، ان کو سلیمان بن صرد نے، کہ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ دو آدمیوں کو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے جنہوں نے قراءت کے بارے میں اختلاف کیا تھا دونوں یہ کہتے تھے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس طرح پڑھایا ہے

حضور اکرم ﷺ نے دونوں سے پڑھوا کر سنا پھران کو فرمایا تم دونوں نے درست اور بہتر پڑھا ہے اُبی بن کعب کہتے ہیں کہ میرے دل میں شک واقع ہوگیا۔ اس شک سے بھی زیادہ جو اسلام نے قبل جاہلیت میں شک ہوتا تھا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر اپنا دست مبارک مارا اور دعا کی۔

اَللّٰھُم اَذْھِبْ عَنْہُ الشَّیْطَان ۔ (ترجمہ) اے اللہ شیطان کو اس سے دور کردے۔

کہتے ہیں کہ بس میں اس کے بعد پسینے سے شرابور ہوگیا اور میں اللہ کی طرف خوف سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے بعد فرمایا بیشک جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا قرآن مجید میں سات حروف پر (یعنی سات ہجوں یا قرلو توں پر) پڑھیے اور ہر ایک شافی وکافی ہے۔

(خصائص کبریٰ ۲/ ۱۶۸۔ مسند احمد ۵/۱۴۲)

باب ۴۷

رسول اللہ ﷺ کا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں دعا کرنا

اور دعا کا قبول ہونا اور کیا کچھ ظاہر ہوا

اللہ تعالیٰ کے اپنے رسول کی دعا قبول کرنے میں

(۱) ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق مزکی نے، ان کو خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبد الوہاب نے، ان کو جعفر بن عون نے، ان کو خبر دی اسماعیل بن ابو خالد نے، ان کو قیس بن حازم نے، یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کے لئے کہا تھا۔

اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ لَہٗ اِذَا دَعَاکَ ۔ اے اللہ سعد کی دعا قبول فرمائیے جب یہ آپ سے دعا مانگے۔

(خصائص کبریٰ : ۲/۱۶۵)

یہ روایت مرسل حسن ہے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو نصر محمد بن عمر نے، ان کو احمد بن سلمہ نے، اس کو اسحٰق بن ابراہیم نے، ان کو جریر بن عبد الحمید نے، ان کو عبد الملک بن عمیر نے جابر بن سمرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک ان کے پا اہل کوفہ کے کچھ لوگ آ گئے ۔ انہوں نے حضرت سعد کی ان سے شکایت کی۔ ان لوگوں نے کہا کہ وہ نماز بہتر نہیں پڑھاتے (نہیں پڑھتے) انہوں نے کہا میرا تو اس کے ساتھ عہد ہے کہ وہ نماز کو احسن طریقے پر ادا کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا کر خبر دی جو کچھ کیا گیا تھا انہوں نے جواب دیا کہ میں ان لوگوں کو رسول اللہ ﷺ جیسی نماز پڑھاتا ہوں ۔ پہلی دو رکعتیں لمبی کرتا ہوں اور دوسری دو رکعتیں چھوٹی کرتا ہوں۔

حضرت عمر نے فرمایا کہ میرا ابھی تیرے بارے میں یہی گمان ہے اے ابو اسحٰق لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ ایک آدمی بھیجا جو کہ کوفے میں ان کے بارے میں پوچھے چنانچہ اس بندے کو کوفے کی مساجد میں پھیرایا گیا سب نے سعد کے بارے میں خیر کے سوا کچھ نہ کہا حتیٰ کہ ایک مسجد میں پہنچے وہاں ایک آدمی تھا اس کو ابو سعدہ کہتے تھے۔ اس نے کہا اے اللہ کی قسم نہ یہ خاموش (سری) نمازیں صحیح پڑھاتے ہیں

نہ جہری صحیح پڑھاتے ہیں نہ فیصلوں میں انصاف کرتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے (فرمایا کہ یہ تیرا جھوٹ سناؤں تو) تو ناراض ہو گئے اور اس شخص کو بددعا دی اے اللہ اگر یہ کاذب ہے تو اس کی عمر لمبی کردے اور اس پر شدید فقر مسلط کردے اور اس پر فتنے واقع کردے کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا گمان ہے کہ انہوں نے اس کو دیکھا تھا کہ طویل عمر کی وجہ سے اس کی بھویں آنکھوں پر آن پڑی تھیں۔ تحقیق وہ فقیر ہو گیا تھا اور فتنوں میں پڑ گیا تھا کوئی بھی چیز اس کے پاس نہ ایسی تھی اس سے کسی نے پوچھا تم کیسے ہوا ے ابو سعدہ؟ وہ کہتا بوڑھا ہوں فتنوں میں پڑا ہوا انہوں نے کہا مجھے سعد کی بددعا لگ گئی تھی۔

مسلم نے اس کو روایت کیا صحیح میں اسحٰق بن ابراہیم سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے حدیث ابو عوانہ سے اس نے عبدالملک بن عمر سے اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ لڑکیوں سے تعرض کرتا چھیڑ چھاڑ کرتا تھا اور راستے میں ان کو آنکھوں کے ساتھ اشارے کرتا تھا۔
(بخاری۔ کتاب الاذان۔ فتح الباری ۲/۲۳۶۔ مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ ۱/۳۳۵)

(۳) ہمیں خبر دی ابو منصور عبدالقاہر بن طاہر فقیہ اور ابو نصر بن قتادہ اور عبدالرحمٰن بن علی بن حمدان اور ابو نصر احمد بن عبدالرحمٰن صفار نے وہ کہتے ہمیں خبر دی ابو عمرو اسماعیل بن نجید سلمی نے، ان کو خبر دی ابو مسلم کجی نے، ان کو انصاری نے، ان کو ابن عون نے، ان کو خبر دی محمد بن محمد بن اسود نے، عامر بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سعد پیدل چل رہے تھے ایک آدمی کے پاس سے گذرے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کو (ان صحابۂ کرام کو) سب وشتم کر رہا تھا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تم ایسے لوگوں کو گالیاں دے رہے ہو حالانکہ ان کے لئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید میں بہت کچھ عظمت وصفات مذکور ہیں اللہ کی قسم آپ ان کو بُرا بھلا کہنے سے باز آجائیں ورنہ میں آپ کے خلاف اللہ سے بددعا کروں گا۔

اس شخص نے کہا یہ مجھے ایسے ڈرا رہا ہے جیسے یہ کوئی نبی ہے کہتے ہیں کہ حضرت سعد نے بددعا دیتے ہوئے کہا اے اللہ! اگر یہ واقعی ایسے لوگوں کو گالیاں دے رہا ہے جن کے بارے میں تیری طرف سے بہت کچھ قرآن میں مذکور ہے۔ تو اللہ تو اس کو آج نشان عبرت بنا دے کہتے ہیں یہ کہتے ہی ایک بختیہ آئی جس سے لوگ چھٹ گئے اور وہ اس کو مخبوط کر گئی (جس کو شیطان جن مخبوط الحواس کردے چھوکر) کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو سعید کی اتباع کرتے دیکھا تھا اور وہ یہ کہتے تھے کہ اللہ نے اے ابو اسحٰق تیری دعا قبول کر لی ہے۔ (خصائص کبریٰ : ۲/۱۶۶)

(۴) ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے، ان کو خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد مصری نے، ان کو یوسف بن یزید نے، ان کو اسد بن موسیٰ نے، ان کو حاتم بن اسماعیل نے، ان کو یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن لبیبہ نے، اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے دعا کی تھی اے میرے ربّ! بیشک میرے بیٹے چھوٹے ہیں تو مجھ سے موت کو مؤخر کر دے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے بیس سال تک ان کی موت مؤخر کر دی تھی۔ (خصائص کبریٰ : ۲/۱۶۶)

☆☆☆

باب ۴۳

رسول اللہ ﷺ کا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے لئے

دین میں فہم وفقہ کی دعا کرنا اور علم اور اس کی تأویل وتوجیہ کی دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا آپ کی دعا کو قبول کرنا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیشاپوری نے، انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو ابونضر ہاشم بن قاسم نے، ورقاء بن عمر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبیداللہ بن ابویزید سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ بیت الخلاء میں گئے تو میں نے ان کے وضو کا پانی بھر کر رکھا جب باہر آئے تو پوچھا کہ یہ کس نے لا کر رکھا ہے؟ کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ نے دعا دی۔ اللّٰھم فقّھه فی الدین اللہ اس کو دین کی سمجھ عطا فرما۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن مسندی سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے اور ابوبکر بن ابوالنضر سے ان سب نے ابوالنضر سے۔ (بخاری۔ کتاب الوضو۔ فتح الباری ۲۴۴/۱)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوعثمان بن عبدان اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس دوری نے، ان کو حسن بن موسیٰ اشیب نے، ان کو زہیر نے، عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے اس نے سعید بن جبیر سے، اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ مبارک کندھے پر رکھا یا مونڈھے پر کہا شک ہے شعبہ کا پھر دعا فرمائی۔

اللھم فقھه فی الدین وعلمه التأویل

اے اللہ اس کو دین میں سمجھ عطا فرما اور اس کو تعبیر وتوجیہ کا علم عطا فرما۔

(۳) ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبدالوہاب نے، ان کو جعفر بن عوف نے، ان کو اعمش نے، مسلم بن صبیح سے، اس نے مسروق سے، وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اگر ابن عباس رضی اللہ عنہ پالیتے ہماری عمروں کو تو ہم میں سے کوئی آدمی ان کے مقابل یا برابر نہ ہوسکتا فرمایا کہ فرماتے تھے جی ہاں ترجمان القرآن ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ واللہ اعلم بالصواب (مستدرک حاکم ۵۳۷/۳)

☆☆☆

باب ۴۷

رسول اللہ ﷺ کا حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کے لئے

کثرت سے مال واولاد کی دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا اس دعا کو قبول فرمانا

(۱) ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورکؒ نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو شعبہ نے قتادہ سے، وہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا فرمارہے تھے اُم سُلیم نے کہا تھا یارسول اللہ! اس کے لئے دعا کردیجئے وہ انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہہ رہی تھی حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِیْمَا رَزَقْتَهٗ۔ اے اللہ اس کے مال اور اولاد میں اضافہ فرما اور آپ نے اس کے لئے جو کچھ رزق مقدر فرمایا ہے اس میں اس کے لئے برکت عطا فرما۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن مثنی سے انس نے ابوداود سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

(بخاری۔ کتاب الدعوات۔ حدیث ۶۳۳۴۔ فتح الباری ۱۱/۱۴۴)

حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے میرا مال کثیر ہے اور بیٹے پوتے پڑپوتے ایک سو ہیں

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو عبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے، محمد بن ایوب سے، ان کو خبر دی محمود بن غیلان نے، ان کو عمر بن یونس نے، ان کو عکرمہ بن عمار نے، ان کو اسحٰق بن عبداللہ ابن ابوطلحہ نے، وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ اُم سُلیم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی امی تھیں۔ انہوں نے مجھے اپنے دوپٹے میں لپٹایا ہوا تھا کچھ انہوں نے ظاہر کیا ہوا تھا عرض کیا یارسول اللہ! یہ انس ہے میں اس کو آپ کے پاس لائی ہوں یہ آپ کی خدمت کرے گا آپ اس کے لئے اللہ سے دعا فرمائیں حضور اکرم ﷺ نے دعا کی اے اللہ! مال اور اولاد میں اضافہ فرمانا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم بیشک میرا مال کثیر ہے اور بیشک میرے بیٹے اور پوتے ایک سو افراد شمار کئے جاتے ہیں۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابن معن رقاشی سے اس نے عمر بن یونس سے۔ (مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ۔ حدیث ۴/۱۹۲۹)

حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے انس رضی اللہ عنہ کی پشت سے ایک سو انتیس بیٹے پوتے ہونے کا تذکرہ

(۳) ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے، ان کو عبداللہ بن حسین بن منصور نے، ان کو ابوحاتم رازی نے، ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے حمید طویل نے، انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں اُم سلیم نے عرض کی یارسول اللہ! میرا ایک خاص بچہ ہے حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ کیا خاص ہے یا کیا خصوصیت ہے عرض کیا کہ آپ کا خادم ہے انس، انس کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے میرے لئے

نہ کوئی آخرت کی خیر چھوڑی نہ دنیا کی مگر سب چیزوں کی حضور اکرم ﷺ نے میرے لئے دعا کر ڈالی اور فرمایا تھا اے اللہ اس کو مال و اولاد کا رزق دینا اور اس میں برکت دے دینا فرمایا کہ یہی وجہ ہے کہ میں انصار میں سے زیادہ مالدار رہوں۔ انس فرماتے ہیں کہ میری بیٹی اُمینہ نے مجھے بیان کیا ہے کہ میری شیت میں پیدا ہونے والے مقدم الحجاج البصر یہ میں ایک سو انتیس افراد مدفون ہیں۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے حمید سے۔

(بخاری۔ کتاب الصوم۔ حدیث ۱۹۸۲۔ فتح الباری ۴/ ۲۲۸۔ مسند احمد ۳/ ۱۰۸، ۱۸۸۔ ۲۴۸)

حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے انس ؓ کے دو باغ سال میں دو بار پھل دیتے تھے

(۴) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو احمد بن علی مقری نے، ان کو ابو عیسیٰ ترمذی نے، ان کو محمد بن غیلان نے، ان کو ابو داؤد نے، ابو العالیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو العالیہ سے کہا تھا کیا انس ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا تھا؟ انہوں نے کہا کہ دس سال اس نے خدمت کی تھی رسول اللہ ﷺ کی اور حضور اکرم ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی تھی۔ اور ان کے دو باغ تھے جو سال میں دو بار پھل دیتے تھے اور اس میں ریحان تھی (بوٹی) جس سے کستوری کی خوشبو مہکتی تھی۔ (ترمذی۔ کتاب المناقب۔ حدیث ۳۸۳۳۔ ۵/۶۸۳)

حضور اکرم ﷺ کی حضرت انس ؓ کے لئے دو دعائیں دنیا کے لئے اور ایک آخرت کے لئے کرنا

(۵) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن شاذان نے، قتیبہ بن سعید سے اس نے جعفر بن سلیمان سے اس نے جعفر بن ابو عثمان سے اس نے انس بن مالک ؓ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گذرے اور بی بی اُم سلیم نے سن لیا بولی میرے ماں باپ قربان جائیں یا رسول اللہ! یہ اُنیس ہے (اس کو دیکھ لیں) لہٰذا حضور اکرم ﷺ نے میرے لئے تین دعائیں فرمائی تھی جن میں سے دو تو میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کی اُمید آخرت میں پوری ہونے کی رکھتا ہوں۔

مسلم نے اس کو روایت کیا صحیح میں قتیبہ بن سعید سے۔ (مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ۔ حدیث ۱۴۴ ص ۴/ ۱۹۲۹)

حضور اکرم ﷺ کا انس ؓ کے لئے لمبی عمر، کثرت مال و مغفرت کی دعا کرنا

(۶) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو محمد بن بشیر نے، اخو خطاب نے، ان کو سعید بن مہران ہدادی نے، ان کو نوح بن قیس نے، ان کو ثمامہ بن انس نے، انس بن مالک سے فرماتے ہیں کہ اُم سلیم نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہوگا اس کے لئے دعا فرمائیں حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی اللہ اس کو لمبی عمر دے اور اس کے مال کو زیادہ فرما اور اس کی مغفرت فرما۔

حضرت انس ؓ کا طویل عمر پانا ننانوے سال تک

(۷) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن مؤمل نے، ان کو فضل بن محمد نے، ان کو احمد بن حنبل نے، ان کو معمر نے، حمید سے یہ کہ حضرت انس ؓ کو ننانوے سال عمر ملی تھی۔ یعنی ایک سو سال سے ایک سال کم، وہ ۹۱ ھ میں فوت ہوئے تھے۔

مصنف فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ اس کے علاوہ بھی طویل عمر کے قول ہیں جو کہ فضائل انس بن مالک ؓ میں مذکور ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا حضور ﷺ کی دعا سے صحابۂ کرامؓ کے ہاتھوں میں بوقت دعا نور دیکھنا

(۸) ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے، ان کو ابواسحٰق اصفہانی نے، ان کو ابواحمد بن فارس نے، ان کو بخاری نے، ان کو یوسف بن راشد نے، ان کو احمد بن عبداللہ نے، ان کو عمران بن زید نے، ان کو خطاب بن عمر نے، حسن سے، اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گھر سے مسجد تک ساتھ گیا لوگ مسجد میں تھے ہاتھ اُٹھائے ہوئے دعا کر رہے تھے حضور اکرم ﷺ نے پوچھا تم ان لوگوں کے ہاتھوں کو دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کی کیا ہے ان کے ہاتھوں کو؟ فرمایا کہ ان کے ہاتھوں میں نور ہے۔ میں نے کہا آپ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے بھی وہ دکھا دے حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی اللہ نے مجھے بھی دکھا دیا لہٰذا آپ ﷺ نے جلدی کی ہم نے بھی اپنے ہاتھ اُٹھا دئے۔

بخاری کہتے ہیں اس روایت کی کوئی متابع روایت نہیں ہے۔ (بخاری ۲/۲۰۲۔ میزان ۱/۶۵۵)

باب ۷۵

نبی کریم ﷺ کا برکت کی دعا کرنا اُم سلیم کے حمل کے لئے جو کہ ابوطلحہ کی طرف سے تھا

(اور مرنے والے بیٹے کے بعد دوسرا نیک صالح بیٹا ہونا)

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے مکہ میں ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے، ان کو خبر دی عبدالرزاق نے، ان کو خبر دی معمر نے، ان کو ثابت نے، انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ بی بی اُم سلیم کا ابوطلحہ سے ایک بیٹا تھا وہ بیمار ہو گیا تھا اور اس مرض میں انتقال کر گیا تھا۔ جب وہ مر گیا تو اس کی ماں نے لپیٹ کے اوپر کپڑا ڈھک دیا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے پوچھا کہ میرے بیٹے نے شام کیسی گذاری؟ وہ بولی کہ شام سے آرام وقرار میں ہے۔

اس نے شوہر کو عشاء کا کھانا کھلایا۔ پھر رات کے بعض حصے میں کہا آپ کا خیال ہے کہ اگر کوئی آدمی آپ کو ادھار میں کوئی چیز دے، عارضی طور پر دے۔ پھر وہ واپس لے لے تو کیا آپ بے صبری اور پریشانی کا مظاہرہ کریں گے، اس نے کہا کہ نہیں تو وہ بولی کہ اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو آپ کا بیٹا عارضی طور پر دیا تھا وہ اس نے آپ سے لے لیا ہے۔

کہتے ہیں کہ وہ صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اس نے بیوی کی یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی اور وہ اس رات اپنی بیوی سے صحبت بھی کر چکے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے دعا دی۔ بارك الله لكما في ليلتكما۔ اللہ تعالیٰ تم دونوں کے لئے تمہاری اس رات میں برکت عطا کر دے۔ کہتے ہیں کہ (اس کے نتیجے میں) ابوطلحہ کا بیٹا پیدا ہوا اس کا نام عبداللہ تھا کہتے ہیں کہ لوگوں نے ذکر کیا کہ وہ اپنے زمانے کا بہترین آدمی ہوا۔ (خصائص کبریٰ ۲/۱۷۰)

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسن بن محمد بن اسحٰق نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، ان کو مسدد نے، ان کو ابوالاحوص نے، ان کو سعید بن مسروق نے، عبایہ بن رافع سے وہ کہتے ہیں کہ اُم انس بن مالک (اپنے شوہر) ابوطلحہ سے بہت محبت کرتی تھیں ان کا ایک بیٹا ہوا تھا پھر وہ فوت ہو گیا تھا ابوطلحہ کسی حاجت کے لئے گئے ہوئے تھے رات کو وہ جب اپنی بیوی کے پاس پہنچے تو وہ شوہر کے پاس تحفہ لے کر آئی جو وہ پہلے سے شوہر کے پاس لاتی تھیں۔ اس کے بعد اس کے شوہر نے اس سے وہ کچھ طلب کیا جو شوہر اپنی بیوی سے طلب کرتا ہے۔

اس کے بعد شوہر نے پوچھا کہ میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا اے ابوطلحہ آپ کیا سمجھتے ہیں۔ جیسے ہمارے یہ پڑوسی کرتے ہیں کہ وہ ادھاری کوئی چیز مانگتے ہیں جب اس کا مالک آتا ہے تو وہ اس سے مانگتا ہے تو وہ دینے سے انکار کرتے ہیں اس نے کہا کہ وہ ایسا کر کے بُرا کرتے ہیں۔ وہ بولی کہ آپ کی مثال بھی ایسی ہے آپ کا بیٹا اللہ کی طرف سے عارضی اور اُدھار تھا بیشک وہ انتقال کر چکا ہے۔ لہٰذا وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اس نے ساری بات آپ کو بتائی نبی کریم ﷺ نے اس کو دعا دی اے اللہ! دونوں کے لئے ان کی اس رات میں برکت دے لہٰذا وہ حاملہ ہوئی اور لڑکے کو جنم دیا۔

عبایہ نے کہا کہ میں نے اس لڑکے کے سات بیٹے خود دیکھے تھے سب کے سب قرآن کے قاری تھے اور اس کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے روایت کیا ہے انس بن مالک سے بطور موصول روایت، اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا ہے بخاری نے۔

اور اس کو روایت کیا ہے زیاد نمیری نے، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور آخر قصے میں اس بچے کی تحنیک کرنے کا بھی کہا ہے (یعنی کھجور چبا کر نامنہ پر لگانا) اس کے بعد آپ نے اس کی پیشانی کے بالوں پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا اور یہ ہاتھ پھیرنا اس کے چہرے پر سفید و روشن ہو گیا تھا۔

(بخاری۔ کتاب الجنائز۔ حدیث ۱۳۰۱۔ فتح الباری ۳/۱۶۹۔ بخاری۔ کتاب العقیقیہ۔ فتح الباری ۹/۵۸۷۔ مسلم۔ کتاب الآداب۔ حدیث ۲۳ ص ۱۶۸۹۔۱۶۹۰)

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، ان کو محمد بن ابوبکر نے، ان کو زائدہ بن اُبی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی زائدہ بن ابورقاد نے، ان کو زیاد نمیری نے، اس نے مذکورہ روایت کو نقل کیا ہے۔

باب ۷۶

۱۔ حضور اکرم ﷺ کا اشارہ کرنا ابوہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ کو اور دیگر کو اس چیز کے بارے میں جو چیز حفظ و یاداشت کا سبب ہوگی۔

۲۔ ابوہریرہ ﷺ کا آپ کی بات ماننا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ ﷺ کے قول کو پکارنا۔

۴۔ اس میں جن آثار نبوت کا ظہور ہوا۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے، ان کو خبر دی حاجب بن احمد طوسی نے، ان کو محمد بن یحییٰ نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو خبر دی معمر نے زہری سے اس نے اعرج سے، اللہ کے قول کے بارے میں :

ان الذین یکتمون ماانزلنا من البینات و الھُدیٰ

بیشک وہ لوگ جو چھپاتے ہیں جو کچھ ہم نے اُتارا ہے ہدایت اور واضح دلائل۔

کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ کہتے ہو کہ ابو ہریرہ نبی کریم ﷺ سے کثرت سے دعائیں کرتے ہیں اور اللہ ہی وعدے کی جگہ ہے (یعنی اللہ کے آگے ہی پیش ہونا ہے) اور تم لوگ کہتے ہو کیا حال ہے مہاجرین وانصار کا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس حدیث کو بیان نہیں کرتے؟ اور کیا حال ہے انصار کا کہ وہ اس روایت کو بیان نہیں کرتے؟ بیشک میرے ساتھ جو مہاجرین میں سے تھے آپ کو بازار میں ان کی تجارت نے مصروف کر دیا تھا۔

اور میرے ساتھ انصار کو ان کی زمینوں نے مصروف کر دیا تھا اور ان کی نگرانی نے۔ جب کہ میں ایک مسکین آدمی تھا میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں زیادہ بیٹھتا تھا میں حاضر رہتا تھا جب وہ لوگ موجود نہیں ہوتے تھے۔ اور میں وہ باتیں حضور اکرم ﷺ کی یاد رکھتا تھا جو وہ بھول جاتے تھے۔ بیشک نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ بیان فرمایا کہ کون اپنا کپڑا پھیلائے گا میں اپنی حدیث اس میں اُنڈیل دوں پھر وہ اس کو اپنے ساتھ ملالے بیشک وہ اس کے بعد اس میں سے کوئی چیز بھی نہیں بھولے گا جو اس نے مجھ سے سنی ہوگی کبھی بھی۔ اللہ کی قسم اگر وہ بات قرآن کتاب اللہ میں نہ ہوگی تو میں تمہیں کوئی چیز کبھی بیان نہ کرتا اس کے بعد انہوں نے تلاوت کیا:

ان الذین یکتمون .... الخ (پوری آیت)۔ (سورۃ بقرہ آیت ۱۵۹)

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن حمید سے، اس نے عبدالرزاق سے۔

(مسلم۔کتاب فضائل الصحابہ۔حدیث ۱۵۹ ص ۱۹۴۰)

اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے دیگر کئی طرق سے۔ (بخاری۔کتاب الاعتصام)

اور ہم نے روایت کیا ہے کتاب المدخل میں۔ جو کچھ روایت کیا گیا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، ان کی دعا کے بارے میں اور ان کے علم کا سوال کرنے کے بارے میں کہ وہ نہ بھولا کرے اور نبی کریم ﷺ کا آمین کہنا اس کی دعا پر۔ اور وہ جو روایت کی گئی ہے طلحہ بن عبیداللہ سے اور دیگر سے اس کی تصدیق کے بارے میں۔

(۲) اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو خبر دی ربیع نے، وہ کہتے ہیں امام شافعیؒ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے زمانے میں سب سے زیادہ حدیثوں کے حافظ (یاد کرنے والے) تھے۔ (الرسالۃ للشافعی الفقراء ۲۷ ص ۲۸۰-۲۸۱)

باب ۷۷

حضور اکرم ﷺ کا اُم ہریرہ کے لئے ہدایت کی دعا کرنا

اور اللہ تعالیٰ کا اس دعا کو اس کے بارے میں قبول کرنا

(۱) ہمیں حدیث بیان کی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو عمرو عثمان بن احمد بن عبداللہ الدقاق نے بغداد میں ان کو عبدالملک بن محمد بن عبداللہ رقاشی نے، ان کو یعقوب بن اسحٰق حضرمی نے عکرمہ بن عمار سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو کثیر غبری نے، وہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں روئے زمین پر کوئی مؤمن مرد یا مؤمن عورت مگر وہ مجھے محبوب رکھتا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا تمہیں اس بات کا

کیسے علم ہے اے ابو ہریرہ؟ کہا کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف دعوت دیتا رہتا تھا مگر وہ انکار کر دیتی تھیں ایک دن حسب معمول میں نے اس کو دعوت دی اس نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں مجھے کچھ ایسی باتیں کہیں جو میں ناپسند کرتا تھا۔

میں حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا رہتا تھا وہ انکار کر دیتی تھیں آج میں نے ان کو دعوت دی جس پر اس نے آج مجھے آپ کے خلاف کچھ ایسی باتیں کہیں ہیں جنہیں میں پسند نہیں کرتا۔ لہٰذا یارسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ اُم ہریرہ کو اسلام کی طرف ہدایت دے دے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی میں واپس لوٹا اپنی امی کو یہ بتانے کے لئے کہ میں ان کو بشارت دوں کہ حضور اکرم ﷺ نے آپ کی ہدایت کے لئے دعا کی ہے۔ جب میں دروازے پر پہنچا تو دیکھتا ہوں کہ دروازہ بند ہے میں نے دروازہ بجایا۔ والدہ نے میرا آنا محسوس کرلیا اور اس نے کپڑے پہن لئے اور اپنے سر پر دوپٹہ رکھ لیا اور کہا ٹھہر جا اے ابو ہریرہ! پھر اس نے میرے لئے دروازہ کھولا۔ میں جب داخل ہوا تو اس نے کہا:

اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدًا رسول الله

کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس لوٹ گیا اور میں خوشی سے رو رہا تھا بالکل ایسے جیسے میں غم سے رویا کرتا تھا۔ اور میں نے کہنا شروع کیا خوش ہو جائیے یارسول اللہ! تحقیق اللہ نے آپ کی دعا قبول کر لی ہے اور اُم ابو ہریرہ کو اللہ نے اسلام کی طرف ہدایت دے دی ہے۔ میں نے کہا آپ اللہ سے دعا کریں کہ میری ماں مجھے محبوب رکھے اور سارے مؤمن مجھے بھی محبوب رکھیں اور ان سب کو ہماری طرف محبوب بنا دے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی۔ اے اللہ! تو اپنے اس چھوٹے سے بندے کی اور اس کی امی کو تمام اپنے مؤمن بندوں کی نظر میں محبوب بنا دے اور سارے اہل ایمان کو ان دونوں کا محبوب بنا دے۔ لہٰذا روئے زمین پر جتنے مؤمن مرد ہیں اور مؤمن عورتیں ہیں وہ مجھے محبوب رکھتے ہیں اور میں ان کو محبوب رکھتا ہوں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عمرو ناقد نے، اس نے عمر بن یونس سے اس نے عکرمہ بن عمار سے اور اس میں اس نے ان کے غسل کا ذکر بھی کیا ہے۔ (مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ۔ حدیث ۱۵۸ ص ۱۹۳۸)

باب ۸۰ ۔ ۷

اس نوجوان کا تذکرہ
موت کے وقت جس کی زبان کلمہ شہادت کے لئے نہیں کھلتی تھی
یہاں تک کہ اس کی والدہ اس سے راضی ہوئی تو اس نے کلمہ شہادت پڑھا
اور جان جان آفرین کے سپرد کر دی

(۱) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، اور ابو سعید بن ابو عمرو نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے، ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے، ان کو ابو الورقاء نے، عبداللہ بن ابو اوفیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کوئی آدمی آیا اس نے بتایا کہ یارسول اللہ! یہاں پر ایک آدمی فوت ہو رہا ہے اسے کہا جاتا ہے کہ پڑھ۔ لا الـــــہ الا اللہ مگر وہ

نہیں پڑھ سکتا حضور اکرم ﷺ اُٹھے ہم لوگ بھی اُٹھ کر ساتھ چلے گئے آپ نے فرمایا اے جوان! کہو لا الہ الا اللہ اس نے کہا کہ میں نہیں کہہ سکتا حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا کہ میرے دل پر تالا لگا دیا گیا ہے۔ جب میں یہ کہنا چاہتا ہوں تو تالا میرے دل کو قابو کر لیتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کیوں اس نے بتایا میری اپنی ماں کی نافرمانی کی وجہ سے۔

حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ بولا جی ہاں زندہ ہے کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اسے بلوایا جب آ گئی تو پوچھا کہ کیا یہ تیرا بیٹا ہے؟ بولی جی ہاں ہے۔ تیرا کیا حال ہے اگر بہت بڑا آگ کا الاؤ لگایا جائے اور تجھے کہا جائے کہ اس کو اس کے اندر ڈال دیا جائے گا کیا تم اس کے لئے سفارش کرو گی (کہ نہ ڈالا جائے) بولی جی ہاں یا رسول اللہ! میں سفارش کروں گی اس کے لئے۔ فرمایا تو پھر تم اللہ کو گواہ کرو اور مجھے بھی گواہ کرو کہ تم اس سے راضی ہو گئی ہو وہ بولی اللہ میں تجھے گواہ کرتی ہوں اور میں تیرے رسول کو بھی گواہ کرتی ہوں کہ میں اس سے راضی ہوں۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہو اے نوجوان لا الہ الا اللہ کہتے ہیں کہ اس نے پڑھنا شروع کیا لا الہ الااللہ وحدہ لاشریك له ۔ کہتے ہیں کہ اس نے تین بار کلمہ پڑھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے تجھے میری وجہ سے جہنم سے بچالیا ہے۔ یعنی میرے ذریعے سے بچالیا ہے۔ (مجمع الزوائد ۱۴۸/۸)

باب ۷۹

ایک یہودی کا نیک عمل کی بدولت حضور ﷺ کی دعا سے اسلام لے آنا

(۱) ہمیں حدیث بیان کی ابوجعفر کامل بن احمد مستملی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی خلعانی سمنانی دامغانی میں، ان کو عبداللہ بن محمد بن یونس سمنانی نے، ان کو محمد بن رزام نے، سلیطی بصری نے، ان کو محمد بن عمرو نے عبداللہ انصاری سے، ان کو ابوالحسن علی بن حسین بن علی بیہقی صاحب مدرسہ نے، ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن یزداد رازی نے، بطور املاء کے بخاری میں۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن یونس مقری نے، نیشاپور میں اس کو ابوالفضل عباس بن ابراہیم نے، ان کو محمد بن رزام نے، ابوعبدالملک ایلی نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرو ابوسلمہ انصاری نے، ان کو مالک بن دینار نے، انس بن مالک ؓ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے چھینک لی تو یہودی نے اس کا جواب دیا یرحمك الله ، اللہ تجھ پر رحم کرے۔ اس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہا۔ هَدَاكَ الله ، اللہ تجھے ہدایت دے۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ (خصائص کبریٰ ۱۶۷/۲)

یہ اسناد مجہول ہے۔

☆☆☆

باب ۸۰

حضور اکرم ﷺ کا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کے بارے میں دعا کرنا اور آپ کی دعا کی برکت سے کچھ آثار کا ظہور

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعمرو بن ابوجعفر نے، ان کو حسن بن سفیان نے، ان کو اسحٰق بن ابراہیم۔ (ح) اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں، ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو احمد بن خلیل نے، ان کو اسحٰق نے، ان کو خبر دی فضل بن موسیٰ نے، ان کو جعید بن عبدالرحمٰن نے، وہ کہتے ہیں کہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے تھے ان کی عمر چرانوے (۹۴) برس تھی جب کہ تا حال وہ معتدل اور مضبوط آدمی تھے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تحقیق میں جانتا ہوں جو کچھ یہ کانوں اور آنکھوں کی سلامتی ہے وہ نبی کریم ﷺ کی دعا کی برکت سے ہے جو انہوں نے میرے لئے فرمائی تھی میری خالہ مجھے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر گئی تھی اور کہا تھا میرا بھانجا بیمار ہے آپ اللہ سے دعا فرمائیں اس کے لئے کہتے ہیں کہ انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی تھی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحٰق بن ابراہیم سے۔

(بخاری۔ کتاب المناقب۔ فتح الباری ۶/ ۵۶۰۔۵۶۱۔ بخاری۔ باب خاتم النبوۃ۔ فتح الباری ۶/ ۶۱/۷۔ مسلم۔ کتاب الفضائل۔ حدیث ۱۱۱ ص ۱۸۲۳)

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابواحمد حمزہ بن محمد بن عباس نے، ان کو محمد بن غالب نے، ان کو موسیٰ بن مسعود نے، ان کو خبر دی عکرمہ بن عمار نے ان کو عطا مولی السائب نے کہا کہ سائب کا سر اس جگہ سے سیاہ تھا اور اس نے اپنے ہاتھوں سے بیان کیا کہ ان کی کھوپڑی سے سر کے سامنے تک بال سیاہ تھے اور پچھلا حصہ اور داڑھی اور رخسار سفید تھے میں نے کہا اے میرے آقا میں نے آپ سے زیادہ عجیب بالوں والا کسی کو نہیں دیکھا انہوں نے کہا بیٹے تم کیا سمجھتے ہو کہ ایسا کیوں ہے؟ بیشک نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تھے اور میں بچہ تھا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا یہ کہ سائب بن یزید نمر کا بھائی انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور فرمایا تھا اللہ تیرے اندر برکت دے لہٰذا یہ حصہ (جس پر آپ نے ہاتھ پھیرا تھا) کبھی بھی سفید نہیں ہوتا۔ (مجمع الزوائد)

باب ۸۱

اس یہودی کے بارے میں روایت جس نے نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگایا تھا اور اس بارے میں آثار نبوت

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالحسین علی بن حسین ابن جعفر رصافی نے، ان کو احمد بن محمد بن فضالہ مصری صفار نے، ان کو محمد بن سلمان منقری نے، ان کو ابوعمرو انصاری نے، ان کو محمد بن ابراہیم بن عزرہ بن ثابت نے، اپنے والد عزرہ بن ثابت انصاری سے،

اس نے ثمامہ سے اس نے انس سے یہ کہ ایک یہودی نے نبی کریم ﷺ نے داڑھی کو ہاتھ میں لیا تھا کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو دعا دی تھی۔ اَللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ۔ اے اللہ! اس کو خوبصورتی دے دے لہٰذا اس کی داڑھی سیاہ ہوگئی تھی جو کہ سفید ہو چکی تھی۔

اس روایت کا شاہد بھی موجود ہے مگر اسناد مرسل کے ساتھ۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو احمد بن منصور رمادی نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو معمر نے، قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا نبی کریم ﷺ نے اس کو دعا دی اے اللہ! اس کو خوبصورتی دے دے۔ کہتے ہیں کہ اس کے بال سیاہ ہو گئے تھے حتی کہ سخت سیاہ ہو گئے اس طرح معمر کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ کے علاوہ دیگر سے سنا تھا وہ ذکر کرتے تھے کہ وہ نوے برس تک زندہ رہا تھا مگر وہ بوڑھا نہیں ہوا تھا۔

میں نے اس روایت کو دیکھا امام ابوداود کی کتاب المراسیل میں مختصر طور پر کہ ایک یہودی نے نبی کریم ﷺ کے لئے دودھ دوہا تھا۔ لہٰذا حضور اکرم ﷺ نے اس کو دعا دی تھی اے اللہ! اس کو خوبصورتی دے دے لہٰذا اس کے بال سیاہ ہو گئے تھے۔ (ابوداود۔ تحفۃ الاشراف ۱۳/۳۳۹)

باب ۸۲

ابوزید عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ کی شان میں روایت
نیز حضور اکرم ﷺ کا ان کے لئے دعا کرنا
اور اس بارے میں آثار نبوت کا ظہور

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس احمد بن ہارون بن ابراہیم فقیہ نے، ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو حرمی بن عمارہ نے، ان کو عزرہ بن ثابت نے، ان کو حدیث بیان کی علباء بن احمر نے، ان کو حدیث بیان کی ابوزید انصاری نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ میرے قریب آیئے کہتے ہیں کہ پھر حضور اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سر اور داڑھی پر پھیرا پھر فرمایا اے اللہ! اس کو خوبصورتی دے دے اور اس کی خوبصورتی کو دوام عطا کر۔ (ترمذی ۵/۵۹۴۔ مسند احمد ۵/۷۷، ۳۴۱)

کہتے ہیں کہ وہ ایک سو برس سے اوپر کے ہو گئے تھے حالانکہ ان کی داڑھی بھی سفید نہیں تھی کالی تھی سوائے چند بالوں کے اور وہ خوش نما چہرے والے تھے اور مرتے دم تک ان کے چہرے پر جھری نہیں پڑھی تھی۔

میں کہتا ہوں کہ یہ اسناد صحیح ہے موصول ہے تحقیق نے اس کو روایت کیا حسین بن واقد نے۔ کہا ہے کہ حدیث ابن نہیک ازدی نے، ہمیں حدیث بیان کی ہے عمرو بن اخطب سے اور وہ ابوزید ہیں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی طلب کیا۔ میں نے ان کے پاس ایک پانی کا برتن لے کر آیا اس میں پانی تھا اس میں کچھ بال تھے میں نے اس کو اُٹھایا پھر میں نے ان کو پکڑ وایا۔ حضور اکرم ﷺ نے دعا دی اے اللہ! اس کو خوبصورت بنا کہتے ہیں کہ جس نے ان کو دیکھا تھا جب ان کی عمر تیرانوے سال کی تھی کہ ان کی داڑھی اور سر میں ایک بھی سفید بال نہیں تھا! (مسند احمد ۵/۳۴۰) اور وہ اس میں جس نے ان کو دیکھا ہے ابوعبداللہ حافظ نے، اس کی مجھے خبر دی ہے کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالعباس قاسم سیاری نے، ان کو محمد بن موسیٰ باشانی نے، ان کو علی بن حسن شقیق نے، ان کو حسین بن واقد نے۔

☆☆☆

باب ۸۳

نبی کریم ﷺ کا محمد بن انس اور حنظلہ کے سر پر ہاتھ پھیرنا

اور دونوں کی آنکھوں پر بھی اور اس بارے میں آثار نبوت کا ظاہر ہونا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سُلمی نے ، یہ کہ ابوعبداللہ عکبری نے ، ان کو خبر دی ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالقاسم بغوی نے ، ہمیں ہارون بن عبداللہ بن موسیٰ اور عبداللہ بن ابی مسرہ مکی نے ان دونوں کو یعقوب بن زہری نے ۔ (ح)

اور ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن سلیمان بن فارس نے ، ان کو محمد بن اسماعیل نے ، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن موسیٰ نے ، ان کو یعقوب بن محمد بن ابراہیم فارسی نے ، ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی نے ، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد نے ان کو خبر دی ادریس بن محمد بن یونس بن محمد بن انس ظفری نے ، ان کو ان کے دادا یونس نے ، اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ مدینے میں تشریف لائے تو میں اس وقت دو ہفتے کا تھا مجھے ان کی خدمت میں لایا گیا انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے حج کروایا جب میں دس سال کا تھا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی اور فرمایا کہ اس کا نام میرے نام پر رکھو مگر اس کی کنیت میری کنیت نہ رکھو۔ کہتے ہیں کہ یونس نے کہا کہ میرے والد بڑی عمر دیئے گئے تھے حتیٰ کہ میرے والد کی ہر چیز بوڑھی ہوگئی تھی مگر ان کے سر اور داڑھی پر جہاں جہاں حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ پہنچے تھے (وہ جوان رہے)۔ (بخاری فی التاریخ الکبیر ۱-۱/۱۶-اصابہ ۳/۳۷۹)

(۲) اور اس میں ہے جو مجھے خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سُلمی نے ، ان کو ابوعبداللہ عبیداللہ بن محمد عکبری نے ان کو خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالقاسم بغوی نے ، ان کو ہارون بن عبداللہ ابوموسیٰ نے ، ان کو محمد بن سہل بن مروان نے ، ان کو ذیال بن عبید بن حنظلہ بن خدیم بن حنیفہ نے ، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا حنظلہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ، والد کو اور ان کے چچاؤں کو یہ کہ حنیفہ نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور حدیث کو ذکر کیا ان کی وصیت کے اور آمد کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے پاس اور ان کے ساتھ حُذیم تھے اور حنظلہ اور اس کے آخر میں کہا ہے میرے ماں باپ قربان میں ایک آدمی ہوں صاحب عمر طویل۔ اور یہ میرا بیٹا ہے حنظلہ حضور اکرم ﷺ کے نام پر نام رکھا گیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے لڑکے اور حضور اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے بارے میں کہا تھا اس میں برکت دی گئی ہے یا یوں فرمایا تھا اللہ تمہارے اندر برکت دے۔ اور میں نے حنظلہ کو دیکھا تھا کہ ان کے پاس ایسی بکری لائی جاتی جس کی کھچری پر ورم ہوتا یا اُونٹ یا کوئی انسان جس پر کوئی ورم ہوتا تھا وہ اپنے ہاتھ پر اپنا لعاب دھن ڈالتے اور لعاب دھن لگا کر متورم جگہ پر پھیرتے اور یوں کہتے تھے۔ بسم اللہ عَلیٰ ثرید رسول اللہ ۔ اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کے اثر کے ساتھ ہاتھ پھیرتا ہوں (یا شفا طلب کرتا ہوں) پس ہاتھ پھیر دیتے تھے لہٰذا اس کا ورم دور ہو جاتا تھا۔ (اصابہ ۱/۳۵۹)

(۳) ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ، ان کو خبر دی ابواسحٰق اصفہانی نے ، ان کو محمد بن سلیمان بن فارس نے ، وہ کہتے ہیں کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا کہ حنظلہ بن حذیم ۔ بخاری نے کہا کہ یعقوب بن اسحٰق نے کہا:

حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم وہ کہتے ہیں کہ کہا حذیم نے یا رسول اللہ! میں بیٹوں والا آدمی ہوں۔ اور یہ میرا سب سے چھوٹا بیٹا ہے اس کا نام حضور کے نام پر رکھا گیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا ادھر آیئے اے لڑکے! اور میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اللہ تمہارے اندر برکت دے۔ یا یوں کہا تھا کہ

تیرے اندر برکت دے دی گئی ہے۔ پھر میں نے دیکھا تھا کہ حنظلہ کے پاس کوئی ورم والا انسان لایا جاتا تھا وہ اس پر ہاتھ پھیر دیتے تھے اور کہتے تھے بسم اللہ (اللہ کے نام) کے ساتھ ہاتھ پھیرتا ہوں۔ لہٰذا ورم دور ہو جاتا تھا۔ (تاریخ کبیر ۲۔۱/۳۷۰)

(۴) اور ذکر کیا جاتا ہے ابوسفیان سے اور اس کا نام مدلول ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس گیا اور مسلمان ہو گیا تھا اور حضور اکرم ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی لہٰذا ابوسفیان کے سر کا اگلہ حصہ کالے بالوں والا تھا جس قدر نبی کریم ﷺ نے ہاتھ پھیرا تھا باقی سارا سر سفید تھا اس کو بخاری نے ذکر کیا ہے تاریخ میں سلیمان بن عبدالرحمٰن سے اس نے مطر بن علاء فزاری سے، اس نے اپنی پھوپھی سے اور قطفہ سے جو کہ اس کا مولیٰ تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا تھا ابوسفیان سے اس نے اس کو ذکر کیا۔ (تاریخ کبیر ۴۔۲/۵۵)

(۵) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے، ان کو حسین بن محمد بن زیاد قبانی نے، وہ کہتے ہیں کہ علی بن حُجر نے ذکر کیا اس خط میں جس میں اس نے ہماری طرف لکھا تھا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی فطر بن علاء فزاری نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میری پھوپھی آمنہ بنت ابوالشعثاء نے مدلوک ابوسفیان سے۔

(۶) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن عمرو احمسی نے، ان کو حسین بن حمید بن ربیع نے، ان کو فضل بن عون مسعودی ابوحمزہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے اُم عبداللہ بن حمزہ بن عبداللہ نے اپنی دادی سے اور وہ اُم ولد بھی تھیں عبداللہ بن عتبہ کی وہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے آقا عبداللہ بن عتبہ سے کہا آپ نبی کریم ﷺ سے کوئی چیز کا ذکر کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں ذکر کرتا ہوں کہ میں پانچ چھ سال کا لڑکا تھا حضور اکرم ﷺ نے مجھے اپنی گود میں بیٹھایا تھا اور انہوں نے میرے لئے اور میرے بچوں کے لئے برکت کی دعا کی تھی میری دادی کہتی ہیں کہ ہم اس دعا کے اثر کو جانتے ہیں کہ ہم بوڑھے نہیں ہوں گے۔

(۷) اور اس روایت میں ہے جس کی ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو خبر دی ابوعبداللہ عکبری نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالقاسم بغوی نے، ان کو احمد بن عباد فرغانی نے، ان کو یعقوب بن محمد نے، ان کو وہب بن عطاء بن یزید جہینے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابووضاح بن سلمہ جہنی نے، اپنے والد سے اس نے عمرو بن ثعلبہ جہنی سے پھر زہری سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ملا تھا سیالہ میں، میں مسلمان ہو گیا انہوں نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔ چنانچہ عمرو بن ثعلبہ جب فوت ہوئے تو وہ پورے سو برس کے ہو چکے تھے مگر اس کا ایک بھی بال سفید نہیں ہوا تھا جن کو رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ لگا تھا چہرے پر ہو یا سر پر۔

(۸) اور ہم نے روایت کی مالک بن عمیر شاعر سے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا پھر چہرے پر پھیرا اس کے بعد اس سر پر اس کے بعد اس کے پیٹ پر۔ پھر مالک بڑی عمر دیئے گئے تھے حتیٰ کہ ان کا سر اور داڑھی سفید ہو گئے تھے مگر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پھیرنے والی جگہ پر بال سفید نہیں ہوئے۔ (اصابہ)

(۹) ہم نے اس کو روایت کیا ہے حصین بن عبدالرحمٰن سے اس نے اُم عاصم عتبہ بن فرقد کی بیوی سے کہ عتبہ بن فرقد صرف سر اور داڑھی کو تیل لگاتے تھے بس اور ان سے انتہائی پیاری خوشبو تھی میں نے ان سے پوچھا تو عتبہ نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے اس نے اپنی تکلیف ذکر کی تھی حضور اکرم ﷺ نے عتبہ کا تہہ بند لے کر اس کو ان کے فرج پر ڈالا اور دونوں اپنے ہاتھ اُٹھائے ان میں کچھ پھونکا پھر ایک ہاتھ اس کی پیٹھ پر دوسرا اس کے پیٹ پر پھیرا عتبہ کہتے تھے کہ یہ خوشبو اس کی وجہ سے ہے۔

☆☆☆

باب ۸۴

حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ کی شان کہ ان کے چہرے پر نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پھیرنے کی برکت سے نور کا ظہور

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے، ان کو یحییٰ بن معین نے، اور ہریم بن عبدالاعلیٰ نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے معتمر بن سلیمان نے۔ (ح)

اور ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ہمارے والد نے ان کو عارم نے، ان کو معتمر نے یہ الفاظ ہیں حدیث ابن معین کے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوالعلآء سے وہ کہتے ہیں کہ میں قتادہ بن ملحان کے پاس تھا ان کی بیماری میں کہتے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں وہی مرض جس میں ان کا انتقال ہو گیا تھا فرمایا کہ ایک آدمی گھر کے مؤخر میں گذرا کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا قتادہ کے چہرے پر (جیسے شیشے میں نظر آتا ہے) فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے اور میں نے بہت کم ہی اس کے سوا ان کو دیکھا مگر جب بھی دیکھا تو ان کے چہرے پر تیل لگا ہوا تھا۔

باب ۸۵

نبی کریم ﷺ کا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بارے میں برکت کی دعا کرنا جس سے ان کا مال کثیر ہو گیا حتی کہ ان کی بیویوں کو میراث میں سے کم از کم اسّی ہزار روپے دیئے گئے

(۱) ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو خبر دی ابوسعید بن اعرابی نے، ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے، ان کو یحییٰ بن عباد نے، ان کو حماد بن زید نے، ثابت سے اس نے اس لئے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن پر پیلے رنگ کا نشان دیکھا تو پوچھا یہ کیسا نشان ہے؟ اے ابو محمد! اس نے بتایا کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا ہے کھجور کی گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے مہر پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تیرے لئے برکت دے ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہی سہی۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث حماد بن زید سے۔ (بخاری۔ کتاب النکاح)

اور جب وہ مدینے میں آئے تو ان کے پاس کوئی بڑی چیز نہیں تھی اور یہ دوسری حدیث میں بیان ہوا ہے ثابت سے اور حمید سے۔

(۲) ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، بطور املاء ان کو خبر دی ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے، ان کو عفاف بن مسلم نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن سلمہ نے، ان کو ثابت نے،

اورحمید طویل نے ، انس بن مالک سے یہ کہ عبدالرحمٰن بن عوف مدینے میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی بھائی ہونے کا رشتہ قائم کردیا سعد نے کہا میرے بھائی میں مدینے میں کثیر المال ہوں آپ میرا آدھا مال لے لیجئے اور میری دو بیویاں ہیں آپ ان کو دیکھ لیجئے جو آپ کو اچھی لگے میں اس کو تیرے لئے طلاق دے دیتا ہوں (اور آپ نکاح کرلیجئے) مگر عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا اللہ آپ کے اہل میں اور مال میں برکت عطا کرے مجھے بازار بتادیجئے انہوں نے اس کو بازار دکھادیا اس نے تجارت کی، منافع کمایا اور کچھ گھی اور پنیر خرید لائے پھر کچھ عرصہ اسی طرح کرتے رہے بالآخر ایک دن حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے تو اپنے کپڑوں پر زعفران کا نشان تھا رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ کیسا نشان ہے؟ اس نے بتایا یارسول اللہ! میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ کتنا مہر دیا ہے اس نے بتایا اور کہا کہ گٹھلی کے برابر سونا لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ولیمہ بھی کرلیجئے اگرچہ ایک بکری کا ہی سہی۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے خود دیکھا کہ اگر میں پتھر بھی اُٹھاتا تو یہ امید کرتا تھا کہ اس کے نیچے سونا یا چاندی پڑا ہوگا۔

(ابوداود۔کتاب النکاح۔حدیث ۲۱۰۹ ص ۲/۲۳۵)

مصنف کہتے ہیں کہ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کی دعا کا ذکر نہیں ہے مگر وہ پہلی روایت جیسی ہے اور قول عبدالرحمٰن میں ایسی روایت میں اس طرف اشارہ ہے۔

باب ۸۶

ا۔ نبی کریم ﷺ کا حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ کے لئے برکت کی دعا کرنا اس کی بیع میں۔

۲۔ اوراسی طرح عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب کی تجارت کے لئے دعا کرنا۔

(۱) ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد نے، ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے، ان کو شعیب بن غرقدہ نے، اس نے اپنی قوم سے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے عروہ بارقی سے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو ایک دینار دیا تھا تا کہ وہ ان کے لئے بکری خرید کر لائے قربانی کے لئے اس کے ساتھ دو بکریاں خریدیں۔ پھر ایک بکری ایک دینار کے بدلے فروخت کردی اور حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک بکری لے آیا اور ایک دینار بھی۔ لہٰذا حضور اکرم ﷺ نے اس کی تجارت میں برکت کی دعا فرمائی تھی پھر یہ حال ہوا کہ اگر وہ مٹی بھی خریدکرتا تو اس میں بھی منافع کماتا تھا۔ (خصائص کبریٰ ۲/۱۶۹۔ دلائل ابی نعیم ص ۳۹۵)

(۲) ہمیں خبر دی ابومنصور مظفر بن محمد علوی نے، ان کو خبر دی ابوجعفر بن دحیم نے، ان کو ابوحازم بن ابوغرزہ نے، ان کو فضل بن دکین نے، ان کو فطر بن خلیفہ نے، اپنے والد سے اس نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے سنا تھا عمرو بن حریث سے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے تھے۔ جب کہ میں جوان لڑکا تھا حضور اکرم ﷺ علی بن عبداللہ بن جعفر کے پاس سے گذرے وہ کوئی چیز فروخت کررہا تھا اس کے ساتھ کھیل رہا تھا نبی کریم ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔

اللهم بارك له في تجارته ۔ (ترجمہ) اے اللہ اس کی تجارت میں برکت عطا فرما۔ (مجمع الزوائد ۹/۲۸۶)

☆☆☆

باب ۸۷

حضور اکرم ﷺ کا اپنی پوری اُمت کے لئے صبح سویرے اُٹھنے یا صبح سویرے کوئی کام کرنے کے لئے برکت کی دعا کرنا

(۱) ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ،ان کو ابوبکر محمد بن حسین بن حسن قطان نے ،ان کو خبر دی ابرہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ،ان کو شعبہ نے یعلی بن عطاء سے اس نے عمارہ بن حدید سے اس نے صخر غامدی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اللهم بارك لِأُمّتِي فِي بُكُورِهَا

اے اللہ! میری اُمت کے لئے ان کے صبح سویرے کے وقت میں برکت عطا فرما۔

اور نبی کریم جب کبھی کوئی سریہ یعنی جہادی لشکر روانہ کرتے تھے تو دن کے اول حصے میں بھیجتے تھے۔ کہتے ہیں کہ صخر ایک تاجر آدمی تھا وہ اپنے غلاموں یا لڑکوں کو دن کے اول حصے میں بھیجتا تھا۔ لہٰذا اس کا مال کثیر ہو گیا اور باقی رہنے والا حتی کہ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ مال کو کہاں رکھے۔

(ابوداود۔ کتاب الجہاد۔ حدیث ۲۲۰۶ ص ۳/۳۵۔ ترمذی۔ کتاب البیوع۔ حدیث ۱۲۱۲ ص ۳/۵۰۸۔ ابن ماجہ۔ کتاب التجارات۔ حدیث ۲/۲۲۳)

باب ۸۸

نبی کریم ﷺ کا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کے لئے برکت کی دعا کرنا اور بعد میں برکت کا ظہور ہونا

(۱) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ نے ، وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی احمد بن محمد نسوی نے ،ان کو حماد بن شاکر نے ،ان کو محمد بن اسماعیل نے ،ان کو عبداللہ بن یوسف نے ،ان کو ابن وہب نے ،ان کو سعید بن ابوایوب نے ،ان کو ابوعقیل نے وہ کہ ان کے دادا عبداللہ بن ہشام ان کو ساتھ لے جاتے تھے بازار سے گھر اور گھر سے بازار غلہ یا طعام خرید کرنے کے لئے چنانچہ اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ ملے وہ کہہ رہے تھے کہ ہمیں شریک کرلیں بیشک رسول اللہ ﷺ نے آپ کے لئے برکت کی دعا کی تھی وہ انہیں شریک کر لیتے تھے بسا اوقات سواری پا لیتے تھے وہ جیسے ہی تھی اور اس کو منزل پر بھیج دیتے تھے۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں اسی طرح۔ (بخاری۔ کتاب الدعوات۔ حدیث ۶۳۵۳۔ فتح الباری ۱۱/۱۵۱)

☆☆☆

باب ۸۹

نبی کریم ﷺ کا اپنی مسجد والوں کے لئے دعا کرنا

اور اللہ تعالیٰ کا ان کی دعا کو قبول کرنا

(۱) ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے، ان کو ابواحمد بن عدی نے، ان کو علی بن محمد بن سلیمان حلبی نے، ان کو محمد بن یزید مستملی نے، ان کو شبابہ نے، ان کو ایوب بن سیار نے، ان کو محمد بن منکدر نے، جابر سے اس نے ابوبکر سے، اس نے بلال سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے شدید سردی میں صبح اذان دی۔ (ایوب بن سیار کو ابن معین وسعدی وابن مدینی نے غیر ثقہ قرار دیا اور نسائی نے متروک قرار دیا ہے۔ تاریخ کبیر ۱/ ۴۱۷)

نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ نے دیکھا کہ مسجد میں کوئی ایک شخص بھی نہیں ہے۔ آپ نے پوچھا لوگ کہاں ہیں اے بلال؟ میں نے عرض کی ان کو سردی نے روک لیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے دعا کی تھی۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْھُمُ الْبَرْدَ ۔ (ترجمہ) اے اللہ ان لوگوں سے سردی کو دور لے جا۔

لہٰذا اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ رات کے وقت آتے جاتے تھے۔ (الدلائل ابونعیم ص ۲۹۸۔ میزان ۱/ ۲۸۹)

ایوب بن سیار اس روایت میں متفرد ہے۔ اور اس کی مثل گذر چکی ہے اس حدیث میں جو مشہور ہے حضرت حذیفہ کے خندق والے قصہ میں۔

باب ۹۰

حضور اکرم ﷺ کا عبداللہ بن عامر بن کریز کے

منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالنا اور اس کو اس کی برکت پہنچنا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے، ان کو محمد بن سلیمان بن فارس نے، ان کو عمرو بن شیبہ نے، وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ابوعبیدہ نحوی نے، یہ کہ عامر بن کریز اپنے بیٹے کو حضور اکرم ﷺ کے پاس لے آیا وہ پانچ یا چھ سال کا تھا حضور اکرم ﷺ نے اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا وہ نبی کریم ﷺ کے منہ کے پانی کو پینے اور مزہ لینے یعنی چٹخارے لینے لگا نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک تیرا یہ بیٹا کیا پیاسا ہے۔

کہتے ہیں کہا جاتا تھا اگر عبداللہ بن عامر پتھر پر تیر مارتا تھا تو اس کو پگھلا دیتا تھا یعنی پتھر میں سے پانی نکلتا تھا حضور اکرم ﷺ کی برکت سے۔

☆☆☆

باب ۹۱

حضور اکرم ﷺ کا یوم عاشوراء میں شیر خواروں کے منہ میں لعاب دہن ڈالنا وہ رات تک اسی پر رُکے رہتے تھے

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ،ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے ،ان کو علی بن حسن سکری نے ،ان کو عبداللہ بن عمر قواریری نے ، ان کو علیہ بنت کمیت عتکیہ نے ، اپنی ماں امیمہ سے ، وہ کہتی ہیں کہ میں نے امۃ اللہ بنت رزینہ مولا رسول اللہ ﷺ سے، کہا اے امۃ اللہ کیا آپ نے اپنی ماں رزینہ سے کچھ سنا تھا کہ وہ یہ بات ذکر کرتی تھیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ وہ صوم یوم عاشوراء کا ذکر کرتی ہیں؟ وہ بولی جی ہاں حضور اکرم ﷺ یوم عاشوراء کو عظمت دیتے تھے اور ان کی ماؤں سے کہتے تھے کہ ان کو رات تک دودھ نہ پلائیں۔ (الاصابہ ۳۰۲/۴)

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسن نے ،ان کو احمد بن حسن بن علی بن متوکل نے ،ان کو عبیداللہ بن عمر قواریری نے ،اس نے اس کو ذکر کیا ہے ن اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل ہاں مگر اس نے عتکیہ کا ذکر نہیں کیا اور کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میری ماں امیمہ نے ، اور اس نے .لات رسول کا ذکر بھی نہیں کیا۔

باب ۹۲

حضور اکرم ﷺ کا محمد بن ثابت بن قیس بن شمّاس کی تحنیک کرنا اور اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالنا اور اس کی برکت کے آثار کا ظاہر ہونا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ،ان کو خبر دی ابوالفضل حسن بن یعقوب بن یوسف عدل نے ،ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ،ان کو زید بن حباب نے ،ان کو ابوثابت زید بن اسحٰق بن اسماعیل بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس نے ،اپنے والد محمد سے یہ کہ اس کے والد ثابت بن قیس نے جمیلہ بنت عبداللہ بن اُبی کو طلاق دے دی تھی اور وہ حاملہ تھی (محمد ان کے پیٹ میں تھے) جب اس نے اس کو جنم دیا تو اس نے قسم کھائی کہ اس کو (یعنی ثابت کے بیٹے کو) اپنا دودھ نہیں پلاؤں گی رسول اللہ ﷺ نے اس بچے کو منگوا کر اس کے منہ میں اپنا لعاب دھن ڈالا اور عجوہ کھجور چبا کر اس کے تالو پر لگائی اور بچے کا نام محمد رکھا۔

اور فرمایا کہ اس کہ پاس آنا جانا رکھو بیشک اللہ تعالیٰ اس کو رزق دینے والا ہے۔ لہٰذا میں آج پہلے دن اور دوسرے اور تیسرے دن اس کے پاس آیا۔ اچانک ایک عورت عرب میں پوچھتی پھر رہی تھی ثابت بن قیس کے بارے میں، میں نے اس عورت سے پوچھا کہ تم اس سے کیوں ملنا چاہتی ہو؟ میں ثابت ہوں وہ بولی کہ میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے گویا کہ میں اس کے بیٹے کو دودھ پلا رہی ہوں اس کا نام محمد ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں ہی ثابت ہوں اور یہ ہے میرا بیٹا محمد۔ کہتے ہیں یہ سنتے ہی اس عورت کی قمیص یا دوپٹے سے اس عورت کا دودھ نچڑ کر ٹپکنے لگا۔

باب ۹۳

حضور اکرم ﷺ کا دو میاں بیوی کے لئے اُلفت ومحبت کی دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا دونوں کے لئے وہ دعا قبول کرنا

(۱) ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ اصفہانی نے، بطور املاء کے، ان کو ابو اسماعیل نے، ان کو عبد العزیز عبد اللہ اویسی نے، ان کو علی بن ابو علی سے (علی بن ابی علی ضعیف ہیں)۔ (تاریخ کبیر ۶/۲۸۸۔ الضعفاء للعقیلی ۳/۲۴۰۔ مجروحین ۲/۱۰۷۔ میزان ۳/۱۴۷)

اس نے محمد بن عبد الرحمٰن بن ابو ذئب سے، اس نے نافع سے اس نے ابن عمر ؓ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نکلے اور عمر بن خطاب ؓ ان کے ساتھ تھے۔ ایک عورت سامنے آئی اور بولی یا رسول اللہ! میں مسلمان عورت ہوں محرم میرے ساتھ میرا شوہر میرے گھر میں عورت کی مثل ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے شوہر کو بلا لاؤ گی اس کو وہ خراز تھا گوڑیاں بیچنے والا۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا اے اللہ کے بندے تیری عورت کیا کہتی ہے؟ اس کو آدمی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی ہے۔ میرا سر کبھی سوکھا نہیں ہے اس سے (یعنی اس کی صحبت کے بعد غسل سے) مگر اس کی بیوی نے کہا نہیں بلکہ مہینے میں ایک بار۔ حضور اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تم اس کو ناپسند کرتی ہو؟ بولی جی ہاں حضور اکرم ﷺ نے دونوں سے کہا اپنے سر میرے قریب کرو حضور اکرم ﷺ نے عورت کی پیشانی اس کے شوہر کی پیشانی پر رکھوائی اس کے بعد دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا وَ حَبِّبْ هُمَا اِلٰى صَاحِبِهٖ

اے اللہ ان دونوں کے درمیان الفت پیدا فرما اور ہر ایک کو دوسرے سے محبت عطا فرما۔

اس کے بعد حضور اکرم ﷺ بازار نمط سے گذرے اور عمر بن خطاب ؓ ان کے ساتھ تھے کہ وہ ہی عورت نمودار ہوئی اس نے سر پر چمڑا اُٹھایا تھا جب اس نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا تو اس نے اسے پھینک دیا اور آ کر حضور اکرم ﷺ کے قدموں میں گر گئی اور ان کے پیر چومنے لگی حضور اکرم ﷺ نے پوچھا تم کیسی ہو اور تمہارے شوہر کیسے ہیں؟ وہ بولی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی ہے اب تو کوئی بھی مجھے اس سے زیادہ محبوب نہیں نہ میرا باپ، نہ بیٹا، نہ کوئی رشتہ دار حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

حضرت عمر نے کہا میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں ابو عبداللہ نے کہا کہ علی بن ابو علی اللھبی متفرد ہے اس روایت کے ساتھ وہ کثیر الروایت ہے منکر روایات کے ساتھ۔

مصنف کہتے ہیں :

میں کہتا ہوں تحقیق روایت کی ہے یوسف بن محمد بن منکدر نے، اپنے والد سے اس نے جابر بن عبداللہ سے اس قصے کا مفہوم مگر یہ کہ اس نے اس میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۹۴

اس شخص کی کیفیت جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سر درد کی شکایت کی تھی

ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، اور ابو سعید بن ابو عمرو نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ابو اسامہ کلبی نے، ان کو شریح بن مسلمہ نے، ان کو ابو یحییٰ تیمی نے۔ (ابو یحییٰ ضعیف ہیں۔ ضعفاء کبیر ۲/۱-۷۔ مجروحین ۱/۱۲۲۔ میزان ۱/۲۱۳)

اسماعیل بن ابراہیم نے، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی سیف بن وہب نے، ابو الفضل سے کہ ایک آدمی تھا بنو لیث میں سے اس کو فراس بن عمرو کہتے تھے اس کو سر میں درد شروع ہو گیا تھا۔ اس کو اس کا والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا تھا اس نے ان کے سامنے اس کے درد سر کی شکایت کی۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فراس کو بلایا اور اس کو اپنے آگے بیٹھایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کھال کو پکڑا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان اور اس کو کھینچا اس قدر کہ نشان پڑ گیا بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں لگنے کے مقام پر بال اُگ آئے تھے اس کے ماتھے پر۔ لہٰذا اس کا درد سر جاتا رہا اور اسے کبھی درد سر نہیں ہوا۔

ابو الطفیل کہتے ہیں کہ میں نے اس بالوں والی جگہ کو دیکھا تھا جیسے کہ سیہی اور خار پشت کے بال ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کا ارادہ کیا تھا اھل جروزاء کے ساتھ تو کہتے ہیں کہ اس کے والد نے اس کو پکڑ کر باندھ دیا تھا اور اس کو روک لیا تھا تو اس وقت اس کے وہ بال گر گئے تھے جب اس نے یہ کیفیت دیکھی تو اس پر یہ بات بہت شاق اور گراں گذری۔ اس سے کہا گیا یہ اس کی یادداشت ہے جو کچھ تم نے ارادہ کیا تھا لہٰذا تم توبہ کرو چنانچہ اس نے توبہ کی تھی اپنے اس ارادے سے۔ ابو الطفیل کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت بھی اس کو دیکھا تھا جب وہ بال اُگے تھے اور اس وقت بھی جب وہ گر گئے تھے۔ اس روایت میں ابو یحییٰ تیمی کا تفرد ہے یہ اسی طرح مروی ہے۔

(۲) اس کو روایت کیا ہے علی بن زید بن جدعان نے، ابو الطفیل سے کہ ایک آدمی کا لڑکا پیدا ہوا تھا عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آیا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی تھی اور اس کی پیشانی سے پکڑا تھا لہٰذا اس کی پیشانی پر بال اُگ آئے تھے جیسے گھوڑے کی گردن یا دم کے سخت بال ہوتے ہیں۔ وہ لڑکا جوان ہو گیا تھا جب خارجیوں کا واقعہ پیش آیا تو وہ ان کی باتوں میں آ گیا اور اس نے ان کی باتوں کو قبول کر لیا لہٰذا اس کی پیشانی سے وہ بال گر گئے (جو یادگار نبی تھے) لہٰذا اس کے باپ نے اس کو پکڑ کر قید کر دیا تھا اور روک لیا تھا

اس خوف سے کہ وہ ان کے ساتھ نہ مل جائے ابوطفیل کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس کے پاس ہی رہے تھے ہم نے اس کو نصیحت کی اور ہم نے کہا کہ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ نبی اللہ ﷺ کی برکت تمہاری پیشانی سے گرگئی ہے ہم برابر اس کو نصیحت کرتے رہے حتیٰ کہ اس نے رجوع کرلیا ان کی رائے سے کہتے ہیں کہ اللہ نے دوبارہ اس کے وہ بال لوٹا دیئے تھے اجوس کے ماتھے پر تھے جب اس نے توبہ کرلی تھی۔

(۳)　اور اس روایت میں ہے جس کی مجھے خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو خبر دی ابوعبداللہ عکبری نے، ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالقاسم بغوی نے، ان کو کامل بن طلحہ نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، ان کو علی بن زید نے، پھر اس نے اس مذکور کو ذکر کیا۔

باب ۹۵

حضور اکرم ﷺ کا نابغہ شاعر کے بارے میں دعا کرنا

اور اللہ تعالیٰ کا اس کے بارے میں اس دعا کو قبول کرنا

(۱)　ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن مؤمل نے، ان کو جعفر بن محمد سوار نے، ان کو اسماعیل بن عبداللہ بن خالد سکری رقی نے، ان کو یعلی بن اشدق نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا نابغہ سے نابغۂ بنی جعدہ وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ شعر سنایا تھا ان کو خوب پسند آیا تھا۔

بلغنا السمآء مجدنا وثراء نا　　　وانا لنرجو فوق ذالك مَظهر

ہم لوگوں نے اپنی عظمت وشرافت اور اپنی دولتمندی کو آسمان پر پہنچا دیا ہے اور ایک ہم اس سے زیادہ اونچا (مظہر تک) لے جانا چاہتے ہیں۔ تو حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ اے ابولیلیٰ یہ مظہر سے کہاں تک مراد ہے آپ کی میں نے کہا جنت تک حضور اکرم ﷺ نے فرمایا انشاءاللہ ایسے ہی ہوگا۔

فلا خیر فی حِلم اذا لم تکن له　　　بوادر تحمی صفوة ان یُکدّرا

ولا خیر فی جهل اذا لم یکن له　　　حلیم اذا ما اورد الامر اصدرا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم نے نہایت ہی عمدہ قول کیا ہے اپنے منہ کو نہ توڑ یعلی نے کہا کہ میں نے نابغہ کو دیکھا تھا تقریباً سو سال کا ہو چکا تھا مگر تا حال اس کے سارے دانت سلامت تھے۔ (خصائص کبریٰ ۲/۱۶۶)

(۲)　یہ روایت نقل کی گئی ہے مجاہد بن سلیم سے اس نے عبداللہ بن جراد سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نابغہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے سنا میں اپنے شعر پڑھ رہا تھا۔

بلغنا السمآء عفة وتکرُّمًا　　　وانا لنرجوا بعد ذالك مطهرا

اس کے بعد راوی نے باقی کو مذکور روایت کے مفہوم کے ساتھ ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے شاعر کو دیکھا تھا ایسا تھا جیسے برف نہ اس کا کوئی دانت گرا تھا۔ (خصائص کبریٰ ۲/۱۶۷)

(۳) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو ابن ابو قماش نے، ان کو عبداللہ بن محمد بن حبیب نے، سعید بن سلیم باہلی سے اس نے مجاہد بن سلیم سے، پھر اس نے مذکورہ مفہوم کا ذکر کیا ہے۔

(فائدہ) نابغہ بنی جعدہ : قیس بن عبداللہ بن عدس بن ربیعہ جعدی عامری ابولیلیٰ شاعر صحابی تھے بڑی عمر کے افراد ہی سے اسلام قبول کرنے سے قبل ہی انہوں نے بتوں کو خیر باد کہہ دیا تھا اور شراب سے روکا تھا۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس وفد کی صورت میں گیا اور مسلمان ہو گیا تھا جنگ صفین کو پالیا تھا اسی میں شریک تھا حضرت علی کی طرف سے اس کے بعد کوفے میں سکونت کر لی تھی اور حضرت معاویہ کے زمانے میں کوفے میں انتقال کیا آخر میں بینائی رُک گئی تھی سو سال سے اوپر ہو گئے تھے۔

باب ۹۶

حضور اکرم ﷺ کا دعا کرنا ابوامامہ اور اس کے ساتھیوں کے لئے جب اس نے التجا کی دعا کی شہادت کے لئے سلامتی کے ساتھ اور حصول غنیمت کی پھر وہ قبول ہوئی

(۱) ہمیں خبر دی محمد بن حسین بن محمد بن فضل قطان نے، ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے، ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے، ان کو عفان بن مسلم نے، ان کو مہدی بن میمون نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن ابو یعقوب نے، ان کو رجاء بن حیوہ نے، ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ (جہاد) شروع کیا تو میں نے التجا کی کہ آپ میرے لئے شہادت کی دعا کریں حضور اکرم ﷺ نے دعا کی اے اللہ ان کو سلامت رکھ اور ان کو غنیمت عطا کر۔ کہتے ہیں کہ ہم لڑتے رہے مگر ہم سلامت رہے اور ہم نے غنیمت بھی حاصل کی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ایک جہاد کے لئے اُٹھے تو میں پھر آیا ان کے پاس میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ اللہ سے میرے لئے شہادت کی دعا کریں انہوں نے دعا کی مگر سلامتی کی اور حصول غنیمت کی۔

کہتے ہیں کہ پھر ہم سلامتی کے ساتھ لڑتے رہے غنیمت بھی حاصل کی۔ پھر تیسری بار حضور اکرم ﷺ نے جہاد کیا میں پھر آیا ان کے پاس اور میں نے عرض کی میں دو دفعہ پہلے بھی آ چکا ہوں میں نے یہی التجا کی تھی کہ آپ میرے لئے شہادت کی دعا کریں تیسری بار بھی آپ نے وہی دعا کی اے اللہ ان کو سلامت رکھ اور ان کو غنیمت عطا کر۔ کہتے ہیں کہ ہم پھر لڑے مگر سلامت رہے اور غنیمت حاصل کی۔ اس کے بعد میں چوتھی مرتبہ آیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل کرنے کا حکم دیں جس کو میں آپ سے حاصل کروں اور اس کے ذریعے اللہ مجھے نفع عطا کرے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پابندی سے روزے رکھو اس کی مثل کوئی شئی نہیں ہے۔ لہٰذا ابوامامہ اور اس کی بیوی اور ان کا خادم ہمیشہ روزے سے ہوتے تھے۔ لوگ جب ان کے گھر میں آگ یا دھواں دیکھتے تو سمجھ لیتے تھے کہ ان کے ہاں مہمان آیا ہے فرماتے ہیں کہ میں پھر ایک بار حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے ایسے عمل کا حکم فرما دیا ہے جس کے بارے میں مجھے امید ہے کہ اللہ مجھے

ضرور نفع دے گا آپ مجھے ایک اور کام کا بھی حکم دیں اللہ جس کے ذریعے مجھے نفع دے آپ نے فرمایا تم یقین جانو کہ تم اللہ کے لئے جو بھی سجدہ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں تیرا ایک درجہ بلند کردیں گے اور اس کے بدلے میں تیرا ایک گناہ مٹا دیں گے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے جریر بن حازم نے محمد بن عبداللہ سے۔ (مسند احمد ۵/۲۴۸۔۲۴۹)

ابو یعقوب نے رجاء سے، اور اس کو شعبہ نے روایت کیا ہے محمد بن ابونصر ہلالی سے، اس نے رجاء بن حیوۃ سے مختصر طور پر۔

باب ۹۷

حضور اکرم ﷺ کی ہدایت کی دعا کرنا

اہل یمن اہل شام واہل عراق کے لئے اور اس میں قبولیت کا ظہور

(۱) ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد نے، ان کو علی بن بحر القطان نے، ان کو ہشام بن یوسف نے، ان کو معمر نے، ان کو خبر دی ثابت اور سلیمان تیمی نے، انس ﷺ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عراق شام اور یمن کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا اور فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ حضور اکرم ﷺ نے ان میں سے کس کے ساتھ ابتداء کی تھی تینوں میں سے پھر فرمایا تھا۔

اللھم اقبل قلوبَھمُ الی طاعتك وحط من ورائھم

اے اللہ ان کے قلوب کو اپنی اطاعت کے لئے قبول فرما اور ان کے گناہ معاف فرما۔

(مجمع الزوائد ۱۰/۵۷)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن اسحٰق صغانی نے، ان کو علی بن بحر بن بری نے، اس نے مذکورہ دعا کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل مگر اس نے حُطّ کی بجائے واَحِط کا لفظ استعمال کیا ہے۔

(۳) ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو عمران قطان نے، ان کو قتادہ نے، ان کو انس بن مالک نے، زید بن ثابت سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یمن کی جانب نظر اُٹھا کر دیکھا اور دعا فرمائی اے اللہ ان کے دلوں کو قبول فرما پھر شام کی طرف دیکھا اور فرمایا اے اللہ ان کے دلوں کو قبول فرما اس کے بعد عراق کی جانب دیکھا اور فرمایا اے اللہ ان کے دلوں کو قبول فرما۔ اور ہم لوگوں کے صاع اور مُد اور ناپ تول کے پیمانوں میں برکت عطا فرما۔ (ترمذی۔ کتاب المناقب ۵/۷۲۶)

مصنف فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں ہم نے حضور اکرم ﷺ کے مغازی اور اسفار میں وہ تمام روایات ذکر کر دی ہیں جو آپ سے آپ کی دعاؤں کے بارے میں مروی ہیں اور آپ کے مدد طلب کرنے کے بارے میں اور جو آثار نبوت ظاہر ہوئے ہیں ان میں ہر ایک کے بارے میں۔ لہٰذا یہاں پر ان کا اعادہ کرنے میں بلاوجہ طوالت ہوگی۔ وبا للہ التوفیق

☆☆☆

باب ۹۸

نبی کریم ﷺ کا اس شخص کے خلاف دعا کرنا جس نے بائیں ہاتھ سے کھایا تھا اور اس کے خلاف دعا کرنا جو اپنے چہرے کو تھرتھرا رہا تھا اور دیگر کے بارے میں اور ان دونوں کے بارے میں جو آثار نبوت ظاہر ہوئے

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے، ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے، ان کو ابوالولید نے، ان کو عکرمہ بن عمار نے، ان کو ایاس بن سلمہ بن اکوع نے، اپنے والد سے وہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے بشر بن راعی عنز کو دیکھا تھا وہ بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کو فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھائیے اس نے کہا کہ میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا (یعنی از راہ تکبر جھوٹ بولا) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تو کھا ہی نہیں سکے گا۔ فرمایا کہ اس کا ہاتھ اس کے بعد اس کے منہ کی طرف پہنچا ہی نہیں۔

(خصائص کبریٰ ۲/۱۷۱)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوعمرو بن ابوجعفر نے، ان کو حسن بن سفیان نے، ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے، ان کو زید بن حباب نے، ان کو عکرمہ بن عمار نے، ان کو ایاس بن سلمہ بن اکوع نے، یہ کہ ان کے والد نے اس کو حدیث بیان کی کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے سامنے اُلٹے ہاتھ سے کھاتا تھا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سیدھے ہاتھ سے کھائیے اس نے کہا کہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا (یعنی سیدھے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا آپ ﷺ نے فرمایا تو سیدھے ہاتھ سے کبھی کھا ہی نہیں سکے گا۔ وہ محض تکبر اور غرور کی وجہ سے حضور اکرم ﷺ کے فرمان کو رد کر رہا تھا۔ فرماتے ہیں کہ پھر وہ سیدھا ہاتھ کبھی منہ کی طرف اُٹھا ہی نہ سکا۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے۔ (کہا گیا ہے یہ شخص بُسر بن راعی العیر اشجعی تھا)۔

(مسلم۔ کتاب الاشربہ۔ حدیث ۱۰۷ ص ۳/۱۵۹۹)

(۳) ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو بحر بن نصر نے، ان کو ابن وہب نے، وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ابن لہیعہ نے، یزید بن ابوحبیب سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے سبیعہ اسلمیہ کو اُلٹے ہاتھ سے کھاتے دیکھا تھا آپ نے پوچھا کیا وجہ ہے تم اُلٹے ہاتھ سے کھا رہی ہو۔ اس کو غزہ کی بیماری لگ گئی تھی۔ اس نے کہا اے اللہ کے نبی میرے سیدھے ہاتھ میں زخم ہے آپ نے فرمایا کہ اگر (ہے تو ہے نہیں ہے تو لگ جائے گا) یزید بن ابوحبیب نے کہا کہ بیشک سبیعہ جب گذری تھی غزہ سے تو اس کو طاعون (وبائی مرض) لگ گیا تھا جس نے اس کو مار دیا تھا۔ ابن لھیعہ کہتے ہیں مجھے خبر دی عثمان بن نعیم رعینی نے، مغیرہ بن نہیک حجری سے، اس نے دخین حجری سے کہ اس نے سنا عقبہ بن عامر سے وہ ذکر کرتے تھے رسول اللہ ﷺ سے۔ (خصائص کبریٰ ۲/۱۷۱۔۱۷۲)

(۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر قاضی اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عباس بن محمد بن یعقوب نے، ان کو ابراہیم بن سلیمان نے، ان کو ضرار بن صُرد نے، ان کو عائذ بن حبیب نے، اسماعیل بن ابوخالد نے، عبداللہ مزنی سے، وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے وہ کہتے ہیں کہ فلاں آدمی حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا تھا حضور اکرم ﷺ جب کوئی کلام کرتے تھے

تو وہ اپنے چہرے کو بسورتا تھا اور تھرتھراتا تھا حضور اکرم ﷺ نے، ایک بار دیکھا تو فرمایا پھر کرو ذرا اس نے پھر کیا تو پھر کرتا ہی چلا گیا (یعنی اپنے چہرے پر کنٹرول ختم ہو گیا) اور چہرے کو بسورتے بسورتے مر گیا۔

(۵) اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے، ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحٰق نے، ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے، ان کو عبداللہ بن عبدالوہاب نے، ان کو محمد بن ابوبکر نے، ان دونوں نے کہا ان کو عبدالوحید بن زیاد نے، ان کو صدقہ بن ابوسعد حنفی نے، جمیع بن عمیر بن تیمی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر تھے آپ کا انتظار کر رہے تھے حضور اکرم ﷺ باہر آئے ہم لوگ ان کے پیچھے پیچھے ہو لئے حتی کہ آپ الگ ایک گھاٹی پر آئے مدینے کی گھاٹیوں میں سے اور وہاں پر بیٹھ گئے اور فرمایا اے لوگو تم میں سے کوئی شخص بازار میں نہ جائے اور نہ ہی کوئی مہاجر کسی اعرابی کے لئے کچھ نہ بیچے اور جو شخص محفل میں بیچے وہ تین دن تک اختیار سے ہے اگر واپس کرے تو واپس کرے اس کے ساتھ ایک مثل یا فرمایا تھا دو مثل گندم کہا۔ ایک آدمی تھا نبی کریم ﷺ کے پیچھے وہ ان کی نقل اُتار رہا تھا۔ اور ان پر منہ بنا رہا تھا کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دیکھ لیا تو فرمایا کہ ایسا ہی ہو جا کہتے ہیں کہ اس کو اُٹھا کر گھر تک لے جایا گیا دو ماہ تک ایسے کرتا رہا پھر وہ بیہوش ہو گیا پھر ہوش میں آتا جب ہوش میں آیا تو وہ ویسے ہی تھا جیسے اس نے رسول اللہ ﷺ کی نقل اُتاری تھی۔

(۶) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوصادق محمد بن احمد عطار نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے، ان کو حسان بن عبداللہ نے، ان کو سری بن یحییٰ نے، ان کو مالک بن دینار نے، وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہند بن خدیجہ نے، یعنی زوجہ رسول نے کہا کہ نبی کریم ﷺ ابوالحکم کے پاس گذرے اس نے نبی کریم کی تحقیر کرنا شروع کی حضور اکرم ﷺ پیچھے پلٹے تو آپ نے اس کو یہ حرکت کرتے دیکھ لیا آپ نے کہا اے اللہ اس کو وزغ کا مرض لگا دے اس نے اسی جگہ کانپنا شروع کر دیا۔ وزغ ارتعاش کو کہتے ہیں اسی طرح ہے میری کتاب میں ابوالقاسم بغوی نے کہا ہے کہ مروی ہے محمد بن اسحٰق سے اس کی اسناد کے ساتھ وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ابوالحکم کے ساتھ گذرے یعنی ابوالحکم ابومروان وہ نبی کریم ﷺ کو اپنی اُنگلی سے گچو کے مارنے لگا۔ اس کے بعد باقی کو ذکر کیا ہے۔

(۷) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو خبر دی ابوسہل بن زیاد قطان نے، ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے، ان کو ابونعیم نے، ان کو ابوبکر بن عیاش نے، عبداللہ بن عثمان بن خیثم سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سعید بن جبیر نے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئی اور وہ رو رہی تھی وہ بولی کہ میں نے دیکھا ہے کہ قریش حجر اسود کے پاس بیٹھ کر معاہدہ کر رہے تھے اور قسم کھا رہے تھے لات، عزّیٰ، مناۃ، آساف اور نائلہ کی کہ وہ جب آپ کو دیکھیں گے فوراً اُٹھ کر آپ کے اُوپر حملہ کر دیں گے اور تلواروں کے ساتھ آپ کو ماریں گے اور آپ کو قتل کر دیں گے کوئی آدمی باقی نہیں رہے گا ان میں سے ہر ایک اپنے حصے کا جرم ضرور کرے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فاطمہ کو تسلی دی اور فرمایا بیٹی نہ رو۔

اس کے بعد آپ اُٹھے وضو کیا پھر ان لوگوں کے پاس خود چلے آئے جب انہوں نے دیکھا تو نیچے کو جھک گئے اور اپنے سروں کو جھکا لیا زمین کی طرف حضور اکرم ﷺ نے مٹی کی مٹھی لی اور ان کی طرف مارتے ہوئے فرمایا شاھت الوجوہ۔ ذلیل ورسوا ہو گئے ہیں یہ منہ۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ جس جس تک مٹی پہنچی وہ بحالت کفر بدر میں مارا گیا۔

مصنف فرماتے ہیں : میں کہتا ہوں اس قسم کے حضور اکرم ﷺ کے بہت سے معجزات ہیں جو اپنے اپنے مقام پر اس کتاب میں گزر چکے ہیں۔

(۸) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی احمد بن علی بن حسن مقری نے، ان کو احمد بن عیسیٰ تنیسی نے، ان کو عمرو بن ابوسلمہ نے، ان کو سعید بن عبدالعزیز نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی مولیٰ ابن نمران نے، ابن نمران سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے تبوک میں ایک معذور دیکھا میں نے اس کی معذوری کی وجہ پوچھی تو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے میں ان کے آگے سے گذر گیا تھا آپ نے فرمایا کہ اس نے ہماری نماز کاٹ دی ہے اللہ اس کے قدموں کے نشان کاٹ دے۔ کہا کہ بس میں معذور ہو کر بیٹھ گیا راوی کہتے ہیں کہ وہ گدھی پر یا گدھے پر سوار تھا۔

مصنف کہتے ہیں : ہم نے اس کو روایت کیا ہے غزوۂ تبوک میں دو دیگر طریقوں سے سعید بن عبدالعزیز سے اور روایت کی گئی ہے کہ ایک شخص تھا اصحاب رسول سے اس نے کتے کو بددعا دی تھی جوان کے آگے سے گذر گیا تھا اور وہ لوگ نماز میں تھے۔ لہٰذا وہ اسی وقت مر گیا تھا۔

(۹) ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوالطیب بن عبداللہ بن مبارک نے، ان کو ابوعلی حسین بن مسیب مروزی نیشاپوری نے ان کو حسن بن عمر بن شقیق بصری نے، میں نے ان سے لکھی تھی بلخ میں ان کو سلیمان بن طریف اسلمی نے، مکحول سے اس نے ابودرداء سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے ہم لوگوں کو نماز عصر پڑھائی جمعہ کے دن اچانک ان کے سامنے ایک چھوٹا سا کتا ان کی نماز کاٹ کر گذر گیا ایک آدمی نے اس پر بددعا کی لوگوں میں سے وہ اپنی جگہ پر پہنچنے سے پہلے ہی مر گیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ ہٹے تو فرمایا کس نے ابھی ابھی اس کتے کو بددعا دی تھی لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے دی تھی یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے البتہ تحقیق آپ نے اللہ سے دعا کی تھی اللہ کے ایسے نام کے ساتھ کہ جب بھی اس نام کے ساتھ کوئی دعا کرے وہ قبول کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ مانگے تو وہ ضرور عطا کرتا ہے اگر اس اسم مبارک کے ساتھ جمیع اُمت محمد ﷺ کے لئے دعا کرتے کہ اللہ ان سب کو بخش دیتا صحابہ نے پوچھا کہ تم نے کیسے دعا کی تھی اس نے بتایا کہ میں نے یوں کہا تھا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِ كْرَامِ اِكْفِنَا هٰذَا الْكَلْبَ بِمَا شِئْتَ وَ كَیْفَ شِئْتَ

اے اللہ بیشک میں تیری بارگاہ میں دعا مانگتا ہوں بایں صورت کہ ہر تعریف تیرے لئے ہے کوئی الٰہ نہیں ہے سوائے تیرے، بہت بڑا احسان کرنے والا ہے از سرے نو (تو بغیر کسی نمونے کے) آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے صاحب جلال و عظمت و احترام ہے ہماری اس کتے سے جان چھڑا جس طرح تو چاہے جیسے تو چاہے۔ بس پھر وہ کتا مر ہی گیا۔

اس روایت کا شاید اور ایک روایت بھی ہے دوسرے طریق سے اسی طرح مرسل مختصر ہے۔

(۱۰) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو خبر دی ابومحمد احمد بن اسحٰق بن بغدادی نے، ان کو خبر دی معاذ بن نجدہ نے، ان کو خلاد بن یحییٰ نے، ان کو عمر نے، یعنی ابن ذر نے، ان کو یحییٰ بن اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ انصاری نے، یہ کہ رسول اللہ ﷺ صلوٰۃ عصر میں تھے جمعہ کا دن تھا ایک کتا آگے بڑھا تا کہ وہ آپ کے سامنے سے گذر جائے مگر وہ گر گیا اور مر گیا تھا رسول اللہ ﷺ کے آگے گذرنے سے قبل۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کر کے پوچھا کہ تم میں سے کسی نے اس کتے پر بددعا کی تھی۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے جواب دیا کہ میں نے اس کو بددعا دی تھی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے قبولیت کی ساعت میں اس کے خلاف دعا کی تھی۔ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابوعمرو بن سماک نے، ان کو حنبل بن اسحاق نے، ان کو مسلم بن ابراہیم نے، ان کو اُم اسود خزاعیہ نے، ان کو اُم نائلہ خزاعیہ نے۔ وہ کہتی ہیں مجھ سے بریدہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص سے جسے قیس کہا جاتا تھا سوال کیا اور فرمایا اسے زمین قرار نہ دے پھر وہ جس زمین پر بھی جاتا اسے قرار نہ ملتا یہاں تک کہ اس سے نکل گیا۔ (خصائص کبریٰ ۱۷۲/۲)

(۱۱) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوالفضل بن ابراہیم نے، ان کو احمد بن سلمہ نے، ان کو اسحٰق بن منصور نے، ان کو خبر دی نضر بن شمیل نے، ان کو شعبہ نے، ان کو ابوحمزہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابن عباس ﷺ سے، انہوں نے کہا کہ میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے انہوں نے میرے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ مبارک مارا اور مجھے معاویہ کے پاس بھیجا کسی حاجت میں، میں ان کے پاس گیا تو وہ کھانا کھا رہے تھے میں نے کہا میں گیا تھا مگر وہ کھا رہے تھے حضور اکرم ﷺ نے مجھے دوبارہ بھیجا اور فرمایا۔ اللہ اس کے پیٹ کو سیر نہ کرے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحٰق بن منصور سے۔ (مسلم۔ کتاب البر والصلۃ والآداب ص ۲۰۱۰/۴)

اورامیہ بن خالد کی روایت سے مروی ہے شعبہ سے حدیث انس بن مالک کے بعد نبی کریم ﷺ سے کہ میں نے اپنے رب پر شرط رکھی۔ اور میں نے کہا سوائے اس کے نہیں کہ میں بشر ہوں میں ایسے خوش ہوتا ہوں جیسے کوئی بشر خوش ہوتا ہے پس جب میں کسی ایک کے خلاف اپنی اُمت سے دعا کروں جس کا وہ اہل نہ ہوتو اس دعا کو اس کے لئے ظہور اور زکاۃ اور قربت بنادینا قیامت کے دن اس کے ساتھ اس کو اپنا قرب عطا کرنا اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابوعوانہ سے اس نے ابوحمزہ سے کہ حضور اکرم ﷺ کی یہ دعا قبول کر لی گئی تھی اس دعا کی بابت جو انہوں نے اس حدیث میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف کی تھی رحمۃ اللہ

(۱۲) ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو علی بن حمشاد نے، ان کو حدیث بیان کی ہشام بن علی نے، ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے، ان کو ابوعوانہ نے، ان کو ابوحمزہ نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ کہیں اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے میں سمجھ گیا کہ آپ میری طرف آئے ہیں لہٰذا میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا (لڑکے تھے اس لئے) آپ آ گئے اور انہوں نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ پھیلا کر مارا اور فرمایا کہ تم چلے جاؤ معاویہ کو میرے پاس بلا کر لے آؤ۔ اور وہ وحی لکھا کرتے تھے کہتے ہیں کہ میں چلا گیا اور میں نے جا کر ان کو بلایا حضور اکرم ﷺ کے لئے مجھے کہا گیا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے ان کو خبر دی آپ نے فرمایا جاؤ تم ان کو بلا لاؤ میں ان کے پاس گیا مجھے بتایا گیا کہ وہ کھا رہے ہیں۔ میں واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے ان کو خبر دی تیسری مرتبہ جب میں نے آ کر بتایا تو آپ نے فرمایا۔ لَا اَشْبَعَ اللّٰہُ بَطْنَہ۔ اللہ اس کے پیٹ کو سیر نہ کرے کہتے ہیں کہ ہمیشہ ان کا پیٹ نہیں بھرتا تھا۔ اور روایت کی ہے حُریم سے اس نے ابوحمزہ سے اس حدیث میں اضافہ جو دلالت کرتا ہے استجابت وقبولیت پر۔

(فائدہ) : حدیث نمبر ۱۰۔۱۱۔ میں جو بات حضرت معاویہ کے بارے میں مروی ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مخالفین اس کو آڑ بنا کر اس عظیم صحابی رسول رضی اللہ عنہ کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہیں اس کا جواب اہل علم کے لئے الصواق المحرقہ کے ساتھ ملحق کتاب تطہیر الجنان وللسان بثلب نے، معاویہ ابن ابی سفیان۔ نامی کتاب میں علامہ ابن حجر ہیثمی مکی نے دیا ہے اور دیگر کتب کے اندر بھی حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دفاع میں لکھی گئی ہیں۔

نیز امام بیہقیؒ خود بھی محدثانہ انداز میں حدیث ۱۰ کو درج کرنے کے بعد دے گئے ہیں تاکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں قاری کا ذہن صاف ہوجائے۔ حدیث اُمیہ بن خالد درج کر کے۔ کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں نے اللہ سے عہد کر رکھا ہے کہ اگر میں کسی اُمتی کے بارے میں ایسی دعا کردوں جس کا وہ مستحق نہ ہوتو اس دعا کو اس اُمتی کے لئے ظہور زکاہ اور قربت بنادینا قیامت کے دن جو اس کو مرتبے عطا کردے۔ ورنہ یہ حدیث یہاں درج کرنا بے مقصد ہوجائے گا بیہقی اس کو نقل کر کے یہاں بتانا چاہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے معاویہ کے خلاف جو ذکر کیا تھا بشرطیکہ یہ روایت صحیح بھی ہوتو وہ دعا کاتب وحی کے لئے ایسی تھی کہ وہ اس کے اہل نہیں تھے لہٰذا حضور اکرم ﷺ نے وہ دعا ان کے حق میں ظہور زکاہ اور قربت بن گئی تھی جس کے ساتھ وہ قیامت میں قرب حاصل کریں گے۔ اگر یہی مقصد نہ ہوتو امام بیہقی کا اس کو نقل کرنا بے مقصد ہوجائے گا۔ (مترجم)

☆☆☆